وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ علیٰ احسانہ و توفیقہ کہ کتاب مستطاب الفارق بین الباطل والحق ہادی اہل صدق و یقین

مسمّٰی بہ

الظفر المبین

فی رد

مغالطات المقلدین

حصہ اول

باہتمام شیخ عبد الحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست مطالب کتاب الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

مطالب — صفحہ

۲۹۹ سولہوان مغالطہ

〃 فقہ حنفیہ کے مردود مسائل کے بیانمین

〃 سترہوان مغالطہ

مطالب	صفحہ
	״

تمت

وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ کتاب مستطاب الفارق بین الباطل والحق ہادی اہل صدق و یقین مسمیٰ بہ

حصہ اول

باہتمام شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے ہم کو خالص اپنی توحید کی راہ پر لگایا اور اپنے حبیب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ پر چلایا اور تقلید شخصی کی مرض سے کہ جس مین ایک جہان پھنس رہا ہے اپنی مہربانی اور کرم سے بچایا اور مضمون آیۃ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا ہمارے دلون مین جمایا اور اسپر چلنے کا شوق دیا اسکے بعد کہتا ہے محی الدین تاجر کتب لاہور کہ فقہ کی کتابون کے بہت سے مسائل کیطرف جب غور سے دیکھا جاتا ہے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ ذرا بھی انکا لگاؤ نہین معلوم ہوتا بلکہ صاف خلاف اور اُن کا الٹ ہونا پایا جاتا ہے یعنے ائمہ اربعہ خصوصًا امام اعظم تو کچھ کہتے ہین اور قرآن اور حدیث مین کچھ ہے اور اکثر لوگ مقابل اپنے امام کے قول کے قرآن کی صریح صریح آیتون اور صحیح صحیح حدیثون کا صاف انکار کر دیتے ہین اور طرح طرح کے شبہات اور مغالطون سے عوام کو کلام اللہ اور حدیث پر چلنے سے ہٹاتے ہین اور بہکاتے ہین اسلیے نہایت کوشش اور سعی سے جواب ان کے بعض مغالطون کے کتب معتبرہ سے نکالکر اس رسالہ مین نقل کر دیے گئے

ہین اور نام اسکا الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین رکھا گیا تاکہ بیچارے اَن پڑہ لوگ مقلدین کے مغالطے دینے اور بہکانے سے نہ بہک جاوین اور ان کے دہوکون مین نہ آجاوین اور کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے نہ ہٹجاوین اور اپنے ایمان کو نہ کھو بیٹھین سو اتمام کو پہونچایا اور قبول کرنا اسی کے اختیار ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ

حصہ اول مقلدون کے مغالطون کے جواب ہین

جو لوگ کہتے ہین کہ بدون تقلید ایک شخص معین کے کام نہین چلتا وہ لوگ قرآن اور حدیث پر چلنے والون کو کئی طرح مغالطے ہین ڈالتے ہین پس سنو

پہلا مغالطہ

ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور حدیث پر چلنا جائز نہین سو جواب اسکا یہ ہے کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین جابجا یہی فرمایا ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی راہ پر چلو اور یہ شخص اللہ تعالی اور اسکے رسول کے برخلاف یہ بتلاتا ہے کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور حدیث پر چلنا جائز نہین ہے تو گویا کہ یہ شخص اللہ تعالے اور اسکے رسول کے حکم کو جو کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہی نہین مانتا اور سچا نہین جانتا اور صاف صاف انکار کرتا ہی ان آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کا جو آگے آتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ آل عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے کہہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا مین فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیرے

رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانین اس مین جو جھگڑا اٹھے آپس مین
پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین مانکر اور فرمایا اللہ تعالے نے
سورہ نسا مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنے اے لوگو جو ایمان لائے
ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پس
اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیر دو اسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان
لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے یہ بہتر ہے اور اچھا ہے جزا مین اور فرمایا اللہ
تعالی نے سورہ احزاب مین لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے
البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی۔ اور فرمایا اللہ تعالے
نے سورہ نسا مین مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا
پس اس نے کہا مانا اللہ کا وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ
الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایہر پیچھے اس کے پس تحقیق اچھی باتون مین سے اچھی بات اللہ کی
کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین راہون مین سے بہترین راہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئین جو چیزین ہین اور جو بدعت ہے گمراہی
ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا
وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

اَلْبُخَارِیُّ ترجمہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جس نے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی کہ بھیجا ہو اُس کو اللہ نے بیچ امت اسکی کے پہلے مجھہ سے مگر تھے واسطے اس کے امت اسکی مین مددگار اور یار کہ لیتے طریق اُس کا اور پیروی کرتے حکم اس کے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے ان کے یعنے بعد گذرنے حواریین کے ناخلف کہتے لوگون کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہین حکم کی گئی (یعنے جیسے کہ حال بری عالمون اور برے سردارون کا ہے) پس جو شخص کہ جہاد کرے اُن سے ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس وہ مومن ہے ....

.... اور جو جہاد کرے ان سے ساتھہ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُن سے ساتھہ دل اپنے کے پس وہ مومن ہے اور نہین سوائے اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ

فَاَکَ هٰذَا سَبِیْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ
عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِنْهَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ اَلْاٰیَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ **ترجمہ** اور روایت ہی اسی
سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (یعنی سیدھا) پھر فرمایا
یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اسکے اور بائیں اسکے (یعنی سات خط چھوٹے
ٹیڑھے داہنی طرف اور اسیطرح بائیں طرف) اور فرمایا یہ راہیں ہیں اور ہر ہر راہ کے ان میں
سے شیطان ہی پکارتا ہے طرف اس راہ کی اور پڑھی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہی سیدھی
پس پیروی کرو اسکی آخر آیت تلک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی اور دارمی
نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رُوِیْنَاهُ
فِیْ کِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا ایمانتک کہ ہو خواہش
اسکی تابع اس چیز کے کہ لایا ہوں میں اسکو (یعنی دین وشریعت) روایت کی یہ بیچ شرح
سنہ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی
یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ
اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ وَ
ذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحْیَانِیْ وَمَنْ اَحْیَانِیْ کَانَ مَعِیَ
فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اور روایت
ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہین بیچ دل تیرے
کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پہر فرمایا واسطے میرے اے بیٹے میرے اور یہہ ہی سنت میری
اور جسنے زندہ کیا سنت میری کو پس تحقیق زندہ کیا مجھکو اور جسنے زندہ کیا مجھکو ہوگا ساتھ
میرے بیچ بہشت کی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی اسوجہ
سے **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَکْتُ فِیْکُمْ
اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّةُ نَبِیِّهٖ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا
ترجمہ اور روایت ہی مالک (ابن انس) سے کہ تحقیق پہونچا اسکو کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ چہوڑین مینے بیچ تمہارے دو چیزین ہرگز گمراہ نہ ہوگے تم جب تک
پکڑے رہوگے ان دونون کو کتاب اللہ کی اور سنت نبی اسکے کی روایت کیا اس حدیث
کو مالک نے موطا مین **وَعَنْ** غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا
مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی
غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین نکالی کسی قوم نے بدعت (یعنے امر دین مین نئی بات) مگر کہ اٹھائی جاتی ہے مانند
اسکے سنت سی پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سی روایت کیا اس
حدیث کو احمد نے **وَعَنْ** حَسَّانٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ
بِدْعَةً فِیْ دِیْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا یُعِیْدُهَا اِلَیْهِمْ اِلٰی
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حسان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا نہین
نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے مگر کہ نکالتا ہے خدا تعالی سنت انکی سے مثل
اسکی پہر نہین عود کر سکتی طرف انکی قیامت تک روایت کیا اسحدیث کو دارمی نے +
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

حاشیہ:
ط یہ حدیث بصفحہ ... موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۲۳۱ ... مین ہے
ط یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے فصل ... مین ہے
ط یہ حدیث دارمی ... کے صفحہ ۲۶ مین ہے
ط یہ حدیث دارمی ... صفحہ ۶۲ مین ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِّنَ التَّوْرٰیۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرٰیۃِ فَسَکَتَ
فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْکَ
الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ
رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ
وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ
لَاتَّبَعَنِیْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ **ترجمہ** اور روایت ہی جابر رضے اللہ تعالے
عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ لائے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے نسخہ تورات کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ تورات کا پس
چپ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑہنا اور چہرہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو گم کیجیو تجھکو
گم کرنے والیان کیا نہین دیکہتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہے پس دیکہا حضرت عمر نے طرف چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا پناہ پکڑتا ہون
مین ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتہ
اللہ کے رب ہونے پر اور ساتہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
نبی ہونے پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان
محمدؐ کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم
انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدہی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت
میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کیا اسحدیث کو دارمی نے وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ

اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم میں سے یہانتک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اسکی باپ اسکے سے اور اولاد اسکی سے اور سب آدمیون سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل ان سب آیتون اور حدیثون کا یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہر شخص پر فرض ہے اور ہر شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے مان اور باپ اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ محبت رکھے اور سب کی دوستی سے زیادہ انکی دوستی اپنے دل میں سمجھے اور سب کی مرضی سے زیادہ انکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھیرے اور نہین تو نہین سو جاننا چاہیے کہ ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم اللہ تعالی کے بندے ہین اور ہمکو اسے محبت ہے اور ہم اس کے حکم پر چلتے ہین لیکن اکثر لوگون کا یہ کہنا ظاہر مین جھوٹ اور صرف زبانی دعوی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے اور انکو اللہ سے محبت ہوتی تو اللہ نے جو اپنے حبیب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کرکے بھیجا ہے اور انکی متابعت کرنیکا ہمکو حکم دیا ہے انکی حکم کو دل و جان سے مانتے اور انکی حدیث پر عمل کرتے نہ یہ کہ زبان سے تو یہ دعوی ہو کہ ہمکو خدا اور اسکے رسول سے محبت ہے اور ہم انکے حکم پر چلتے ہین لیکن جب کسی مسئلہ مین انکے امام کے قول کے خلاف پیغمبر کی حدیث کوئی شخص انکو بتلاوے تو اس پر سخت خفا ہونے لگین بلکہ ان کو مارنے پیٹنے کو طیار ہو جائین ایسے لوگ خدا اور رسول اسکے کی تابع کاہیکو ہین بلکہ ایسے لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم سے سخت بیزار ہین اور اللہ اور اسکے رسول کے حکم سے اپنے امام کے حکم کو افضل سمجھتے ہین ایسے لوگ بڑے ظالم اور ناانصاف ہین اور نہین ڈرتے ہین اللہ

تعالی کے اس حکم سے جو کہ سورہ شوریٰ مین ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے کیا انکے شریک ہین کہ اونہون نے راہ ڈالی ہے انکیو سطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ تعالی نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا انمین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یعنے یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکومت کے شان مین دخل دیجیے سو جن لوگون نے دین کی بات مین راہ نکالی ہے اپنی طرف سے کہ اس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو ان لوگون کو کیا لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہین جو انکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے ناانصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھیرادیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہو کر انپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالی ہے جو شخص اسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا

دوسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہہ دیتے ہین کہ ہر مسئلے کے لیے سند اسکی رسول اللہ تک پہونچانی ضرور نہین اسلیے کہ مجتہدون نے بڑی سعی اور کوشش سے ہر طرح کی مسائل جمع کر رکھی ہین **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ قائل اسکے محقق حنفیہ بھی نہین دیکھو کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر مین کہ علم وہ ہے کہ ہو بیچ اسکی حدثنا اور جو سوائے اسکے ہے وہ وسوسہ ہے شیطانون کا اور کہا مسلم اور ترمذی نے کہ عبداللہ بن مبارک کہتے تھے کہ بیان کرنا اسناد کا منجملہ دین کے ہے کیونکہ اگر اعتبار اسناد کا نہ ہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہہ دیتا اور جھوٹ اور سچ مین امتیاز نہ ہوتا پس اسی سببسے روایت معلق بلا سند حجت نہین ہوتی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ کہا سفیان ثوری نے کہ نہین جانتا مین کوئی سا علم بہتر جو کہ ہو

افضل حدیث سے اور کہا ابن قطان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر دشمن جانتا ہے اہل حدیث کو اور کہا حاکم نے اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اوپر یاد رکھنے سندون کے البتہ پرانے ہوجاتے رستے اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثون کے بنانے اور اسنادون کے بدل ڈالنے مین اور **جوہر الاصول فی علم حدیث الرسول** مین لکھا ہو کہ کہا سفیان ثوری نے کہ تم بہت پڑہو حدیث اسلیے کہ یہ سلاح ہے مومن کا پس جب نہو ساتہہ اسکے سلاح پس ساتہہ کس چیز کے قتل کریگا اور کہا امام باقر نے کہ فقہ رجل کے سمجہنا ہے حدیث کو یا پڑہنا ہے حدیث کو اور کہا داؤد بن علی نے جو نہ پہچانے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نہ تمیز کرے درمیان صحیح اور سقیم اسکی کے وہ نہین ہے عالم اور کہا شعبہ نے کہ جو علم کہ نہین اس مین حدثنا اور اخبرنا وہ بیہودہ ہے اور تلچہٹ - اور کہا یزید بن زریع نے کہ واسطے ہر چیز کے سوار ہین اور سوار دین کے اصحاب اسنادون کے ہین - اور کہا حفص بن عباس نے اپنے بیٹے عمر کو کہ کبہی حقارت سے نہ دیکہیو اصحاب حدیث کی طرف اور جو کچہ ان مین رائج ہے سب بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور کہا احمد بن سنان نے کہ نہین دنیا مین کوی بدعتی مگر بغض رکہتا ہے اہلحدیث سے اور جب بدعتی ہوجاتا ہے کوئی تو چہین لیجاتی ہے اسکے دل سے حلاوت حدیث کی اور کہا ابو النضر بن سلام فقیہ نے کہ کوئی چیز ثقیل اور مبغوض تر نہیں ہے ملحدون پر سننے سے حدیث کی اور روایت کرنے اسکے سے ساتہہ اسناد اسکی کے اور کہا حاکم نے کہ یہی حال ہے ہماری زمانہ مین کہ جو کوئی ہوتا ہے ملحد یا بدعتی تو وہ نہین دیکہتا اس طائفہ کیطرف مگر ساتہہ آنکہہ حقارت کے اور نیز کہا حاکم نے کہ سُنا مینے شیخ ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ سے مناظرہ کے وقت ایک شخص ہے کہ حدثنا فلان پس کہا اس شخص نے کہ کبتک کہیگا حدثنا پس کہا شیخ نے اٹہہ اے کافر ... پس نہین درست تجہے کہ آئے میرے گہر مین بعد اسکے پہر متوجہ ہوئے

طرف ہماری پس کہا نہین کہا مینے کسی کو اسطرح سوا اس شخص کے اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ جو کوئی طلب کرتا ہے حدیث اسکی موںنہ پر تروتازگی ہوتی ہے حضرت کی اس دعا کے موافق جو کہ ترمذی[۱] اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابن مسعود سے اور دارمی مین ابی الدرداء سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ یعنے تروتازہ کرے اللہ اس شخصکو کہ سنا مجھ سے کچھ پس پہونچایا اسکو جیسا کہ سنا اسکو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے) انتہے تمام ہوا ترجمہ عبارت جواہر الاصول کا اور ترمذی[۲] مین روایت ہی ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا ایک طائفہ منصور میری امت سے کہ نہ ضرر دیگا انکو جو رسوا کیا چاہے انکو قیام قیامت تک اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہے ف کہا ترمذی[۳] نی کہ اس باب مین عبد اللہ بن حوالہ اور ابن عمرو اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایتین آئی ہین اور کہا محمد بن اسمعیل (بخاری) نے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ وہ طائفہ (یعنے طائفہ منصور) اصحاب حدیث کا ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم[۴] مین کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا لوگون نے مطلب اس حدیث کا پس فرمایا اگر نہ ہو تا یہ طائفہ منصور اصحاب حدیث کا تو نہین جانتا مین کہ وہ کون سے لوگ ہوتے اور طبرانی[۵] نے اوسط مین روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الٰہی رحم کر میری خلیفون پر کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کون ہین خلیفے آپکے فرمایا وہ جو روایت کرینگی حدیثین میری اور سکھاوینگے حدیثین لوگون کو پس ثابت ہوا کہ جو لوگ بسبب تقلید ہوائی امام کی صحیح صحیح حدیثون کو نہین مانتے ہین اور حدیث کی اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانی ضروریات دین سے نہین جانتے اور حقیر سمجھتے ہین اور حقارت بیان کرتے ہین بخاری اور مسلم جیسی محدثون کی اپنی مجلسون مین بیشک وبے شبہ مصداق ان احادیث اور اکابر علماء کی اقوال کے یہی لوگ ہین

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاعتصام ... [illegible]
[۲] یہ حدیث ترمذی ... [illegible]
[۳] [illegible]
[۴] یہ حدیث ... امام احمد [illegible]
[۵] یہ حدیث ... [illegible]

تیسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ خصوصاً حنفیہ حدیث پر عمل کرنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ مسائل دینیہ مین قیاس کرنا مشروع ہی اور دلیل اسکی یہ حدیث پیش کرتے ہین جوکہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی مین روایت ہے معاذ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنے قاضی اور حاکم کرکے فرمایا یعنی پوچھا ان کے لیے کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کرونگا مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوی تو یعنے صراحۃً کتاب اللہ مین کہا پس حکم کرونگا مین بموجب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کرونگا مین اپنے عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین کہا معاذ نے یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینہ معاذ کے جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے قائم نہین ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا ترمذی نے کہ اسناد اسحدیث کی نزدیک میرے متصل نہین ہے اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی مین لکھا ہے کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور طبرانی اور بیہقی نے اور ابن عدی نے طریق حارث بن عمر سے کہ بھائی مغیرہ بن شعبہ کا ہے اس نے ابن عباس سے اور نے اہل حمص سے اصحاب معاذ سے اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بھیجا معاذ کو اور بیچ ایک روایت کے واسطے ابی داؤد کے معاذ سے نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا بخاری نے حارث بن عمر روایت کی اسے ابن ابی عون نے اور نہین پہچانی جاتی یہ حدیث مگر ساتھ مرسل ہونے کے اور کہا بخاری نے یہ حدیث مرسل ہے اور کہا دارقطنی نے علل مین روایت کیا اسکو شعبہ نے ابن عون سے اسیطرح اور مرسل کیا اسکو ابن مہدی اور جماعتون نے اور مرسل اصح ہے اور کہا ابن حزم نے نہین ہے صحیح اسلیے کہ

اسحدیث کے راویوں میں (راوی) حارث مجہول ہے اور نہیں پہچانے جاتے ہیں شیخ اوسکے اور کہا
عبدالحق نے (یہ حدیث) نہیں سند کیجاتی اور نہیں پائی جاتی طریق صحیح سے اور کہا ابن
جوزی نے علل متناہیہ میں کہ یہ حدیث نہیں ہے صحیح اور کلام کی ابن طاہر نے اسحدیث
مین اپنی تصنیف مفرد مین اور کہا تلاش کی مینے اسحدیث کی بیچ مسندون بڑیون کے
اور چھوٹیون کے اور جس جس علما سے میری ملاقات ہوئی ان سب سے مین نے اس حدیث کا
حال دریافت کیا لیکن نہ پایا مینے اسحدیث کے دو طریقون کے سوای اور کوئی طریقہ ایک
تو شعبہ سے اور دوسرا محمد بن جابر سے اس نے اشعث سے اس نے ابی شعثا سے اس نے
ایک مرد سے اسنے ثقیف سے اس نے معاذ سے سو نہیں صحیح ہین یہ دونو طریقے اور کہا
بدر المنیر نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ساتھہ اجماع کے اور کہا ابن دحیہ نے کہ نہیں ہے اصل
اسحدیث کا اور مرد اسکے مجہول ہین اور یہ حدیث ضعیف فقیہون مین مشہور ہے انتہے
مختصر اور کہا جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین کہ لایا ہے اسحدیث کو
جوزقانی نے موضوعات مین اور کہا یہ حدیث باطل ہے روایت کیا اسکو جماعت نے شعبہ سے
اور تلاش کی مینے اسحدیث کی بیچ مسندون چھوٹیون اور بڑیون کے اور پوچھا مین نے
حال اس حدیث کا ہر علما سے جس جس سے کہ ملاقات کی مینے سو نہیں پایا مین نے
اس حدیث کا کوئی طریقہ سوای اس طریقے کے (یعنے سوای ابوداؤد کے طریقے
کے) اور حارث بن عمرو کے طریقے کے اور یہ مجہول ہے اور اصحاب معاذ کا اہل حمص سے
نہیں پہچانے جاتے ہین اور مثل اس اسناد کے نہیں اعتماد کیا جاتا اوپر اسکے بیچ
کسی قاعدے کے شریعت کے قاعدون مین سے کہا بخاری نے نہین ہے صحیح یہ حدیث
اور نہین پہچانی جاتی ہے اور کہا ذہبی نے میزان مین اکیلا ہوا ہے ابی عون محمد
بیٹا عبداللہ ثقفی کا حارث سے اور جو کہ روایت کی گئی ہے حارث سے سوائے ابی عون
کے سو وہ مجہول ہے انتہے مختصراً دوم معارض ہے معاذ کی حدیث کو یہ حدیث

صحیح جو کہ بخاری ؒ مین روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ عبد اللہ بن حذافہ کو
حضرت صلعم نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بہیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا
سردار کہے اسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصہ مین آئے اور
بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گہس جاؤ اسواسطے کہ حضرت صلعم نے
میری اطاعت تمپر واجب کردی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے
خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گہسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب فرمایا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا
لَمْ تَزَالُوْا فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یعنے اگر تم اس مین گہستے تو ہمیشہ قیامت تک اس مین
پڑے رہتے **ف** یہ حدیث صاف صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ قیاس پر چلنے والا مرتکب
گناہ کا ہے سوم بہت سے حضرت کی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت
ہو چکا ہے کہ دین کے مقدمہ مین قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ کہا ترمذی ؒ نے کہ سنا مین نے
ابا سائب سے کہ کہتے تہے کہ بیٹھے تہے ایک جگہہ وکیع اور حدیث بیان کی اونہون نے
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اشعار کیا آپ نے (یعنے چیر دیا کوہان اونٹ کا بائین
طرف سے) اور کہا کہ ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اشعار مثلہ ہے (یعنے تکلیف دینا ہے) اور
کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے بہی یہی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے یہ سنکر سخت غصہ ہوئے
وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجہ کو بتلاتا ہون اور تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مقابلے مین ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق
اس بات کے ہے تو کہ قید کیا جاوے پہر نہ خلاصی ہو تیری جب تک کہ باز نہ آوے تو اس
بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے یوسف بن عیسے سے اس نے سنا
وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اس نے اس حدیث کو (یعنے جس حدیث مین کہ حضرت
کے اشعار کرنیکا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکھ طرف قول اہل رای کی اس مقدمہ مین اسلیے
کہ اشعار سنت ہے اور قول اہل رای کا بدعت ہی اور دارمی مین ہی کہ کہا مالک بن

مقول نی کہ کہا واسطے میرے شعبی نے جو کہ حدیث بیان کرین یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس بے لے اسکو اور جو کہین وہ ساتہہ رای اپنی کے پس ڈال اسکو پائخانے
مین اور دارمی[اله] مین روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا نہ آوے گا تمہارے پر کوئی برس مگر
برا ہوگا اس برس سی جو پہلے اسکے ہی خبردار ہو تحقیق مین نہین مراد رکہتا ہون میں
برس سی کہ ارزانی بہت ہو (پہلے) برس سے اور نہ امیر بہت بہتر امیر سے اور لیکن
علماء تمہارے اور بہتر تمہارے اور فقیہ تمہارے جاوینگے پہر نہ پاؤگے انکے پیچہے اور
آویگی قوم کہ قیاس کرینگے امر کو ساتہہ رای اپنی کے اور دارمی[که] مین روایت ہی ابن
سیرین سی کہ کہا اسنے اول جس کسی نے کہ قیاس کیا ہے شیطان ہے اور نہین عبادت
کیا گیا سورج اور چاند مگر ساتہہ قیاسون کے اور دارمی[سه] مین روایت ہی حسن بصری
سے کہ تحقیق اسنے ٹرہی یہ آیت خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ یعنے
پیدا کیا تونے مجہہ کو آگ سے اور پیدا کیا اسکو مٹی سے کہا حسن نے قیاس کیا
شیطان نی اور وہ پہلا انکا ہے کہ قیاس کیا (دین مین) جنہون نے اور دارمی[عه]
مین روایت ہی مسروق سی کہ تحقیق اسنے کہا کہ خوف کرتا ہون مین اسبات سی یہ کہ قیاس
کرون مین اور پہسل جاوے پاؤن میرا اور دارمی[فه] مین روایت ہے شعبی سی کہ کہا اس نے
قسم ہے اللہ کی البتہ اگر چلوگے قیاسون پر البتہ حرام کروگے تم حلال کو اور البتہ
حلال کروگے تم حرام کو اور دارمی[نه] مین روایت ہے مجاہد سے کہا اس نے کہ کہا عمر نے
ڈرتو قیاس کرنے سی **فائدہ** دراساۃ اللبیب[ش] فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین
لکہا ہے کہ ائمہ طاہرین قیاس کرنے کو حرام سمجہتے تہے اسلیے کہ حکایت کی ہے
شعرانی نے لواقح مین کہ جب گئے ابو حنیفہ پاس جعفر بن محمد کے تو کہا جعفر بن محمد نے
امام ابو حنیفہ کو کہ مینے سنا ہے کہ تو قیاس کیا کرتا ہے نہ قیاس کر اسلیے کہ اول
جو قیاس کیا ہے تو شیطان نے کیا ہے اور تفسیر کبیر[ث] مین لکہا ہے کہ نقل

له یہ حدیث دارمی چھاپہ نظامی کانپور کے صفحہ ۳۶ مین ہے
که یہ حدیث دارمی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
سه یہ حدیث دارمی چھاپہ ...... ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
عه یہ حدیث دارمی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
فه یہ حدیث دارمی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
نه یہ حدیث دارمی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
ش یہ عبارت دراساۃ اللبیب چھاپہ لاہور کے صفحہ ۲۴۴ مین ہے
ث تفسیر کبیر چھاپہ مصر کے جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۹ مین اصل عبارت یہ ہے ونقلہ الواحدی فی البسیط عن ابن عباس انہ قال کانت الطاعۃ اولی بابلیس من القیاس فعصی ربہ وقاس واول من قاس ابلیس فکفر بقیاسہ فمن قاس الدین بشیء من رایہ قرنہ اللہ مع ابلیس
۱۲

کیا ہے واحدی نے بسیط میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابن عباس نے کہ تھی فرمانبرداری کرنی بہت بہتر واسطے شیطان کے قیاس کرنے سے پس نافرمانی کی اوس نے رب اپنے کی اور قیاس کیا اور اول جس شخص نے کہ قیاس کیا شیطان ہے پس کافر ہوا وہ بسبب قیاس اپنی کے پس جو شخص کہ قیاس کرے دین کی بات کا کسی چیز میں اپنی رائے سے نزدیک کرے گا اللہ اسکو ساتھہ شیطان کے اور کہا النسفی نے تفسیر مدارک[۱۱] مین کہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا امر دین مین مردود ہے اور دراسات[۱۲] اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکھا ہے کہ ترک کرنا نص کا ساتھہ رای کے حرام ہے ساتھہ اجماع کی انتہے

چوتھا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ حدیث کے جو جو مسئلے حدیث کی کتابون مین موجود ہین انپر تو حدیث پہ چلنیوالے عمل کر ہی لین گے لیکن جو جو مسئلے کہ حدیث سے ثابت نہین ہین انکے لیے کیا کرین گے آخر کار فقہ کی کتابونپر ہی چلین گے اور کسی نہ کسی امام ہی کے مقلد بنینگے جواب اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غور سے از راہ تحقیق قرآن اور حدیث کی طرف نظر کرے اور دیکھے تو ہر ایک مسئلہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے بھی کسی کو مسائل فقہیہ کی حاجت نہین لیکن جس کسیکو بسبب کم علمی یا قصور فہم کے یا قلت تدبر کے قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکے تو وہ مسئلہ بموجب حکم اللہ تعالی کے فَاسْأَلُوا[۱۳] أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنے جو تم نہ جانو تو تم پوچھہ لو یاد رکھنیوالے لوگون سے کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ یا قاضے یا مفتی یا مولوی سے پوچھکر عمل مین لاوے ایسے محل پر بسبب لاچاری کے کسی کی تقلید کرنی جائز ہے لیکن اس تقلیدی مسئلے کی تحقیق کے فکر مین رہے اور کوشش کرے محض اسیپر خاطر جمع

لیکن نہ ٹھہیہ سہی پھر جب قرآن و حدیث سے اس تقلیدی مسئلہ کا خلاف ثابت ہو جاوے تو اسکو اسی وقت ترک کر دے اور قرآن اور حدیث کی موافق عمل کرنے لگ جاوے پھر تقلید کرنی حرام بلکہ شرک ہے اسلیے کہ تقلید کے معنی یہ ہین کہ بغیر دلیل کے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نہ کرنا کہ آیا یہ حکم خدا اور اسکے پیغمبر کیطرف سے بھی ہے یا نہین ہے سو جو لوگ کہ بغیر دلیل کے اپنے مولویون اور درویشون اور امامون کے اقوال کو سند پکڑتے ہین اور اس کی تحقیق نہین کرتے گویا کہ ان مولویون اور درویشون اور امامون کو حاکم شرع کا جانتے ہین اور اللہ کی مرضی اور اسکے حکم کا صریح خلاف کرتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یعنے حکم کسیکا نہین سوا اللہ تعالے کے یعنی یہ کسی کی شان نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اسکا حکم مانے سو اسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم بھی اسیکا چاہیے اور مخلوق کو اسی کی حکمبرداری کرنا چاہیے پس معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملا مخدوم مشائخ امام کا حکم خلق پر جاری نہین ہو سکتا مگر ہان جسکی حکمبرداری کا اللہ حکم دے تو اسکا حکم ماننا چاہیے تو وہ اسکا حکم اسکی طرف سے نہ ٹھہرا بلکہ اللہ تعالے کا حکم ٹھہرا جیسے لوگون کو حکم دیا ہے کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا ہے کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا ہے کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماباپ کا حکم مانو اور غلام کو حکم کیا ہے کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور ماباپ اور میان خلاف حکم خدا کے بتاوین اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاوے گا البتہ جو حکم پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاوین اس مین آدمی کو اختیار ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے پھر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشائخ مجتہد امام کا حکم تو کس گنتی اور شمار مین ہے کہ باوجود مخالفت حکم خدا تعالے کے اسکو ماننے اور جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی درویش مجتہد امام

کا حکم ماننا شرک ہے چنانچہ تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مین[1]
لکھا ہے کہ روایت کی ہے ابن سعد اور عبد بن حمید اور ترمذی نے اور حسن غریب
کہا اسکو اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی نے
اپنی سنن مین عدی بن حاتم سے کہ کہا آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حال
آنکہ وہ پڑھتے تھے سورہ برارت (کی یہ آیت) اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹھیرایا ہے اپنے مولویون اور درویشون کو مالک اپنا
ورے اللہ سے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ (یعنے یہود اور نصاری) ان کی پرستش تو
نہین کرتے تھے لیکن انکا یہ حال تھا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کردیتے تھے
اسکو حلال جانتے تھے اور جس چیز کو انکے واسطے وہ حرام کردیتے تھے اس کو حرام
جانتے تھے اور روایت کیا ہے اس بات کو احمد اور ابن جریر نے انتہی اور تفسیر[2]
نیشا پوری مین ضمن آیت اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے مذکور ہے کہ اس آیت کی تفسیر مین اختلاف کیا ہے اہل تفسیر
نے معنے مین ٹھیرا لینے یہود و نصاری کے اپنے مولویون اور درویشون کو معبود
بعد اتفاق کے اس بات پر کہ وہ حقیقت مین ان درویشون کی پرستش تو نہین
کیا کرتے تھے پھر کیا مراد ہے اس معبود ٹھیرانے سے پس کہا اکثر مفسرین نے
کہ مراد یہ ہے کہ وہ متابعت کرتے درویشون کی امر و نہی مین چنانچہ روایت ہی عدی
بن حاتم سے کہ وہ نصرانی تھے پس پہونچے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جس حالت مین کہ آپ سورہ برارت پڑہ رہے تھے جب اس آیت تک پہونچے تو عدی
بن حاتم بولے کہ ہم عبادت تو نہین کرتے اپنے مولویون اور درویشون کی (یعنے
پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالی ہماری طرف اس بات کو منسوب کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم حرام نہین سمجھتے اس چیز کو جو اللہ نے حلال کردی

[1] فی تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن صفحہ ۲۲۳ من جلد ۲ اخرج ابن سعد وعبد بن حمید والترمذی وحسنه وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویه والبیهقی فی سننه عن عدی بن حاتم قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأ فی سورة براءة اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله فقال اما انهم لم یکونوا یعبدونهم ولکنهم کانوا اذا احلوا لهم شیئا استحلوه واذا حرموا علیهم شیئا حرموه واخرج ایضا احمد وابن جریر

[2] فی تفسیر [illegible]

ہے اور حلال نہین جانتے اس چیز کو جو اللہ تعالی نے حرام کر دی ہی۔ عرض کیا کہ یہ بات تو بیشک ہے۔ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہی عبادت ہی ان مولویون اور درویشون کی (یعنے جسے اللہ تعالی تمہاری نام لگاتا ہے) ربیع کہتا ہے کہ مین نے ابو العالیہ سی پوچہا کہ بنی اسرائیل مین خدا بنا لینا کیونکر مروج تہا اونہون نے کہا کہ وہ جو کبہی اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندون کے اور درویشون کی باتے تو انہین کا قول مانتے اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتے علماء نے کہا ہے کہ اگر مخالف حکم خدا کے کسی کا کہنا ماننا اسکا معبود ٹہیرا لینا ہے تو پہر فاسق کو باوجودیکہ وہ برخلاف حکم خدا کے شیطان کی متابعت کرتا ہے کیون نہین کافر کہتے ہین برخلاف اسکے سو وجہ اسکی یہہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنے شیطان کے عمل کرتا ہے لیکن اسکو حاکم نہین جانتا اسواسطے اسی لعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا ہے یعنے غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سی عمل بد ہوتے ہین نہ یہ کہ یہ اسکو اپنا حاکم معظم جانکر اسکی اطاعت کرتا ہے اور یہہ عذر ان لوگون کے حق مین کارگر نہین جو اپنے مولویون اور درویشون کی عظمت اور صدق سی خلاف حکم خدا کے متابعت کرتے مین کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین کہ مینے دیکہا کئی ایک مقلد فقیہون کو ٹہری مین نے ان پر آیتین قرآن کی درباب کئی مسائل کی جو مخالف تہین وہ آیتین ان مسائل مین انکے مذہب سی پس نہ مانی اونہون نے وہ آیتین اور رخ نہ کیا ان کی طرف اور حیران سی ہو کر میری طرف دیکہنے لگے کہ کیونکر عمل ہو سکے ان آیات پر جس حالت مین کہ ہماری بزرگون سے ان کو خلاف روایتین آچکی ہین اگر تو اے مخاطب تامل کرے ٹہیک تو پاوے تو اس مرض کو گہسا ہوا

بل فقال تلك العبادة ثم قال الربيع قلت لابي العالية كيف كانت تلك الربوبية في بني اسرائيل فقال ربما وجدوا في كتاب الله ما يخالف قول الاحبار والرهبان فكانوا يأخذون باقوالهم وما كانوا يقبلون حكم الله تعالى قال العلماء انما لم يكفر الفاسق بطاعة الشيطان على خلاف ما امره الله تعالى لان الفاسق وان كان يقبل دعوة الشيطان الا انه يلعنه ويستخف به بخلاف اولئك الاتباع المعظمين قال الامام فخر الدين الرازي وقد شاهدت جماعة من مقلدة الفقهاء

ہتیرون کی رگون مین تمام ہوئی عبارت تفسیر نیشاپوری کی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے بہی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات اسکا آیت قُلْ یَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے کہہ ای اہل کتاب کے آؤ طرف ایک کتاب کی کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہاری یہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کو اور نہ شرک لاوین ہم ساتہہ اسکے کچہ اور نہ پکڑین بعض ہمارے بعض کو پروردگار سوای اللہ کے سے اور آیت اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ الآیۃ سے اور حدیث عدی بن حاتم سے کہا ہے چنانچہ تفسیر مظہری مین نیچے آیت قُلْ یَا أَهْلَ الْكِتٰبِ الخ کے بعد نقل کرنے حدیث عدی بن حاتم کے لکہا ہو کہ اور اس سے ظاہر ہوا کہ جب ہو نزدیک کسی کی حدیث صحیح مرفوع غیر معارض اور نہ معلوم ہو ناسخ اسکا اور ہو فتوی ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مثلاً خلاف اس حدیث کے اور گیا ہو موافق حدیث کی کوئی امام چارون اماموں مین سے تو واجب ہے اس پر متابعت حدیث ثابت کی اور مذہب اسکا نہین روکتا اسکو اس بات سے اسلیے تاکہ نہ لازم آوے پکڑنا بعض ہمارے کا بعض ہماری کو رب سوای اللہ تعالی کے انتہے اور اس عبارت کی موافق اور تائید کرتی ہے اسکی یہ عبارت جو کہ رد المحتار شرح در المختار مین ہے إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَكَانَ عَلٰى خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِيْثِ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مَذْهَبَهُ وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهُ عَنْ كَوْنِهِ حَنَفِيًّا بِالْعَمَلِ بِهِ یعنے جب اپنے مذہب کے خلاف صحیح حدیث ہاتہہ لگے تو اس حدیث پر عمل کیا جاوے اور یہ اسکا مذہب بنجاویگا اور کوئی حدیث پر عمل کرنے کے باعث سے اپنے حنفی پن سے باہر نہ آئیگا انتہی اور امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین نیچے آیت اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے لکہا ہے کہ اکثر مفسرین کہتے ہین کہ ارباب سے

یہ مراد نہین کہ یہود اور نصاری نے اپنے مولویون اور درویشون کو جہان لگے خدا ہونیکا اعتقاد کر لیا تہا بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اطاعت کی تہی اپنے مولویون اور درویشون کی بیچ امر اور نہی ان کی کے نقل کی گئی ہے کہ تحقیق عدی بن حاتم تہا نصرانی پہر آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ حضرت پڑہ رہے تہے سورہ برات پس جب پہونچے اس آیت تک کہا (عدی نے) پس کہا مین نے (حضرت کو) نہ تہے ہم پرستش کرتے انکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہین حرام کرتے تہے تم اس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے اوسکو پس حرام جانتے تہے تم بہی اسکو اور حلال کرتے تہے تم اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اسکو اللہ نے پس حلال جانتے تہے تم بہی اسکو پس کہا مین نے ہان فرمایا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) پس یہی ہے پرستش انکی انتہے اور کہا **شاہ ولی اللہ** صاحب محدث دہلوی نے کہ جس کسی نے کہ اپنے امام کو ایسا سمجہ لیا کہ اسکے شان سے خطا بعید ہے تو اس نظر سے اگرچہ کوئی دلیل خلاف قول اس امام کے ملے تو بہی اس کی تقلید کو نہ چہوڑے تو وہ شخص داخل ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین چنانچہ **عقد الجید**[1] مین لکہا ہے کہ جو شخص ہو عامی اور فقہا مین سے کسی ایک کلمہ کی تقلید کرے یہ سمجہ کر کہ ایسے شخص سے خطا محال ہے اور یہہ جو کہتا ہے سو البتہ ثواب ہے اور اپنے دل مین اس بات کو پوشیدہ رکہے کہ اس کی تقلید نہ چہوڑونگا۔ اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہوجاوے تو وہ شخص یہ دلیل اس حدیث کی کہ جس کو روایت کیا ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے اور کہا اُس نے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے (یہ آیت) اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹہیرایا ہے اپنے مولویون اور درویشون کو مالک وری اللہ سے فرمایا کہ وہ لوگ انکی پرستش تو نہین کرتے تہے لیکن انکا حال یہ تہا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کر دیتے اسکو حلال جانتے اور جب

[1] [illegible] عامیا ویقلد رجلا من الفقهاء بعینه یری انه یمتنع من مثله الخطأ وان ما قاله هو الصواب البتة واضمر فی قلبه ان لا یترک تقلیده وان ظهر الدلیل علی خلافه وذلک ما رواه الترمذی عن عدی بن حاتم انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال انهم لم یکونوا یعبدونهم ولکنهم کانوا اذا احلوا لهم شیئا استحلوه واذا حرموا علیهم شیئا حرموه

انپر کوئی چیز حرام کردیتے تو اسکو حرام جانتے اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے **تفسیر فتح العزیز** مین نیچے آیت شریفہ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کے لکھا ہے در نیجا باید دانست چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقًا شرک و کفر است اطاعت غیر او تعالی نیز بالاستقلال کفر است و معنی اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ او را در مبلغ احکام ندانستہ ربقہ تقلید او در گردن اندازد و تقلید او را لازم شمارد و با وجودیکہ ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالی دست از اتباع او بر ندارد و این ہم نوعیست از اتخاذ انداد کہ در آیت کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ نکوہش آن فرمودہ اند انتہے اور مولوی اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے **تنویر العینین** مین لکھا ہے کیونکر جائز ہوگا لازم کرلینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو با وجود قدرت کی رجوع کرنے پران روایتون کیطرف جو منقول ہین نبی صلے اللہ علیہ و سلم سے صاف صاف دلالت کرتی ہین خلاف پر اس امام کی بات کے جسکی تقلید لازم کیا ہے پھر اگر نہ چھوڑا کسینے اپنے امام کی بات کو تو اسکے دل مین شرک گھسا ہوا ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث ترمذی کی جو روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ اس نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ یعنے بنالیا اپنے مولویون اور مشائخون کو جدی جدی رب وری اللہ کے اور مسیح مریم کے بیٹے کو پس کہا عدی نے یا رسول اللہ ہمنے تو نہین ٹھیرایا تھا اپنے مولون اور مشائخون کے جدی جدی رب تب فرمایا حضرت نے رب ٹھیرانا یہی ہے کہ حلال سمجھا تمنے انکی حلال کہی ہوئی چیز کو اور حرام سمجھا تمنے انکی حرام کہی ہوئی چیز کو انتہی حاصل کہ جو شخص کسی کی تقلید اپنے اوپر لازم سمجھ لیوے اور باوجود مخالف معلوم ہوجانے حکم اسکے کے ساتھ حکم خدا اور اسکے رسول کے اسکی اتباع نہ چھوڑے تو اسنے بحکم آیہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے خدا کا شریک ٹھیرایا اور مستحق ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہنے کا ہوا اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ

وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنے جو کوئی شریک لاوی ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے
اوپر اسکے بہشت اور جگہہ اُس کی آگ ہے اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار اور
فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا مین اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ
لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا یعنے تحقیق اللہ تعالی
نہین بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوی ساتھہ اسکے اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہو واسطے
جسکے چاہے اور جو کوئی شریک لاوی ساتھہ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ دور *

فائدہ یہ دونون آیتین صریح دلیل ہین اس بات پر کہ مشرک ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ
مین جلتا رہے گا اور اسکی بخشش کبھی نہ ہوگی اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر جلایا جاوے اور ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوی تو بھی شریک
نہ کر تو اللہ کے ساتھہ چنانچہ ابن ماجہ مین روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا وصیت کی مجھ کو دوست میری نے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک
کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور اس
بات مین کچھ بھی شک نہین کہ تقلید کسیکی خواہ ائمہ اربعہ مین سے ہو خواہ انکے سوا کی
ہو اور شرک ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اسی کے قائل ہین اور علماء بھی چنانچہ علامہ
معین الدین نے ور سات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب
مین لکھا ہے کہ کہا ابن عزلی ہدایہ کے حاشیہ مین جو شخص کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے سوا کسی اور خاص ایک ہی شخص کے مذہب پر اڑا رہے اور یہہ سمجھے کہ
اسکی بات صحیح واجب الاتباع ہے اور کسی کی ائمہ مین سے نہین ہے پس وہ گمراہ جاہل
ہے بلکہ کافر ہو جاتا ہے اس سے توبہ کروانی چاہیے۔ پس اگر توبہ کرلے تو بہتر ہے
ورنہ قتل کیا جاوے کیونکہ جبکہ اوس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ واجب ہے لوگون پر
متابعت کرنی ایک خاص کی ان ائمہ سے سوائی اوروں کے تو ٹھیرایا اسکو بمنزلہ نبی صلی اللہ

ان وفق له هو الصواب الذی یجب اتباعه دون الائمة الاخرین فهو ضال جاهل بل قد یکون کافراً یستتاب فان تاب والا قتل فانه متی اعتقد انه یجب علی الناس اتباع واحد بعینه من هٰؤلاء الائمة دون الآخرین فقد جعله بمنزلة النبی صلعم وذلک کفر ۱۲

علیہ وسلم کے اور یہہ کفر ہے اسیطرح لکہا ہے علامہ ہارون مرجانی حنفی نے ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین بہی اور شیخ محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ جب کہ صحیح ہو کوئی حدیث اور اسکے مقابل پایا جاوے قول کسی صاحب یا امام کا تو نہیں ہے راہ طرف پہر جانیکی حدیث سے بلکہ چہوڑا جاویگا قول اس امام کا اور صاحب کا حدیث کی خاطر پہر کہا کہ نہین جائز ترک کرنا کسی آیت کا یا کسی حدیث کا کسی صاحب یا امام کے قول سے اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ گمراہ ہے اور نکل گیا خدا کے دین سے اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان شعرانی مین کہ سنا مین نے سردار اپنے علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرماتے تہے کہ جو مومن کہ ہمیشہ ایک ہی مذہب کا مقلد رہے نہین کامل ہوتا عمل اسکا ساتہہ شریعت کے اور امام طحاوی جو کہ اکابر حنفیون اور تیسرے صدی کے علماؤن مین سے ہے فرماتا ہے کہ کیا جو کچہ ابو حنیفہ نے کہا ہے مین بہی وہی کہونگا اور کیا کند ذہن اور تعصب والے کے سوا کوئی اور بہی تقلید کرتا ہے اس قصہ کو حافظ ابن حجر نے لسان المیزان مین نقل کیا ہے پہر ابن حجر نے کہا ہے کہ یہ بات امام طحاوی کی مصر مین اڑگئی (اور) یہانتک (مشہور ہوئے) کہ مثل اور کہاوت بن گئی یہ ساری کلام علامہ محمد حیات نے ایقاف فی بیان الاختلاف مین نقل کی ہے اور شیخ محی الدین بن عربی نے خاتمہ فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ جس بات کی مین تجہے وصیت کرتا ہون وہ یہ ہے کہ اگر تو عام ہے تو تجہ کو جو اللہ تعالی نے دلیل دی ہے اسکے برخلاف عمل کرنا حرام ہے اور جب تجہے دلیل حاصل ہو سکتی ہے تو پہر تجہے اپنی ذات کے سوا کسی اور

الله وهو ان تسال اهل الذكر ان كنت لا تعلم واهل الذكر هم العلماء بالكتاب والسنة واطلب نفي الحرج في تاركك ما

کی تقلید حرام ہے اور اگر تو اس درجہ پر نہین بلکہ مقلد ہے تو دیکھنا کہین ایک ہی مذہب کو خاص
کر لازم نہ پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھی اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو اور وہ یون ہے
کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھیو اور اہل ذکر وہ لوگ ہین جو قرآن اور حدیث سے واقف
ہین اور خوب جانتے ہین سو جب اہل ذکر سے مسئلہ پوچھنے لگے تو جہانتک ہو سکے اپنی واردات
مین ایسی سہولیت ڈہونڈہیو جس سے تکلیف اور تنگی جاتی رہے اور اس امر مین اُس کے
جائز ہونیکا سوال کرتے رہیو یہانتک کہ تو اسے پالیوے اور (یہہ یاد رکہنا کہ) اگر تجھے مفتی
یہہ کہے کہ تیرے مسئلے مین یہ اللہ تعالی یا اسکے رسول کا حکم ہے تو تو نے یہ جواب لے لینا اور اگر
یون کہے کہ یہہ میری رائے مین ایسا ہی آتا ہے تو مت لیجیو کسی اور سے پوچھیو۔ اور ملا
عابد سندہی نے طوالع الانوار حاشیہ در المختار مین لکھا ہے اور مجتہد معین
کی تقلید واجب ہونے پر کوئی بہی تو دلیل نہین ہے نہ شریعت کی رو سے نہ عقل کی
جہت سے چنانچہ حنفیہ مین سے ابن ہمام نے فتح القدیر (شرح ہدایہ) مین اور اپنی کتاب
مین جس کا نام تحریر الاصول ہے ذکر کیا ہے اور مالکیہ مین سے شیخ ابن عبد السلام
نے مختصر منتہی الاصول مین اور شافعیہ سے محقق عضد الدین نے بہی اسکے واجب نہ
ہونے کی خوبہی تصریح کی ہے اور ابن امیر الحاج نے تحبیر شرح تحریر مین ذکر کیا
ہے کہ (سلف) اسپر اجماع کر چکے ہین کہ کسی حاکم یا مفتی کو ایک ہی شخص کی تقلید اس
طرح کرکسی مسئلہ مین بہی اسکے قول کے سوا اور کسی کے قول پر نہ وہ حکم اور نہ یہ فتوی
دے حلال نہین اور ملا علی قاری حنفی نے شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ یہ تو
معلوم ہی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کسی کو یہ تکلیف نہین دی کہ حنفی بنے یا مالکی
بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ انہین یہ تکلیف دی ہے کہ وہ سنت کے

بموجب عمل کرین اگر عالم ہون یا علمار کی پیروی کرین اگر نا واقف ہون اور شیخ
عبدالحق محدث دہلوی حنفی بہی اسبات کی مقر ہین کہ طریق متقدمین کا یہی تہا کہ
کسی ایک کی خاصکر تقلید نہین کیا کرتے تہے اور اس قول کو آیت اور حدیث اور
اجماع کیطرف مستند فرماتے تہے اور کلام سے حافظ الحدیث ابن حجر کے بہی استشہاد
کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ انصاف اور عدل اسی مین ہے چنانچہ **تحصیل التعرف
فی معرفت الفقہ والتصوف** مین لکہا ہے کہ مجتہدون کے اتباع اور انکی
پیروی واجب ہونیمین دو طریق ہین سو متقدمین کا یہہ طریق تہا کہ وہ خاص مذہب
اور رایک ہی مجتہد کی اتباع کو واجب نہین جانتے تہے بلکہ مجتہدون کا طریق
عمل کرنا اپنے اجتہاد کے بموجب تہا اور عوام کا طریق یہہ تہا کہ علمار سے فتوی
پوچہہ لیتے اور خاص ایک ہی کی متابعت کی بدون انکی طرف رجوع کرتے حافظ ابو
محمد بن حزم رحمۃ اللہ علیہ ظاہری نے کہا ہے کہ قرون ثلثہ مین جو کہ خیر القرون ہین
ہمین نہین معلوم کہ کسینے خاص ایک ہی کے قول کو پکڑ رکہا ہو بلکہ یہ امر ان تینون
قرنون سے بہتر ہے نکلا ہے اور اسپر کسیکا انکار نہین ہوا تو اب یہ بمنزلہ اجماع کے ٹہیرا
اُسپر یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر تمہین خبر نہ ہو تو خبردار
لوگون سے پوچہہ لیا کرو اور کہتے ہین کہ لوگون کو حکم ہے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع
کے بموجب عمل کرین اور علمار کے فتوون کے پیچہے لگین جب بات یون ٹہیری تو ایک
ہی مذہب کو اپنے لیے خاص اور معین کر لینے کی کیا وجہ ہے یہانتک کہ کہا کہ یہہ
بات انصاف اور عدل کے زیادہ تر قریب ہے اور قابل تسلیم اور لائق عمل ہے) اور امام
ابن حزم نے **نبذ الکافیہ** مین لکہا ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع
اسپر ہوا ہے کہ التزام ایک مذہب معین کا نہ چاہیے پہر جو کوئی کہ ایسا التزام کرے تو اُس نے

خلاف کیا اجماع کے اور اسکا اس امر مین کوئی پیشوا اور امام ہنین اور اس نے راہ اختیار کی خلاف راہ مؤمنین کے اور بحر العلوم عبد العلی لکھنوی حنفی نے شرح تحریر مین لکھا ہے کہ تخصیص ایک مجتہد کی عمل کے باب مین وہ ہنگا دہینگی ہے اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہیے بلکہ یہ تو شریعت کا بدلدینا ہے اور خدا کی رحمت واسع کا بند کرنا ہے اسلیے کہ شارع نے بندون کو یہی تکلیف دی ہے کہ جس مجتہد غیر معین کی چاہین تقلید کرین اور مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید نے تقلید شخصی معین کو بدعت حقیقی قرار دیا ہے اور شعبہ رفض کا ٹہیرایا ہے چنانچہ **ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح** مین فرماتے ہین بخلاف قسم ثانی کہ ہر کس را تحقیق احکام قیاسیہ و اشغال صوفیہ و قوانین عربیہ ضرور نیست و ارادہ و تقلید شخصی معین از مجتہدین و مشائخ در ارکان دین بلکہ ہمین قدر کافی ست کہ وقتی کہ حاجتے پیش آید از کسے از ایشان استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ و تقلید ہم مثل ایمان بالانبیاء از ارکان دین شمردہ شود و لقب حنفی و قادری بمثابہ لقب مسلمان و سنی اظہار کردہ شود و امتیاز از شافعیان و چشتیان مثل امتیاز از کفار و روافض باز لوازم ترین شمردہ شود و انتقال را از مذہبے بمذہبے یا طریقہ بطریقہ مثل ارتداد و ابتداع و بغی موجب قتل و ہتک سعود کردہ شود یا دعوی اجتہاد و ولایت را مثل دعوی نبوت یا دعوی امامت بطریق بغی بر امام حق باعث قتال و اہانت قرار دادہ شود آیا نمے بینی کہ باطاعت قاضی جبر کردن میرسد نہ بر اطاعت مجتہد کہ رد حکم قاضی دیگر را ہم نمے رسد چہ جای احاد رعایا را بخلاف حکم مجتہد کہ بر ہر کسے قبول آن واجب نیست لاسیما در وقتی کہ آنکس خود مجتہد باشد کہ او را تقلید مجتہد اول اصلا جائز نیست و بغی بر امام حق اگرچہ آن باغی لیاقت امامت داشتہ باشد اصلا جائز نیست بر خلاف دعوی اجتہاد کہ وقتیکہ ملکہ اجتہاد حاصل شود لا بد دعوی اجتہاد باید کرد و تقلید را از گردن خود دور باید انداخت

م اوجميع افعال احمد رضي الله عنهم او بايزيد تقول من اتبع منهم او من غيرهم الفعل غير مرضي [illegible] ما جاء في القرآن والسنة فغير مرضي [illegible] الفعل انسان بعينه انه مخالف للحجة الامر كلها ولهما عن اخرها بتقليد [illegible] اشكال فيه وانه لا يجد لنفسه سلفا ولا اماما في جميع الاعصار المعمورة الثلاثة فقد اتبع غير سبيل المؤمنين نعوذ بالله من هذه المنزلة [illegible]

سعد الحق [illegible] من عمل [illegible] الشارع انك قد علمت ان التكليف من الشارع ليس الا العمل بقول مجتهد على التخيير وتخصيص العمل بفتوى مجتهد دون مجتهد بعينه لم يعلم من الشارع بالبتة البتة بل هو تغيير لحكم الشرع [illegible] من دون برهان [illegible]

ع عبارت ايضاح الحق الصريح [illegible]

بالجملہ غرض ازین کلام آنکہ اشتغال بتفتیش ظاہر کتاب و سنۃ و تعلم و تعلیم آن خواہ بخواندن باشد خواہ باستماع مضامین و سعی در اشاعت آن از جنس اکل و شرب و لباس ست کہ مدار زندگانی بر انست و اشتغال باحکام فقہ معتبرہ و اشتغال صوفیہ یا فعہ از قبیل مراداۃ و مصالحہ ست کہ عند الضرورت بقدر حاجت بعمل آرند و بعد ازان بکار اصلی خود مشغول باشند و عنوان و شعار خود محمدیت خالصہ و تسنن قدیم باید داشت نہ تمذہب بمذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ ملکہ مذہب و طرق مثل دکاکین عطارین باید شمرد و خود را از منسلکان جند محمدی باید ساخت پس چنانچہ سپاہیان را عنوان سپہ گری شعار ست و اعلاء کلمہ سلطانی کاروبار و قتیکہ بدوا محتاج مے شوند از ہر دکانی کہ بدست آید بگیرند و بقدر حاجت بعمل آرند و باقی را برائے وقت ضرورت نگاہ میدارند و بکاروبار خود مشغول میباشند ہم چنین محمدیت خالصہ را شعار خود باید کرد و اقامت ظاہر سنت را کاروبار خود باید داشت و احکام فقہیہ صحیحہ و اشغال صوفیہ معتبرہ را کہ خالی از شوب فساد و بدعت باشد بقدر حاجت استعمال باید کرد و از اندازان بان توغل نباید کرد انتہے **ف** ایضاح الحق مین دوسری جگہہ پر صفحہ ۶۶ مین بہی تقلید شخصی کے رد کا مضمون مولوی اسمعیل شہید نے خوب بسط سے لکہا ہے لیکن بسبب خوف طول ہونے کتاب کے انکے اسی مضمون مذکور پر یہان اکتفا کیا گیا اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی نے بیان الفرقان بین اولیاء الشیطان و اولیاء الرحمان مین لکہا ہے اور بتحقیق اتفاق کیا ہے امت کے پہلون نے اور اسکے اماموں نے اسپر کہ تحقیق ہر ایک شخص پکڑا جاتا ہے اپنی کلام سے اور چہوڑا جاتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی فرق ہے درمیان انبیاء اور غیر انکے کے پس تحقیق انبیاء پر واجب ہوا ایمان لانا ساتہہ سب باتون انکی کے کہ جنکی خبر دی ہے اونہون نے اللہ کی طرف سے اور واجب ہے فرمانبرداری انکی اس مین کہ امر کرتے ہین

ف یہ عبارت بیان الفرقان کی چہاپہ لاہور کے صفحہ ۱۷ سطر ۱۲ سے ہے

اسکا بخلاف اولیا کی پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین وجب فرمانبرداری انکی ہر ایک امر مین اور نہ ایمان لانا وجب ہے انکی ساری باتون پر بلکہ پیش کیا جاتا ہے امر انکا اور بات انکی اوپر قرآن اور حدیث کی پس جو کچہ کہ موافق ہو ساتہہ کتاب اور حدیث کی وجب ہے ماننا اسکا اور جو مخالف ہو کتاب اور سنت کی ہوگا مردود خواہ کہنے والا اسکا اولیا الله ہی ہو اور نیز اسی مین ہی کہ جو کوئی مخالفت کری کتاب اور سنت کی نہین ہے وہ اولیا ء الله سی کہ جنکی پیروی کا الله نے حکم دیا ہے بلکہ ایسا شخص یا تو کافر ہوگا زیادتی کرنیوالا جہالت مین اور یہہ بات اکثر ہوتی ہی متأخرون کی کلام مین اور شیخ ابن الہمام حنفیون کی رئیس نے فتح القدیر مین لکہا ہی کہ اپنے آپ پر خاص ایک معین مجتہد کے قول و فعل کو لازم پکڑنے سے اسکی تقلید وجب ہونے پر کوئی بہی تو دلیل نہین بلکہ دلیل کا مقتضے تو یہہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو اس کے قول پر جس مسئلہ مین حاجت پڑی عمل کیا جاوی کیونکہ الله تعالی نے فرمایا ہے فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے پس پوچہہ کو یاد رکہنے والون سی اگر تم نہین جانتے اور پوچہا جب ہی جاتا ہی جبکہ کوئی حادثہ درپیش ہو اور جب وہ آپڑا تو اسوقت اگر مجتہد کا قول اسکے پاس ہو اوسپر عمل واجب ہوجاویگا اور غالب یہ ہی کہ ایسے ایسے الزامات فقہا کی طرف سی ہین تا کہ لوگ رخصتون کی تلاش سے باز رہین اور نہین تو عامی ہر مسئلہ مین مجتہد کا وہی قول لیوے جو اسپر آسان ہو اور مین نہین جانتا کہ اس کو نقل اور عقل مین سی کون مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا ایسی مجتہد کی قول سے جسکو اجتہاد کرنا جائز ہووی مجہکو معلوم نہین کہ شرع نے اسپر اسکی مذمت کی ہو اور حضرت صلی الله علیہ وسلم اپنی امت پر سہولت کو محبوب کہتے تہے اور ملا علی قاری حنفی نے منح الازہر مین لکہا ہے کہ خلاصہ مین ہے کہ جو کوئی رد کرے کسی حدیث کو کہا مشایخ نے وہ کافر ہوجاتا ہے اور کہا پچہلے فقہا نے اگر وہ حدیث متواتر ہو

بس کے فلا دلیل · یہ اصل عبارت ترجمہ ۲۲ · نولکشور کے جلد ۱ · القدیر چھاپہ فتح · ۳۰ · سطر ۲۵ کلکتہ مین ہے · الفرقان چھاپہ لاہور · عبارت بیان · ۷

علی وجوب اتباع المجتهد المعین بالزام نفسه ذلك قولا او شرعا بل الدلیل اقتضی العمل بقول المجتهد فیما احتاج الیه بقوله تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون والسؤال انما یتحقق عند طلب حکم الحادثة المعینة وحینئذ اذا ثبت عنده قول المجتهد وجب عمله به والغالب ان مثل هذه الزامات منهم لکف الناس عن تتبع الرخص الا اخذ العامی فی کل مسئلة بقول مجتهد اخف علیه وانا لا ادری ما یمنع هذا من النقل والعقل فکون الانسان یتتبع ما هو اخف علی نفسه من قول مجتهد یسوغ له الاجتهاد ما علمت من الشرع ذمه علیه وکان صلی الله علیه وسلم یحب ما خفف عن امته والله سبحانه اعلم بالصواب

منح الباری ترجمہ صحیح البخاری چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۲ پر یہ اصل عبارت ہے وفی الخلاصة من رد حدیثا قال بعض مشایخنا یکفر وقال المتأخرون ان کان متواترا کفر اقول هذا هو الصحیح الا اذا کان رد حدیث الاحاد من الاخبار علی وجه الاستخفاف والاستحقار والانکار

توکا فرہو تا ہے مین کہتا ہون کہ یہی بات صحیح ہے کہ بجز رد کرنے خبر متواتر کے نہین ہوتا مگر اسحالت مین کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کرے تو اسکے انکار سے بھی کافر ہوجاتا ہی اور کہا امام نووی نے کہ دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعیین (مذہب) لازم نہین ہے بلکہ جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوی پوچھہ لے پر سہل سہل نہ ڈھونڈا کرے اور حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین لکھا ہے کہ بنا کتاب اور سنت کو پیشوا اپنا اور نظر کران دونون مین ساتھہ تامل اور فکر کے اور عمل کر ساتھہ ان دونون کے اور فریب مت کہا کسی کے قول قوی یا ضعیف اور کلمات صوفیہ سے یعنی قرآن اور حدیث کے مقابل اور مخالف کسی کا قول مت مان۔ اور علامہ اکمل صاحب عنایہ نے امام علائی سے نقل کرکے تقریر مین لکھا ہے کہ جبکہ کسی مقلد کو دوسرا مذہب موافق حدیث کے معلوم ہوا اور اپنا مذہب مخالف حدیث کے تو اس مقلد کو چاہیے کہ اپنے مذہب سے انتقال کرے اس مذہب کیطرف جو موافق حدیث کے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنے ہی امام کے قول کی پیروی کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلائل سے الگ ہوجاتا ہے گویا کہ وہ امام پیغمبر ہے اسکی طرف مرسل ہوا ہے اور یہ حق سے جدا ہے اور صواب سے دور ہے کوئی دانا اسکو پسند نہین کرتا اور انہین نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ ابن حزم نے کہا ہے کہ جو شخص کہتا ہے کہ تقلید حرام ہے اور کسی کو حلال نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو بلا دلیل اخذ کرے دلیل اسکی (ایک تو یہ) آیت ہے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِیَآءَ یعنے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتاری گئی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو سوائے اسکے اور دوستون کی (اور دوسری) دلیل اسکی یہ آیت ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

ـه یہ آیت دوسرے پارے کے پہلے پاؤ کے اخیر رکوع مین ہے۔

بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا یعنے اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے پیروی کرو اس
چیز کی کہ اتارا اللہ نے کہتے ہین بلکہ پیروی کرین گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہمنے اوپر اسکے
باپون اپنون کو اور اللہ تعالی اسکی مدح مین جو تقلید نہ کرے فرماتا ہے فَبَشِّرْ عِبَادِ
الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یعنے پس خوشخبری دی بندون میرون کو وہ جو سنتے ہین بات
کو پس پیروی کرتے ہین بہتر اسکے کی یہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے اور یہ لوگ وہی
ہین صاحب عقل خالص کے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنے اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے
پس پھیر دو اسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے
کے سو اللہ تعالی نے تنازع کے وقت حادثہ پیش کرنا بجز قرآن اور حدیث کے کسیطرح مباح
نہین کیا اور یہی سبب تنازع کے وقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہوگیا اسلیے کہ بجز
قرآن اور حدیث کے ہے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک اور تابعین کا اجماع
اول سے آخر تک اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رہنے پر اور
منع کرنے پر ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی شخص اپنے مین سے کسی انسان کے قول کی طرف
یا اپنے سے پہلے کے قول کیطرف قصد کرے پھر وہ تمام اقوال کو اخذ کرے پس جس شخص نے
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام شافعی کے
تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کیے اور انمین سے یا انکے علاوہ اپنے متبوع
کا قول چھوڑکر غیر کا قول نہین لیتا اور جو قرآن اور حدیث مین آیا ہے اسپر اعتماد نہین
کرتا اسکو کسی انسان معین کی قول سے مطابق کرے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اسنے تمام امت اول سے
آخر تک کا یقینا خلاف کیا اس مین کوئی شبہ نہین ہے اور وہ انہی واسطے ساری تینون
زمانہ محمودہ مین نہ سلف پاتا ہے اور نہ امام سوا اسکے نے بیشک مومنین سے الگ راہ اختیار

کی پناہ دی اللہ تعالی اسے اور عقد الجید اللہ مین لکھا ہی کہ ہم کسی فقیہ پر کوئی ہو یہ ایمان نہین لائے ہین کہ اللہ تعالی نے فقہ اسکو بذریعہ وحی کی بھیجی ہے اور ہمپر اسکی اطاعت فرض کردی ہی اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم ان مین سے کسی فقیہ کے مقلد ہوتے ہین تو یہ تقلید اسلیے ہی کہ ہم جانتے ہین کہ یہ فقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ ہی اسکا قول اسے خالی نہین کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے ماخوذ ہوگا یا دونون سے کسیطرح کے استنباط کی ذریعہ سے مستنبط ہوگا یا اوسنے بواسطہ قرائن کے جان لیا ہوگا کہ فلانی صورت مین حکم فلانی علت سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اسکی خاطر جمع ہوگئی ہوگی اور اس نے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کرلیا ہی پس گویا کہ یہ کہتا ہے کہ مین نے ٹھیک گمان کرلیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت پائی جاوی تو اسجگہہ یہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے تلے داخل ہے سو یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہے لیکن اسکی اس راہ مین ظن ہین اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہ ہوتا پس اگر ہم کو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جسکی اطاعت اللہ تعالی نے ہمپر فرض کی ہے صحیح سند سے ایسی ملجاوی کہ اس فقیہ کی مذہب کے خلاف پر دلالت کرتی ہو اور ہم اس حدیث کو ترک کرین او اس ظن اور تخمین کے ہی تابع رہین اور ہم سے بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت کے دن پروردگار عالمون کے سامنے کیا ہوگا عقد الجید ہی مین لکھا ہے سمجھ لے مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب اور حرام پس ایک تو یہ کہ باعتبار دلالت کی روایت کا اتباع ہو اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہین جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

استنباط کی استطاعت نہین رکھتا پس اسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھ لے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے فلانے مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہے جب فقیہ بتادے تو اس کا اتباع کرے برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اسی استنباط کیا ہو یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتی ہین اگرچہ دلالۃً ہو اس کی صحت پر تو تمام امت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتین اپنی اپنے شرائع مین ایسی صورت پر متفق ہین اور اس تقلید کا نشان یہہ ہے کہ اسکا عمل مجتہد کے قول پر مشروط کی ہے کہ سنت کے موافق ہو سو ہمیشہ جہانتک ہو سکے سنت کی تلاش مین رہے ہیر جب ایسی حدیث ملجاوے کہ اسقول کے مخالف ہو تو حدیث پر عمل کرے اور ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہین جب حدیث صحیح ہوجاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور جب تم میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کی خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر ٹپک دو اور امام مالک کا قول ہے جو اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا اور اس پر اسکا کلام رد کیا جاویگا سوای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ جو شخص میری دلیل سے واقف نہ ہو تو اسکو سزاوار نہین کہ میری کلام کا فتوی دیوے۔ اور امام احمد حنبل کہتے ہین کہ میری تقلید نکرنا اور نہ مالک کی تقلید کرنا اور نہ اور کی اور احکام وہان سے لے جہان سے اونہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق مین یہ گمان کرلے کہ یہ غایت درجہ کو پہونچ گیا ہے سو ممکن نہین کہ یہ خطا کرے پہر جب اس مقلد کو صحیح صریح ایسی حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چہوڑے یا یہ خیال کرے جب مین اسکا مقلد ہوگیا تو میرے حق مین اللہ کا حکم اسیکا قول ہے

بکونه موافقا للسنة فلا یزال متفحصا عن السنة بقدر الامکان فمتی ظهر حدیث یخالف قوله اخذ بالحدیث والیه اشار الائمة قال الشافعی اذا صح الحدیث فهو مذهبی واذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط وقال مالك ما من احد الا وماخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله علیه [illegible] وقال ابو حنیفة لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وقال احمد لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا غیره وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة الوجه الثانی ان یظن بفقیه انه بلغ الغایة القصوی فلا یمکن ان یخطئ فمهما بلغه حدیث صحیح صریح یخالف مقالته لم یترکه وظن انه لما قلده کلفه الله بمقالته وکان فاز بلغه واستیقن بصحته لم یقبله یکون دمنه

فهذا اعتقاد فاسد وقول کاسد لیس له شاهد من النقل والعقل وما کان احد من القرون السابقة یفعل ذلك وقال کذب وظن من لیس بمعصوم من الخطأ معصوما حقیقة او معصوما حکما العمل بقوله فی نفسه ان استعمال کلفه تقلید و من مشغوف و تعلیم و فی تنزیل قوله تعالی واذا علی آثارهم مقتدون و هذا من الخرافات الملل السابقة بعض الحج

اور یہہ مقلد ایسا ہی جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پہر اگر اسکو حدیث ملجاوے اور
صحت کا لیقین بہی کرے تو بہی نہ مانے کیونکہ اسکا ذمہ تقلید مین لگا ہوا ہے پس یہہ
اعتقاد فاسد ہی اور کہوٹی بات ہے اسکا کوئی شاہد نہین ہی نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات
سابقہ مین سے کوئی نہ تہا کہ ایسا کرتا ہو اور اپنے گمان کا ذب مین خطا سے غیر معصوم
کو حقیقی معصوم یا اسکے قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹہیرالیا ہے اور اسکے گمان
مین یہہ ہی کہ اللہ کا حکم اسیکا قول ہے اور اسکا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے ایسے ہی
مقلدون کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّا عَلٰی اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ یعنے
ہم تو انکے نشان کے پیرو ہین ۔ اور کیا ملل سابقہ کی تحریفات اسیوجہ کی نہین تہین
اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے **وصیت نامہ** مین لکہا
ہے و دائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد در
خیر قبول آوردن والا کالائی بدبریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض
مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست و سخن متقشفہ فقہا ر اکہ تقلید عالمی را
دست آویز ساختہ تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ اند نشنیدن و بدیشان التفات نکردن
و قربت خدا جستن بدوری ایشان ۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے **تفسیر
عزیزی** مین نیچے آیت مَا اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا کے لکہا ہی در آیت اشارہ است بابطال
تقلید بدو طریق **اول** آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر گاہ تقلید کسی نزد تو محق است
یا نے اگر محق بودن او را نمے شناسی پس با وجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید می
کنی و اگر محق بودن او را می شناسی پس بکدام دلیل مے شناسی اگر بتقلید دیگری می شناسی
سخن دران خواہد رفت و تسلسل لازم خواہد آمد و اگر بعقل مے شناسی پس آنرا چرا در
معرفت حق صرف نمی کنی و عار تقلید بر خود گوارا می داری طریق **دوم** آنکہ کسی را
کہ تقلید می کنی اگر این مسئلہ را او ہم بتقلید دانستہ است پس تو او برابر شد اورا

چہ ترجیح ماند کہ تقلید اومی کنی واگر بدلیل دانستہ ہست پس تقلید و قتے تمام مے شود کہ توہم آن مسئلہ را ہمان دلیل بدانی والا مخالف او باشی نہ مقلد او چون توہم آن مسئلہ را بدلیل دانستی تقلید ضائع شد۔ ونیز شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی بھی ہین نیچے آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ یعنے اگر پیروی کریگا تو خواہشون انکی کی پیچھے اس چیز کے کہ آئی تیرے پاس علم سے تحقیق تو اس وقت البتہ ظالمون سے ہوگا۔ فرماتے ہین۔ ازین آیت معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل وسطوح براہین تقلید باطل ست زیرا کہ اتباع ہوا بعد مجئی العلم ست اور مولوی اسمعیل شہید صراط المستقیم مین فرماتے ہین پس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دران بکند۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالہ عمل بالحدیث مین لکھا ہے فَمَنْ يَتَعَصَّبُ بِوَاحِدٍ مُعَيَّنٍ غَيْرِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَى أَنَّ قَوْلَهُ هُوَ الصَّوَابُ الَّذِي يَجِبُ اِتِّبَاعُهُ دُونَ الْأَئِمَّةِ الْآخَرِينَ فَهُوَ ضَالٌّ جَاهِلٌ یعنے جو کوئی ایک ہی مذہب پر اڑا رہے سوای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ جانے کہ اسی کی بات صحیح وحب الاتباع ہے نہ کسی اور کی تو وہ شخص گمراہ جاہل ہے اور ملا علی قاری حنفی نے اپنے رسالہ سم القوارض مین لکھا ہے وَفِي الظَّهِيرِيَّةِ رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفْتِيَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ قُلْنَا اِنْتَهَى فَإِذَا كَانَ لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ فِي الْأَحْكَامِ فَكَيْفَ يَجُوزُ تَقْلِيدُ الْمُقَلِّدِينَ الَّذِينَ مَا وَصَلُوا إِلَى مَقَامِ الْمُجْتَهِدِينَ نَعَمْ يَجُوزُ لِلْعَامِّيِّ أَنْ يُقَلِّدَ الْعَالِمَ وَلَوْ مُقَلِّدًا لِلضَّرُورَةِ أَمْرِ الدِّينِ اِنْتَهَى یعنے اور فتاوی ظہیریہ مین روایت کی گئی ہے ابی حنیفہ سے کہ تحقیق انہون نے کہا نہین حلال ہے واسطے کسی کے یہ کہ فتوی دے ساتھ قول ہمارے کے جبتک کہ نہ جانے کہان سے کہا ہے ہم نے۔ تمام ہوئی عبارت

فتاوی ظہیریہ کی، اور کہا ملا علی قاری نے پس جبکہ نہ جائز ہوئی تقلید امام کی بغیر
دلیل کے بیچ احکام کے پس کیونکر جائز ہوگی تقلید مقلدین کی کہ وہ نہین پہونچے ہین
مجتہدین کے مرتبہ کو ہان جائز ہے واسطے عامی کے یہ کہ تقلید کرے عالم کی اور اگرچہ وہ
عالم مقلد ہی ہو واسطے ضرورت امر دین کے وَرَوَی الشَّیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ
فِی الْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ بِسَنَدِہٖ اِلَی الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَالْقَوْلَ فِیْ دِیْنِ اللہِ تَعَالٰی بِالرَّاْیِ وَعَلَیْکُمْ بِاتِّبَاعِ
السُّنَّۃِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْہَا ضَلَّ" اور روایت کیا ہی شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ
مین ساتھ اپنی سند کے جو امام ابو حنیفہ تک پہونچتی ہے کہ وہ یعنے امام صاحب فرمایا کرتے
کہ بچو لوگو اس بات سے کہ دین مین کوئی بات عقل سے کہو اور لازم پکڑو اپنے اوپر پیروی
حدیث کی کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہوگیا اور امام شعرانی نے الیواقیت
والجواہر مین لکھا ہے رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ
لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ وَکَانَ اِذَا اَفْتٰی یَقُوْلُ ھٰذَا رَاْیُ النُّعْمَانِ
بْنِ ثَابِتٍ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَھُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَیْہِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْہُ فَھُوَ
اَوْلٰی بِالصَّوَابِ یعنی روایت ہے ابو حنیفہ سے کہ وہ کہا کرتے تھے اس کو جو میری دلیل
نجانتا ہو سزاوار نہین ہے کہ میرے قول پر فتوے دیوے اور فتوی دیتے ہوئے کہدیا
کرتے یہ تو نعمان بن ثابت کی رای ہے اس سے اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم
سے ہوسکا اس مین بہتر ہے پھر جو شخص اس سے بہتر لاوے پس وہ صواب تر ہے اور
اور امام زندوسی نے روضۃ العلماء مین بروایت صاحب ہدایہ کے نقل کیا ہی
عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَّکِتَابُ اللہِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا
قَوْلِیْ بِکِتَابِ اللہِ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ

اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ یعنے روایت ہی کہ
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا اگر آپنے کچھ کہا اور کتاب اللہ اسکے مخالف ہو
جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کی مقابلے مین ترک کرو اس نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث اسکے مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی
مقابلے مین ترک کرو اس نے پہر پوچھا اگر صحابہ کا قول اسکے مخالف ہو جواب دیا میرا
قول صحابہ کے قول کی مقابلے مین ترک کرو اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر
مین لکھا ہے وَکَانَ الْاِمَامُ مَالِکٌ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاْخُوْذٌ مِنْ کَلَامِہٖ
وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے اور امام مالک کا یہ حال تہا
کہ کہا کرتے تہے جو ہی سو اپنی کلام مین ماخوذ ہے اور اسکا کلام قابل رد کے ہی بجز کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وَرَوَی الْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ
عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
اِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیْ
الْحَائِطَ وَقَالَ یَوْمًا لِلْمُزَنِیِّ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَا تُقَلِّدْنِیْ فِیْ کُلِّ مَا اَقُوْلُ
وَانْظُرْ فِیْ ذٰلِکَ لِنَفْسِکَ فَاِنَّہٗ دِیْنٌ وَکَانَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ لَا حُجَّۃَ
فِیْ قَوْلِ اَحَدٍ دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَثُرُوْا وَلَا فِیْ قِیَاسٍ
وَلَا فِیْ شَیْءٍ وَمَا ثَمَّ اِلَّا طَاعَۃُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اور حاکم اور بیہقی روایت کرتے
ہین شافعی سے کہ وہ کہا کرتے تہے اگر حدیث صحیح ملجاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور
یہہ ایک روایت کے ہے اکہ کہا شافعی نے جب میری کلام کو دیکہو کہ حدیث کی مخالف
ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو دیوار پر پٹک دو اور ایکدن مزنی سے کہا ای
ابراہیم ہر ایک بات مین میری تقلید نہ کرنا اور اس مین اپنی جان پر رحم کرنا
کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تہے کسیکا قول حجت

نہین ہے سوائی (قول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ کہنے والی کثرت سے
ہون اور یہان بجز طاعت اللہ سبحانہ وتعالی اور اسکے رسول کے کسی کی بات
بہی لائق ماننے کے نہین ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے عقد الجید[۱]
مین لکہا ہے کہ مزنی شاگرد امام شافعی کا اپنی کتاب مختصر کے ابتداء مین لکہتا
ہے مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِیِّ نَهَى الشَّافِعِیُّ عَنْ تَقْلِیْدِهٖ وَتَقْلِیْدِ غَیْرِهٖ
یعنے جو شخص شافعی کا علم مقصود رکہتا ہے (یعنے جو شخص ہر ایک مسئلہ مین شافعی
ہی کی بات پسند کرتا ہے اور اسی کی قول کو ٹہیک جانتا ہے مین) اسکو جتلای دیتا
ہون کہ شافعی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے اور ناظورۃ الحق[۲]
فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین لکہا ہے قَالَ الشَّافِعِیُّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهٗ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ لَهٗ اَنْ یَّدَعَهَا بِقَوْلِ اَحَدٍ یعنے کہا
شافعی نے کہ سب مسلمانون نے اتفاق کیا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
کسی کی قول سے نہ چہوڑی جاوی اور ابن قیم نے اعلام الموقعین[۳] مین لکہا ہے کہ
کہا شافعی نے کہ جب پاؤ تم میری کتاب مین کوئی بات مخالف سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس قائل ہو جاؤ ساتہہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چہوڑ دو میرے قول کو
اور کہا شافعی نے جب صحیح ہو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے قول کے خلاف تو
مارو میری قول کو دیوار پر اور کہا شافعی نے کہ جب روایت کی جاوی حدیث نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے اور نہ جاؤن مین طرف اسکے پس سمجہ لو کہ میری عقل جاتی رہی تمام
ہوی عبارت اعلام الموقعین کی اور میزان شعرانی[۴] مین لکہا ہے کہ
پہنچا ہم کو طریق صحیحہ سے کہ امام شافعی نے بہیجا کسی کو امام احمد بن حنبل کے پاس
اسبات کے لیے کہ صحیح ہو نزدیک تمہاری کوی حدیث پس بتلاؤ ہم کو تاکہ عمل کرین ہم

[۱] یہ عبارت عقد الجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۵ مین ہے
[۲] یہ عبارت ناظورۃ الحق چہاپہ ... کے صفحہ ۲۶ مین ہے
[۳] یہ عبارت اعلام الموقعین کی جلد ... کے صفحہ ... مین ہے
[۴] یہ عبارت میزان شعرانی کے جلد اول ... مین ہے

اوسپر اور ترک کر دین ہم کل اقوال کو جو کہے ہین ہم نے پہلے اس سے یا کہے ہین اور لوگون نے اسلیے کہ تم حدیث کی بڑی حافظ ہو اور ہم بہت جاننے والی ہین اسکو اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر مین لکھا ہے وَکَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ یَقُوْلُ لَیْسَ لِاَحَدٍ مَعَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کَلَامٌ وَقَالَ اَیْضًا لِرَجُلٍ لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَّلَا الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا النَّخْعِیَّ وَلَا غَیْرَھُمْ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ یعنے اور امام احمد کہا کرتے تہے کہ کسی کو اللہ اور رسول کے ساتہہ کلام کی گنجایش نہین ہے اور ایک شخص سے یہہ بہی کہا کہ میری تقلید کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سے لے جہان سے اونہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے **ف** امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبداللہ نے امام احمد سے پوچہا کہ ایک شہر مین ایک شخص تو محدث ہے لیکن اسکو صحیح و ضعیف حدیث کی پہچان نہین اور دوسرا وہ شخص ہے جو رائے یعنے قیاسی باتون سے واقف ہے ان دونو مین سے مسائل دین کس سے پوچہین امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حدیث والے سے پوچہین اور قیاس والے سے نہ پوچہین اور یہی کہا کرتے کہ اگر حدیث ضعیف بہی ہو تو بہی مجہے بہتر معلوم ہوتی ہے لوگون کی رائے یعنے قیاس کی باتون سے۔ اور جلال الدین سیوطی نے کتاب الرد علی من اخلد الی الارض مین لکھا ہے هَلْ اَبَاحَ مَالِکٌ وَّاَبُوْحَنِیْفَۃَ وَالشَّافِعِیُّ قَطُّ لِاَحَدٍ تَقْلِیْدَھُمْ حَاشَا لِلّٰہِ مِنْھُمْ بَلْ اِنَّھُمْ قَدْ نَھَوْا عَنْ ذٰلِکَ وَلَمْ یُفْسِحُوْا لِاَحَدٍ فِیْہِ یعنے ہرگز نہین مباح کیا مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی نے واسطے کسی کی تقلید اپنی کو پاکی ہے اللہ کو انسے بلکہ وہ تحقیق منع کرتے تہے اسّے اور نہین فراخی کرتے تہے واسطے کسی کے بیچ اسکے اور شیخ الشیوخ طحطاوی محمد عبد العظیم رومی ابن ملا فروخ مکی حنفی نے قول سدید مین لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَمْ یُکَلِّفِ اللّٰہُ تَعَالٰی

احدًا من عباده بان یکون حنفیًا او مالکیًا او شافعیًا او حنبلیًا بل اوجب علم الدین بما بعث بہ سیدنا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم والعمل بشریعتہ یعنے جاننا چاہیے کہ بات یہ ہی کہ اللہ تعالی نی اپنے بندون مین سی کسی کو اس امر کی تکلیف نہین دی کہ وہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ انپر اسی بات پر ایمان لانا واجب کیا ہی جسکے لیے ہماری سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور عمل کرنا انکی شریعت پر اور امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکھا ہی وکان الامام ابن عبد البر یقول ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذھب معین لا یرٰی صحۃ خلافہ بل المنقول عنھم تقریرھم الناس علی العمل بفتوی بعضھم بعضًا لانھم کلھم علی ھدًی من ربھم وکان یقول ایضًا لم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدًا من الامۃ بالتزام مذھب معین یعنے ابن عبد البر کہا کرتے تہے کہ کسی امام سے حکم دینا التزام مذہب معین کا اپنے اتباع کو مروی نہین ہے بلکہ ایکدوسرے کے فتوی پر عمل کرنیکی تقریر اور اجازت انسے منقول ہے اور نیز کہتے ابن عبد البر (یہ بات) بہی کہ نہین پہونچا ہمکو کسی حدیث صحیح مین اور ضعیف مین کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی امت مین سے ساتہہ التزام مذہب معین کے اور امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکہا ہے وروی البیہقی عن مجاھد وعطاء انھما کانا یقولان ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت وکذلک کان مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی یقول یعنے اور روایت کی ہی بیہقی نے مجاہد اور عطا سی کہ تحقیق وہ دونون تہی کہتے کہ جو ہے سو اپنے کلام مین ماخوذ ہے اور اسکا کلام قابل رد کے ہی بجز کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا

امام شعرانی نے اور اسیطرح تہے کہتے مالک بن انس رحمت ہو اللہ کی اوپر تقلید شخصی کی برائی مین بسبب خوف طول ہونی کتاب کے صرف اسیقدر علما کی اقوال پر اکتفا کیا گیا ہے اسلیے کہ جو آدمی حق کا متلاشی ہوگا وہ اسی خوب سمجہ لیویگا کہ تقلید شخص معین بہت ہی بری اور قبیح چیز ہے اور متعصب بے وقوف کو اگر دفترون کے دفتر دکہلای جاوین تو بہی اسکو کچہ فائدہ نہین ہونے کا اور متعصب وہ ہی ہوتا ہے جو عقل کا اندہا ہو اور اندہے کی سامنے رونا اپنی

پانچوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ چارون اماموں مین سے ایک کی تقلید اگر واجب ہوتی تو بڑی بڑے عالم فاضل محدث اور مفسر اور فقیہہ ان مین سے کسی کے مقلد بہی نہ ہوتے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ بجز بعض متعصب علما کی ایک امام کی تقلید کو واجب تو کیا مباح تک بہی کوئی نہین کہتا بلکہ خاص ایک ہی کی تقلید کو بعضون نے شرک اور بعضون نے کفر اور بعضون نے حرام اور بعضون نے باطل اور بعضون نے قبیح لکہا ہے چنانچہ صاحب تفسیر نیشاپوری اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری اور فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور انکے بیٹے شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید اور سید محمد نذیر حسین صاحب اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب جو کہ آجکل بباعث کثرت تصنیف و تالیف پہلے علماؤن پر بہی سبقت لیگئے ہین اور محمد ملقب بالمعین صاحب دراسات اللبیب اور جلال الدین سیوطی اور محمد عبد العظیم رومی بن ملا فروخ مکی اور امام نووی اور ابن حجر عسقلانی اور علامہ ہارون مرجانی اور شیخ محی الدین بن عربی اور عبد الوہاب شعرانی اور امام طحاوی اور ملا عابد سندہی اور ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی اور امام ابن حزم اور بحر العلوم عبد العلی لکہنوی اور شیخ ابن ہمام اور شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی اور علامہ اکمل صاحب عنایہ اور امام ابن قیم اور

ابن تیمیہ الحرانی اور عبداللہ بن امام احمد اور مزنی شاگرد امام شافعی خصوصاً خود امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل یہ ہر چہار امام اور سب علماء مذکورین شخص معین کی تقلید کرنے سے لوگون کو منع کرتے اور اسکی برائی بیان کرتے ہوئے چلے آئے ہین اور عبارتین انکی اس کتاب مین جو تہ مغالطے کے جواب مین پہلے گذر چکی ہین اور جن علماء کی عبارتین بسبب خوف طول ہوئی کتاب کے اس مین درج نہین کی گئی ہین اور شخص معین کی تقلید کو قبیح جاننے والے ہین اور اسکی برائی اپنی کتابون مین لکھنے والے ہین بعض کے نام بطور مشت نمونہ خروارے یہان نقل کیے جاتے ہین سو سنو کہ ان مین سے ہین مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس اور امام شوکانی اور علامہ محمد زرقانی اور محی السنۃ امام بغوی اور امام غزالی اور ابی جعفر محمد بن جریر طبری اور امام شافعی اور شیخ عزالدین بن عبدالسلام اور محمد بن ناصر حازمی اور محمد فاخر الہ آبادی اور ابوعمر اور عبدالبر اور محمد بن عبدالوہاب اور محمد بن اسمعیل امیر یمانی اور داؤد ظاہری اور عبدالرحمن بن محمد بن خلدون اور ابن دقیق العید اور حبیب اللہ قندھاری اور ملا حسن شرنبلالی اور سید بادشاہ اور تاج الدین عثمانی اور امام رافعی اور ابن حاجب اور امیر ابن الحاج اور محب اللہ بہاری اور قرافی اور خطیب بغدادی اور دارکی اور امام علائی اور قاضی عضد الملۃ والدین اور سید محمد امین المشہور با بن العابدین شامی اور حافظ ابوالقاسم علی بن حسن اور سید مرتضی اور امام ابوعبداللہ محمد اور ابومحمد جعفر اور محمد بن محمد مدینی اور دمیاطی اور ابن برہان اور قفال اور ابن سیدالناس اور زین الدین عراقی وغیرہ علماء دین انکا لاسم نے انکو معیار الحق اور اتحاف النبلاء اور الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ اور ہدایت السائل وغیرہ کتابون سے اور سید محمد صدیق خانصاحب نے ذخر المحتی فی آداب المفتی مین لکھا ہے کہ حنبلیون مین سے قاضی ابویعلی علی بن موسی اور ابو حامد اور حنفیون مین سے امام ابویوسف اور

امام محمد اور زفر بن ہذیل اور شافعیون مین سے مزنی اور ابن شریح اور ابن منذر اور محمد بن نصر مروزی اور سوای انکے بہت سے علماء انکے اور مالکیون مین سے اشہب بن عبد الحکیم اور ابن قاسم اور ابن وہب یہ سب لوگ کسی کے مقلد نہین تھے اور کہا ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول مین کہ بڑی بڑی فقیہ متبحر خوب بیان کرنے والی اپنی تحقیق سے پڑہنے پڑہانیوالے کسی کی تقلید نکرنیوالے تیس علما ہین محمد بن مسلم زہری یحییٰ بن سعید انصاری عبد الرحمن بن عمر اوزاعی عبد اللہ بن مبارک حنظلی یحییٰ بن سعید قطان عبد الرحمن بن مہدی یحییٰ بن یحییٰ تمیمی امام احمد بن محمد بن حنبل علی بن عبد اللہ مدینی یحییٰ بن معین اسحق بن ابراہیم حنظلی محمد بن یحییٰ ازہلی محمد بن اسمعیل بخاری صاحب اصح الصحاح ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم ابو حاتم رازی ابراہیم بن اسحق حربی مسلم بن حجاج نیشاپوری عثمان بن سعید دارمی ابو عبد اللہ عبدی ابو عیسےٰ ترمذی ابو بکر جارودی ابو عبد اللہ مروزی ابو عبد الرحمان نسائی ابو بکر خزیمہ ابو داؤد سجستانی عبد الوہاب عبدی موسےٰ بن ہارون حسن بن علی معمری محمد بن عقیل بلخی سفیان بن عیینہ ہلالی اسیطرح لایا ہی اسکو حاکم ابو عبد اللہ نیحہ کتاب معرفت علوم حدیث کی انتہی دوم التزام مذہب معین مین حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ معین کرلینا کسی مذہب کا قرآن اور حدیثون کے صاف مخالف ہی اور بیان اسکا جو تہے مغالطے کے جواب مین پہلے گذرا پس معلوم ہوا کہ جس عقیدی اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اس مین سے پس وہ مردود ہے اور یہ بات مثل آفتاب کی روشن اور ظاہر ہے اور چوتھی صدی تک مسلمانون

مین تقلید مذہب واحد معین کا رواج نہ تہا چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہی اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا قَبْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ غَيْرَ مُجْمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ الْخَالِصِ لِمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ بِعَيْنِهٖ جان تو کہ تحقیق پہلے چوتہی صدی کے نہین جمع ہوئے تہے لوگ خالص ایک ہی مذہب معین کی تقلید پر اتہے اور ابوحنیفہ کے مذہب کو تو امام ابو یوسف اور بعض حنفی مذہب کے ظالم اور متعصب بادشاہون نے جبراً و قہراً رواج دلوایا ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز نے بستان المحدثین علیہ مین لکہا ہے ابن حزم در جائی نوشتہ است کہ این دو مذہب در عالم از راہ ریاست و سلطنت رواج و امتیاز گرفتہ اند مذہب ابوحنیفہ و مذہب مالک زیرا کہ قاضی ابی یوسف قضای ممالک بدست آوردہ از طرف او قضاۃ میرفتند پس بر ہر قاضی شرط میکرد کہ عمل و حکم بمذہب ابوحنیفہ نماید و در اندلس یحیی بن یحیی را نزد سلطان آن وقت بحدی مکنت و جاہ حاصل گشت کہ ہیچ قاضی و حاکم بے مشورہ او منسوب نمیشد پس او غیر از یاران و ہمدمان خود را متولی نمی ساخت انتہی اور تاریخ ابن خلکان مین لکہا ہے ۶۳۲ھ ہجریہ مین عیسی بن ملک نامی ایک بادشاہ بڑی سلطنت والا ابوحنیفہ کے مذہب پر تہا اور بڑے درجہ کا متعصب تہا کتاب مسعودی اسکو تمام یاد تہی لوگون کو حنفی مذہب اختیار کرنیکی ترغیب دیتا تہا اور کہتا تہا کہ رہے سب ابوحنیفہ ہی کے اقوال پر عمل کرو صاحبین یعنے انکے شاگردون کے اقوال پر بہی عمل نہ کرو اسکے حکم بموجب فقیہون نے ایک ایسی کتاب اسکو بنا دی تہی کہ جس مین بجز اقوال ابوحنیفہ کے اور کسیکا بہی کوئی حکم نہ تہا اور اسکو بہی اسنے یاد کر لیا تہا اور بسبب تعصب اپنے مذہب کے جسقدر شافعی مذہب والے اسکے ملک مین تہے سبکو اسنے قتل کر ڈالا تہا انتہی

چہٹا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ معنے قرآن شریف کے بدون مجتہد کے اور کوئی نہین سمجہ سکتا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات غلط اور واہی ہے

جو شخص کہ عربی زبان سمجھتا ہے وہ معنی قرآن کو بھی بیشک سمجھ سکتا ہے چنانچہ خود الله تعالی نے
قرآن شریف مین فرمایا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنی اور البتہ
تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہی
کوئی نصیحت پکڑنیوالا اور فرمایا الله تعالی نے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ یعنے وہ ہے جس نے اٹھایا بیچ ان پڑہون کے پیغمبر انہین مین سے پڑہتا ہے
اوپر انکی نشانیان اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھاتا ہے کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے
پہلے اسکے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اور فرمایا الله تعالی نے قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ یعنے قرآن ہے عربی زبان کا جس مین کجی نہین شاید کہ وہ ڈرین اور فرمایا
الله تعالی نے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا یعنے
سب تعریف واسطے الله کو ہے جس نے اتاری اپنے بندہ پر کتاب اور نہ کہی اس مین کچھ کجی اور
فرمایا الله تعالی نے وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ یعنی ہمنے اتارین تیری طرف آیتیں
واضح **فائدہ** قرآن وہ کلام فصیح ہے کہ جسکی مثل بڑے بڑے فصیح اور بلیغ عرب کے ایک
سورہ بھی نہ لاسکے اور کلام فصیح اسی کو کہتے ہین کہ جس مین کوئی لفظ ثقیل خلاف
محاورہ زبان اور کوئی ترکیب غیر مروج اور اشکال معنوی نہ ہو اور خلاف محاورہ زبان
کو غیر فصیح کہتے ہین اور یہ بات تمامی کتب علم فصاحت مین موجود ہے پس جب ثابت ہوا کہ قرآن
کلام فصیح ہے اور روشن بیان پھر عربی زبان سمجھنے والا کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور
شرح وقایہ وغیرہ سمجھتا ہے معنی قرآن کے کیونکر نہ سمجھیگا اور ایسا کلام کہ جسکو سوای
خاص دو چار آدمیون کے کسینے بھی نہ سمجھا ہو قسم کلام غیر فصیح سے ہے اور غیر فصیح
بولنیوالا باوجود قدرت فصاحت کو احمق گنا جاتا ہے اور بسبب عدم قدرت کی عاجز
اور یہ دونو نسبتین باریتعالی عز شانہ کے ساتھہ موجب کفر ہین محفوظ رکھے خدا ایسا کلام

کہنے سے اور جب سوای ائمہ اربعہ اور چند مفسرین کے کوئی اور معنی قرآن کے نہ سمجہ سکتا ہو تو لازم آتی ہے خدا تعالی کی طرف سے ایک تکلیف مالا یطاق کہ جسکی خود قرآن مین خدا تعالی نفی فرماتا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے نہین تکلیف دیتا خدا تعالی کسی کو مگر اسکی طاقت کے موافق اسلیے کہ کتاب بہیجی ایسی کہ جسکو ہم سمجہ نہین سکتے اور حکم کیا ہم کو اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ یعنے پیروی کرو اُس چیز کی کہ بہیجی گئی ہے تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے اور جبکہ اس زمانہ مین نہ تو کوئی خواص مین سے اور نہ عوام مین سے معنے قرآن کے سمجہ سکتا ہو تو قرآن کیا معاذ اللہ پہیلیان یا معمے ٹہیرے +

ساتوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہہ دیتے ہین کہ حدیث پر عمل کرنیوالا حال حدیث کی صحیح اور ضعیف اور موضوع ہونیکا اور تحقیق روات کی کسطرح بہم پہونچائیگا جواب اسکا یہ ہے کہ پہچاننا حدیث تینون قسم یعنے صحیح اور ضعیف اور موضوع کا اٹہارہ قسمون سمیت موقوف ہی تحقیق روات اور حال سند پر اور اس باب مین مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو تو کیا مغالطہ دینگے خود ہی مغالطے مین پڑے ہوئے ہین اسلیے کہ جس طرح سے صحت حدیث کے لیے سند اسکی رسول اللہ تک پہنچانی چاہیے ویسی ہی سند روایت فقہ کی مقلدون کو اپنے امام تک پہونچانی ضرور ہی خصوصًا حنفیون کو کہ وفات امام اعظم کی بعد ڈیڑہ سو برس کے ہے ہجرت سے تو انہین کیونکر معلوم ہو کہ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یا اور کسی کا اور سند حدیث کی اس زمانہ مین بہ نسبت سند روایت فقہ کے بہت آسان ہے اسلیے کہ علماء محدثین نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی سعی انکی تمام حدیثون کو کس کس تحقیق اور سند سے جمع کیا اور صحیح کو صحیح اور ضعیف کو ضعیف بتا دیا چنانچہ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مصنفہ ابن حجر مین اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب مین اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ مصنفہ امام محمد بن

علی الشوکانی وغیرہ کیٔی کتابون مین یہ بات موجود ہے اسیطرح سے علمائی موضوع حدیثون کو حدا لکالکر ان کی کتابین بنادی ہین چنانچہ اس باب مین کتاب فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ محمد بن علی الشوکانی کی اور موضوعات کبیر اور مصنوع فی معرفۃ احادیث الموضوع ملا علی قاری کی اور تذکرہ ابن طاہر کا اور موضوعات ابن جوزی اور مجد الدین فیروزآبادی کے وغیرہ کتابین مشہور ہین اور اسیطرح احوال رُوات مین کتابین اسماء الرجال کی جیسے کہ معرفت ثقہ راویون مین کتاب ابن حبان کی اور ضعیفون مین کتاب بخاری اور نسائی اور عقیلی اور کتاب تاریخ بخاری اور ابن خثیم کی اور کتاب جرح اور تعدیل مین ابن ابی حاتم کی اور معرفت وطنون اور شہرون راویون کی مین کتاب طبقات ابن سعد کی ہین اور معرفت مبہم نامون مین کتاب عبد الغنی بن سعید اور خطیب کی اور معرفت طبقات صحابہ مین کتاب اصابہ ابن حجر کی ہے پس جو شخص کہ عربی کلام سمجھتا ہے ان کتابون سی سب طرح تحقیق رواۃ کی کرسکتا ہے اور واسطے تحقیق حال راویون صحاح ستہ وغیرہ کی کتاب تقریب التہذیب ابن حجر کی ان سب باتون مین بہت مختصر اور کافی ہے بخلاف روایت فقہ کے کہ اسکے راویون کے حال کا کہین بھی پتا نہین پس اب سوچنا چاہیے کہ تحقیق کرنے والے کو تحقیق روایت حدیث کی آسان ہی یا روایت فقہ کی۔

آٹھوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جب دو حدیثین مختلف ہون معنون مین اور حکم تو اب عمل کرنیوالے حدیث رسول اللہ پر کیونکر عمل کرینگے **جواب** اسکا یہ ہے کہ جن حدیثون کو مقلدین ائمہ آپس مین مختلف سمجھتے ہین اور ظاہر مین ایک دوسرے کی ضد انکو معلوم ہوتی ہین یہ سبب انکی قصور فہم اور قلت تدبر کا ہے والا نہ شارع کی طرف سے خاص ایک بات مین دو حکم کہ علی سبیل الاختیار نہ ہون کیونکر صادر ہون اسلیے کہ یہ ایک تکلیف مالا یطاق ہے کہ ایک چیز کو ایک وقت مین فرمایا ہو کرو اور

نہین کر دینا چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنی نہین
تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اسکی پر پس اب حقیقت مین شارع کی طرف سے نہین ہوئیگا
مگر ایک حکم یا زیادہ علی سبیل الاختیار اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث
الرسول مین لکھا ہی کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ صَحِیْحَیْنِ مُتَضَادَّیْنِ فَمَنْ
کَانَ عِنْدَہٗ فَلْیَاْتِنِیْ لِاُؤَلِّفَ بَیْنَھُمَا یعنی نہین جانتا مین کوئی دو حدیثین صحیح
کہ ضد رکہتی ہین آپس مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لے آوے کہ توفیق کر دون ہین از
مین پس اب جس کسیکو بسبب قصور فہم اور علم کے اختلاف اور تعارض معلوم ہو دو حدیثون
مین تو چاہیے کہ رجوع کرے طرف رسالہ ابن قتیبیہ اور کتاب ام شافعی اور کتاب ارشاد
الفحول مصنفہ محمد بن علے الشوکانی یمنی کے اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول
اور حصول المامول من علم الاصول اور ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل یہ تینون کتابین
سید محمد صدیق حسن خانصاحب کی کہ ان مین بیان ہی توفیق کے قاعدون کا اور جمع
کرلینے دو حدیثون مختلف کا اور جو کوئی یاد کرلے وہ قاعدے تو کچہ مشکل نہین رہتی اسکے
کوئی حدیث مگر شاذ کہین اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے واسطے دفع تعارض اور
سمجھنے معنے حدیث کی حجۃ اللہ البالغہ مین بیچ ساتوین بحث کے بہت سے فائدے اور عجیب
قاعدے بیان کیے ہین پس اسے سمجھا گیا کہ یہ شبہ حدیث پر چلنے والون پر ہرگز ہرگز وارد
نہین ہو سکتا بلکہ وارد ہوتا ہے یہ شبہ مقلدون پر اس واسطے کہ بہت سے مسئلون مین
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دو دو تین تین روایتین مختلف ایک مسئلہ خاص مین منقول ہین
چنانچہ حکم پانی مستعمل مین ہدایہ مین لکھا ہی وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَھُوَ رِوَایَتُہٗ عَنْ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ھُوَ طَاھِرٌ غَیْرُ طَھُوْرٍ یعنے اور کہا امام محمد نے اور وہی روایت ہی ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ سے کہ پانی مستعمل پاک ہی نہ پاک کرنے والا اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے نجسٌ
فِیْ رِوَایَۃِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ نَجَاسَۃٌ غَلِیْظَۃٌ یعنے بیچ روایت حسن کے ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ سی نجاست بھاری ہی اور ہدایہ ہی مین لکھا ہی وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی یُوسُفَ عَنْہُ وَھُوَ قَولُہٗ نَجَاسَۃٌ خَفِیفَۃٌ یعنے بیچ روایت ابی یوسف کے ابیحنیفہ سے اور وہ قول اسکا ہی نجاست ہلکی اور شرح وقایہ مین لکھا ہی فَاِن عُدِمَ المَاءُ اِلَّا نَبِیذَ التَّمرِ قَالَ اَبُوحَنِیفَۃَ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ بِالوُضُوءِ بِہٖ فَقَط یعنے پس اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوارہ کے پانی کے پانی نہ ملے تو کہا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو ہی کرے اور شرح وقایہ ہی مین لکھا ہے وَاَبُویُوسُفَ بِالتَّیَمُّمِ فَحَسبُ وَمُحَمَّدٌ بِھِمَا یعنے اور امام ابو یوسف کی نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک وضو اور تیمم دونوں کرے اور ہدایہ مین لکھا ہی وَاِذَا اختَلَطَ لَبَنُ امرَأَتَینِ فَتَعَلَّقُ التَّحرِیمُ بِاَغلَبِھِمَا یعنے دو عورتوں کا جب ملایا گیا تو حرام ہوتی ہے مینہ والی پر وہ عورت جسکا دودہ غالب ہو اور ہدایہ ہی مین ہی وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَزُفَرُ یَتَعَلَّقُ التَّحرِیمُ بِھِمَا یعنے کہا امام محمد اور زفر نے دونو حرام ہوجاتی ہین اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے وَعَن اَبِی حَنِیفَۃَ فِی ھٰذِہٖ رِوَایَتَانِ یعنے اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس مین دو روایتین ہین اور منیۃ المصلی مین لکھا ہی وَاَمَّا سُؤرُ الفَرَسِ فَعَن اَبِی حَنِیفَۃَ فِیہِ اَربَعُ رِوَایَاتٍ فِی رِوَایَۃٍ نَجِسٌ وَفِی رِوَایَۃٍ مَشکُوکٌ وَفِی رِوَایَۃٍ مَکرُوہٌ وَفِی رِوَایَۃٍ طَاھِرٌ یعنے ایر جوٹھا گھوڑی کا پس بیچ اسکے ابوحنیفہ سی چار روایتین ہین ایک روایت مین نجس اور ایک روایت مین مشکوک اور ایک روایت مین مکروہ اور ایک روایت مین پاک انتہی یہ چند مسائل بطور مشت نمونہ خرواری بیان ذکر کیے گیے ہین اور فقہ کا شاید کوئی باب ایسا ہوگا کہ جو خالی ہوگا اختلاف روایات سی اور اس بات کو ہدایہ اور در مختار اور کنز وغیرہ فقہ کی کتابین پڑہنے والے خوب جانتے ہین پس اب بتلایے کہ متبع رای ابیحنیفہ کا کسپر عمل کرے غرضکہ مقلدون نے اختیار کیا تھا اتباع رای ایک شخص معین کا سہولت کے لیے اور وہ ایک نیا پیدا کرنا مشکل کا ہے دین متین مین ۔

سلہ عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۳۲ مین ہے
سلہ عبارت شرح وقایہ چھاپہ ...
سلہ عبارت شرح وقایہ چھاپہ ...
سلہ عبارت ہدایہ چھاپہ ... الفضل ... مین ہے
سلہ عبارت ہدایہ ... مصطفائی کے جلد اول ...
ھہ عبارت ہدایہ ... جلد الفضل ...
لہ عبارت منیۃ المصلی چھاپہ ... لاہور کے صفحہ ۵۴ مین ہے

نوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ بہ نسبت حدیث کی کتابون کی فقہ کی کتابین بڑی آسان اور بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی گئی ہین سو *
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات محض کذب اور دروغ ہے اگر کوئی منصف بنظر تحقیق دیکھے تو عبارت حدیث کی کتب فقہ مثل شرح وقایہ اور کنز اور ہدایہ وغیرہ سے لاکھہ درجہ آسان ہے اور اگر کہین کسیکو کسی حدیث کا مطلب مشکل معلوم ہو اور سمجھ مین نہ آوے تو فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی یہ تینون شرحین صحیح بخاری کیواسطے معلوم کرنے مطلب صحیح بخاری کی اور نووی شرح مسلم کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح مسلم کے اور زرقانی اور مصفے اور مسوی اور محلی یہ چارون شرحین موطا امام مالک کے واسطے معلوم کرنے مطلب موطا کی اور معالم السنن خطابی کے واسطے معلوم کرنے مطلب ابو داؤد کے اور مسک الختام محمد صدیق حسن خان صاحب کی واسطے معلوم کرنے مطلب بلوغ المرام کے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی واسطے تحقیق کرنے معانی کتب حدیث کے اور جامع الاصول اور استذکار ابن عبد البر کی یہ کتابین دیکھ لے تو تشویشین اور تکلفات رکیکہ متاخرین کے زائل ہو جاتی ہین اور یہ سب قسم تحقیق اور سند اور معنی حدیث کی محدثین سے ہی نہ قسم تقلید سے اسلیے کہ حل المعاقد فی شرح العقائد اور حصول المامول من علم الاصول وغیرہ اصول کی کتابون مین لکھا ہے کہ تقلید اعتماد کرنا ہے کسی کی قول پر بے دلیل بوجھے اور سمجھنے کی۔ اور اگر تقلید ہے تو کسی شخص معین کی نہین ہے بلکہ جس کو حق گو اور سچا جانا خواہ بخاری ہو خواہ مسلم اسکی بات پر عمل کیا اور اب اگر حقیقت مین دیکھیے تو صحیحین کی حدیثین اور آثار ایسے کمال صحت کو پہونچ چکے ہین کہ ان مین موضوع تو کیا ضعیف تک بھی کوئی نہین کہتا اور آجتک سیر کہنے والے حدیث کے نے انپر کہین جرح اور قدح نہین کیا اللہ جزا دے ان محدثین کو اس سعی کی پس اب عمل کرنے والے کو ان

کتابون کی حدیث کو کچھ تحقیق کرنا ضرور نہین چنانچہ جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول اور نخبۃ الفکر مین لکہا ہے کہ صحیح کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوس کو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد **دوسری** قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو **تیسری** وہ ہے جو فقط مسلم مین ہو **چوتھی** وہ ہے جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو **پانچوین** وہ ہی جو صرف بخاری کے طور پر ہو **چھٹی** وہ ہی جو فقط مسلم کے طور پر ہو **ساتوین** وہ ہی جو بخاری اور مسلم کے سوای اہلحدیث نے اوسکو صحیح کہا ہی سو جاننا چاہیے کہ مثل اسی کی اعتبار روایت امام اعظم مین حنفیون نے ہدایہ سمجہ رکہا ہے باوجود اس بات کے کہ اسکی سند روایت امام اعظم تک بہی ہرگز نہین ہے اور اکثر حدیثین جو اس مین درج ہین وہ ضعیف ہین اور بعض موضوع ہین دیکہہ لے جسکا جی چاہے تخریج ہدایہ مین سے کہ اس مین لکہا ہے تحقیق کرکے کتب موضوعات محدثین سے سو واضح رہی کہ اگر موضوع جانکر ان کو پہر سند پکڑتا ہے تو بہت بڑا مقام خوف کا ہے اسلیے کہ **بخاری** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنے جو جہوٹ بولی مجہپر جانکر پس ٹہکانا سمجہے اپنا دوزخ اور یہہ حدیث بہت صحیح اور متواتر ہے اور **جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول** مین لکہا ہے کہ حدیث ضعیف جبکہ ہو موضوع پس نہین ہے جائز عمل کرنا اوسپر یعنے حرام ہے عمل کرنا اسپر اجماعًا اور نہین جائز ہے روایت اسکی مگر ساتہہ بیان وضع کے پہر اگر موضوع کو صحیح سمجہکر اوسپر عمل کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اسلیے کہ نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتہہ نیتون کے پہر جب بیان کری شخص معتبر موضوع ہونا اسکا تو واجب ہے اوسپر ترک کرنا اس کا اور عمل کرنیوالا اسپر بعد جاننے موضوع ہونے اسکے ہے گنہگار اور فاسق ہی اور واجب

ہے اظہار اسکا اسلیے کہ چھپانا علمکا حرام ہے انتہی سبحان اللہ کیا خوب مقلد ہین کہ ایسے علمار کی کہ جنکو حدیث موضوع اور صحیح کی بہی خبر نہ تہی انکی تقلید کرتے ہین اور انکی کتابون کو بہت تحقیق اور کوشش سی بنائی ہوئی بتلاتے ہین اور باوجود ظاہر ہوجانے حال اس حدیث کی اسی کو سند جانتے ہین اور عمل کرتے ہین جیسیکہ ہدایہ کی روایتون پر باوجود موضوع معلوم ہونے حدیث کی ایسے فتوی دیتے ہین ۔

دسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ ائمہ کے مقلدین حدیث پر چلنیوالون کو دیتے ہین کہ ہماری امام نی تمام مسائل حدیث ہی سی نکالے ہین اور ان کو سب حدیثین پہونچ گئی تہین جواب اسکا یہ ہے کہ ایسا شخص بڑا کذاب اور بہت بری اعتقاد والا بیوقوف ہی اسلیے کہ بڑے بڑے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحبت مین رہتے تہے انکو تو تمام حدیثین ایک مدت تک پہونچی ہی نہین تہین ان اماموں کو کیا پہونچے ہونگے اور اس دعوی پر دلیل ہماری یہ حدیثین ہین سنو اول حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ کو یہ حدیث نہین پہونچی تہی جو کہ موطا امام مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ مین روایت ہی قبیصہ بیٹی ذویب کی سی کہ کہا آئی دادی (کسی متوفی کی) پاس حضرت ابوبکر صدیق کی اس حال مین کہ مانگتی تہی اپنے میراث اپنی پس کہا واسطے اسکے (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) کہ تیرے لیے قرآن اور حدیث مین کچہ نہین آیا پس پہر جا یہانتک پوچہون مین لوگون سی شاید کہ ان مین سے کوئی جانتا ہو یہ حکم پہر پوچہا ابوبکر نے لوگون سی پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا دادی کو چہٹا حصہ پس کہا ابوبکر نے مغیرہ کو کہ آیا ہے ساتہہ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سنا یا دیکہا ہو حضرت سی پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اس چیز

نقصانات صحابہ کے بیان میں

[illegible]

کی کہ کہا تہا مغیرہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **دوم** جنب کی حالت مین سبب پانی نہ ملنے کے حضرت عمر رض سے تیمم کرنے کی حدیث مخفی رہی تہی اور وہ حدیث یہ ہی جو کہ بخاری مین اور مانند اسکی مسلم مین روایت ہی عمار سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف عمر بیٹے خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پایا مینے پانی پس کہا عمار نے واسطے عمر کے کیا نہین یاد رکہتے تم تحقیق تہے ہم بیچ سفر کے مین اور تم یعنے ہم دونون جنبی ہوئے پس تم نے نماز نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یہ (یعنے سارا حال) روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سوای اسکے نہین کفایت کرتا ہے تجہ کو اسطرح سے پس مارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتہ اپنے زمین پر اور پہونک ماری ان مین پہر مسح کیا ساتہ انکے منہ اپنے پر اور ہاتہون اپنے پر **سوم** حضرت عمر سے کفار مجوس سے جزیہ لینے کی حدیث بہی مخفی رہی تہی اور وہ حدیث یہ ہی جو کہ **موطا امام مالک** مین روایت ہے جعفر بن محمد بن علی سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ذکر کیا مجوس کا اور کہا کہ مین نہین جانتا کیا کرون انکے باب مین تو کہا عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے انسے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو **چہارم** حضرت عمر سے عورتون کے زیادہ مہر باندہنے کی آیت قرآن مین بہی مخفی رہی تہی چنانچہ **تفسیر مدارک** مین لکہا ہی کہ حضرت عمر نے مہر کثیر سے لوگون کو منع کیا جس مین انکے مقابلہ مین ایک بڑہیا کہڑی ہو گئی اور اسنے کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن مین فرماتا ہے وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا (یعنے اور دیا ہو تمنے انکو مال کثیر) پس تم کہان سے منع کرتے ہو پس حضرت عمر نے اپنے قول سے رجوع کر کے اسکی بات تسلیم کر لی **پنجم** حضرت عمر اور حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تہے لوگون کو اور حضرت علی مرتضے وغیرہ صحابہ اس مسئلہ مین انکے مخالف رہے یہ بات **شرح صحیح مسلم** اور **زرقانی شرح موطا** امام مالک مین بلکہ **ترمذی** مین لکہا ہی

کہ عبد اللہ بن عمر بہی اس مسئلہ مین اپنے باپ کے مخالف ہین کیسینے عبد اللہ بن عمر سے حکم تمتع دریافت کیا تو اونہون نے حکم جواز کا دیا پہر سائل نے کہا کہ تمہارا باپ یعنی حضرت عمر تو منع کرتے تہے اسکے جواب مین عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بہلا اگر ایک کام کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور میری باپ نے منع کیا ہو تو کہو اتباع رسول اللہ کا ہوگا یا میرے باپ کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ششم** جس جگہہ دبا پڑی ہو وہان نہ جانا چاہیے اور اگر اسجگہہ وبا پڑے جہان رہتا ہو وہان سے دبا کے خوف سے نہ بہاگنا چاہیے یہ حدیث حضرت وغیرہ بہت سے صحابہ سے مخفی رہی تہی چنانچہ بخاری[ك] اور مسلم مین ہے حضرت حضرت عمر رضہ ملک شام کی طرف نکلے تو رستہ مین انکو فوجی افسر ملے اور خبر دی کہ شام مین دبا پڑی ہوئی ہے تب حضرت عمر نے لوگون سے اس بات کا مشورہ پوچہا کہ آیا شام کی طرف جانا چاہیے یا پیچہے لوٹ جانا چاہیے کیسینے کہا شام کی طرف چلنا چاہیے کسینے کہا پیچہے لوٹ جانا چاہیے پہر عبد الرحمن بن عوف جو کہ اپنے کام کو کہین گئے ہوئے تہے آئے اور انہون نے کہا کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کسی زمین مین دبا ہو تو وہان نہ جاؤ اور اگر اس زمین مین دبا پڑے جہان تم ہو تو وہان سے وبا کے خوف سے نہ بہاگو **ہفتم** حضرت عمر سے اسقاط حمل کے فیصلے کی حدیث مخفی رہی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ بخاری[ل] مین روایت ہے ہشام سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر نے صحابہ کو قسم دیکر پوچہا کہ کسینے آن حضرت صلعم سے اسقاط حمل مین کچہ فیصلہ سنا ہے مغیرہ نے کہا مینے سنا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مین ایک غلام یا لونڈی بدلہ دینے کا حکم فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا تیرے ساتہہ اسپر کوئی گواہ ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مین بہی گواہ ہون **ہشتم** حضرت عمر کو وارث ہونے زوجہ کے خون بہای خاوند سے . . . . حدیث مخفی رہی تہی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **ابوداود**[م] اور ترمذی مین روایت ہے سعید سے کہ کہلتے تہے عمر بن خطاب کہتے کہ دیت عصبات کے واسطے ہے اور مقتول کی

[ك] یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی پارہ ۲۳ کے صفحہ ۸۵۳ مین اور مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چہاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۲۲۹ مین ہے

[ل] یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی پارہ ۲۸ کے صفحہ ۱۰۲ مین ہے

[م] یہ حدیث ابوداود چہاپہ اول دہلی کے جو کہ ۱۲۷۲ ہجری مین چہاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ... مین اور ترمذی چہاپہ احمدی پرنٹ کے صفحہ ۲۵۳ مین ہے

عورت اس سے وارث نہین ہوتی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اسکے خون بہائی
سے وراثت دی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کیا نہم حضرت عمر اور عبد اللہ
بن عمر اور زید بن ثابت سے بدون طواف رخصت مکہ سے حیض والی عورت کی چلے آنیکی
حدیث مخفی رہی تھی یہ بات نووی شرح صحیح مسلم کے ص۴۲۷ مین ہے اور مخالف ان تینون
صحابہ کے یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس
سے کہ لوگ امر کیے گئے ہین کہ اخیر وقت انکا (یعنے گہر کی طرف لوٹنے کا وقت) کعبہ
مین ہو (یعنے طواف کر کے لوٹین) لیکن طواف اس عورت کو معاف ہے جس کو
حیض آجاوے **ف** ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول مین
اور نووی نے شرح صحیح مسلم کے مقدمہ مین اور قسطلانی نے شرح
صحیح بخاری کے مقدمہ مین اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے منہج الوصول
مین اور ابن الصلاح وغیرہ لوگون نے لکھا ہے کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم
ساتھہ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات
پس یہ سب مرفوع ہے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے دوسری حدیث
بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا حائض
ہوئی صفیہ رات روز چلنے کے مین پس کہا نہین گمان کرتی ہون اپنے کو مگر روکنے والی
گی تم کو (یعنے کوچ کرنے سے مدینہ کو) اسلیے کہ مین حائض ہوئی اور طواف وداع
نہین کیا ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اس کو اللہ اور زخمی کرے
کیا طواف کیا ہے دن نحر کے (یعنے طواف الزیارۃ) کہا گیا کہ ہان فرمایا کہ چل دیہم
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ حدیث مخفی رہی کہ جب عورت کا خاوند مر جاوے
وہ عورت اسی گہر مین جہان وہ مرا اپنی عدت پوری کرے یہانتک فریعہ بنت مالک

نے جب اپنا قصہ ان کو سنایا تب ان کو معلوم ہوا۔ اور اسوقت مطابق فریعہ کی حدیث کے فیصلہ کیا چنانچہ احمدؒ اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائیؒ اور ابن ماجہ مین روایت ہے فریعہ بنت مالک سے کہ تحقیق زوج اُس کا نکلا تالاش مین اپنے بہاگے غلام کی پہر قتل کیا لوگون نے اُس کو بولی پہر پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پہر جاؤن اپنے لوگون مین پس تحقیق زوج نے میرے نہین چہوڑی میرے لیے جگہہ اور نہ خرچ سو فرمایا اچہا پس جب گئی مین حجرے مین پکارا مجھ کو پس فرمایا ٹہیر تو اپنے گھر مین جب تک کہ پہونچے لکھا اللہ کا اپنی مدت کو (یعنے عدت کی مدت پوری ہونے تک) کہا فریعہ نے پس عدت تمام کی مین نے اسی گھر مین چار مہینے اور دس دن بولی پس فیصلہ کیا اسی حکم سے بعد اسکے عثمان نے اور (حسن) صحیح کہا اسکو ترمذی اور ذہلی اور ابن حبان اور حاکم وغیرہ نے **یازدہم** حضرت علیؑ مرتضے پر حدیث عدت حاملہ کی مخفی رہی تھی یہ بات مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے بلکہ صحیح بخاری کے صفحہ ۲۹ ۷ کے متن مین لکھا ہے کہ ابن عباسؓ کا بہی اسی پر فتوی تہا اور اسی کے حاشیہ پر فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ ابتدا مین ابن مسعودؓ کا بہی یہی قول تہا بعد اسکے شاید ابن مسعودؓ نے اس سے رجوع کر لیا ہو اور انکے فتوی کے مخالف ہے یہ حدیث جو کہ بخاریؒ مین روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ تحقیق سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالے عنہا جنی پیچہے مرنے خاوند اپنے کے کتنی راتون کے بعد پہر آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس اذن مانگا اس نے حضرت سے نکاح کا پس اذن دیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نکاح کیا اُسنے **فائدہ** کہا ابن حجرؒ نے بلوغ المرام مین اور اصل اس حدیث کی صحیحین مین ہے اور یہ ایک روایت کے ہے کہ وہ یعنے سبیعہ اسلمیہ جنی اپنے زوج کے مرنے کے چالیس راتون کے بعد اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ کہا زہری نے اور نہ دیکہا مین نے کچہ مضائقہ کہ نکاح کرے جس حال مین

---

۵ حدیث بلوغ المرام کی باب العدت و الاحداد مین ہے

۶ باب الاحداد بلوغ المرام کے آخر مین ہے

۷ جلد دوم مسک الختام کے صفحہ مین ہے

۸ حدیث بخاری کی جلد احمدی کتاب الترمذی کے صفحہ ۲۰ مین ہے

۹ یعنے بلوغ المرام کے باب العدت والاحداد مین سعد بن مخرمہ کی حدیث کے بعد ہے ۱۲

اپنے خون مین ہی سوا اس کے کہ نہ نزدیک ہو اس کے زوج اُس کا دوازدہم حضرت
علیؑ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے حدیث اُس عورت کو مہر دلائین گے
کہ جس کا زوج بدون اس سے صحبت کرنے سے مرگیا ہو اور مہر مقرر نہ کیا ہو مخفی رہی یہ
بات ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۴ مین ہی اور مخالف انکے ہے یہ حدیث جو
کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی مین روایت ہے
علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعودؓ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص سے کہ نکاح کیا ایک
عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اسکے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اسکے یہانتک
کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے واسطے اس عورت کے ہے مانند مہر
عورتون کے کہ اسکی قوم کی ہین (یعنے مہر مثل دینا آوے گا) نہ کم اور نہ زیادہ اور
اُس پر ہے عدت (یعنے وفات کی) اور واسطے اس کے میراث بھی ہے پس کھڑے
ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ
حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم مین سے مانند اس چیز کے کہ حکم کیا تو نے
پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعودؓ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
سیزدہم حضرت علی اور حضرت عباس اور حضرت فاطمہ سے حدیث پیغمبرون کے مال کی
نہ وارث ہونے کی مخفی رہی یہ بات بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۳۵ و ۹۹۶
مین اور صحیح مسلم کی جلد دوم کے صفحہ ۹۱ مین ہے اور مخالف انکے ہی یہ حدیث جو کہ بخاری
اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت فاطمہ نے
حضرت ابوبکر سے بعد وفات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم وراثت چاہی جو
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے تھے اس مال مین سے جو اللہ تعالیٰ نے
اُن کو دیا تھا اور حضرت ابوبکر رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے جواب مین حضرت فاطمہ رضے
اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو مال کہ ہم چھوڑ جائین

وہ سب فی سبیل اللہ ہے یہ بات سُنکر حضرت فاطمہؑ خفا ہوگئین اور حضرت ابوبکر رضی سے
کلام ترک کردی اور ہمیشہ ترک کلامی رہی یہانتک کہ فوت ہوگئین **چہاردہم** حضرت
علی نے مرتدین کو جلادیا تھا اور حدیث مرتدین کے جلانے کی ان سے مخفی رہی تھی چنانچہ
بخاری[۵۰] مین روایت ہی عکرمہ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس
جلادیا ان کو پس پہونچی یہ خبر ابن عباسؓ کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین ان کو
واسطے منع فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا
تعالی کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا مین اُن کو بموجب فرمانے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اُسکو **فائدہ** ابوداؤد[۵۱]
مین ہے کہ قول ابن عباسؓ کا جب حضرت علیؑ کو پہونچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ کہا
ابن عباس نے **پانزدہم** فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کردٹ پر لیٹنے
کی حدیث عبداللہ بن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابراہیم نخعی سے مخفی رہی تہی اور ابن عمر
نے تو اس فعل کو بدعت کہاہے اور ابن مسعودؓ نے اس سے انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی
تابعی نے اسکو ضجعت الشیطان کہاہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد
قسطلانی نے **مواہب**[۵۲] اللدنیہ مین اور اس فعل یعنے فجر کی سنت اور فرض کے
درمیان داہنی کردٹ پر لیٹنے کی سنت ہونے کی حدیث مخالف ابن عمر اور ابن مسعود
اور ابراہیم نخعی کے **پہلے** یہ ہے جو کہ **بخاری**[۵۳] مین رعایت ہی حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین فجر
کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر **دوسری** حدیث یہ ہے جو کہ **امام احمد**[۵۴] **اور**
ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پڑہے کوئی تم مین سے دو رکعتین پہلے
نماز صبح سے یعنے سنتین فجر کی تو لیٹے داہنے کروٹ پر **فائدہ** کہا ترمذی نے

یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث صحیح ہی بخاری اور مسلم کی شرط پر **راقم کہتا ہے** کہ اس باب مین اور حدیثین بہی آئی ہین اور جسکو اس مسئلہ مین زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ یہ رسالہ ہماری کتاب بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین سے دیکہہ لے **شانزدہم** چاشت کی نماز پڑھنے کی حدیث بھی عبداللہ بن عمر اور ابن مسعود سے مخفی رہی تہی اور ابن عمر نے چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعود نے اسے انکار کیا ہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے **مواہب اللدنیہ** مین اور نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین۔ اور چاشت کی نماز سنت ہونے کے باب مین **صحیح مسلم** مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور **بخاری** اور **مسلم** مین امہانی رضی اللہ تعالے عنہا سے اور **مسلم** مین معاذہ سے **اور مسلم** مین ابی ذر سے اور **ترمذی** مین ابی الدردا اور ابی ذر سے اور **ابوداود اور دارمی** مین نعیم بن ہمار غطفانی سے اور **ترمذی اور ابن ماجہ** مین انس سے اور **ابوداود** مین معاذہ بن انس جہنی سے اور **احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ** مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور **موطا امام مالک** مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے **اور ترمذی** مین ابی سعید رضی اللہ عنہ سے اور **صحیح ابن حبان** مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ سب حدیثین اور سوای ان کے اور حدیثین بہی ہین جو چاہے دیکہہ لے **ہفدہم** عبداللہ بن مسعود سے رکوع مین گھٹنے پکڑنے کی حدیث مخفی رہی تھی بلکہ سب صحابہ انحضرت کے گہٹنون کے پکڑنے کے ہی قائل تہے لیکن ابن مسعود اور ان کے شاگرد اس بات کے قائل نہین تھے یہ بات ترمذی چہاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۷۵ مین ہے ۔اور مخالف ابن مسعود کے ہین یہ دو حدیثین جو کہ اب آتی ہین

پہلی حدیث **ابوداود اور ترمذی اور نسائی** مین روایت ہی علقمہ سے کہا علقمہ نے کہ کہا عبداللہ (ابن مسعود) نے کہ سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

عہ یہ حدیث ترمذی چہاپہ نولکشور کے صفحہ ۹۶ مین ہے عہ یہ حدیث ابوداود چہاپہ احمدی دہلی کے صفحہ مین اور ترمذی چہاپہ احمدی دہلی کے صفحہ مین اور نسائی چہاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۹ مین ہے ۱۲

وسلم نے نماز پس اللہ اکبر کہا اور اوٹھائے دونون ہاتہہ اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق کی (یعنے ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین ڈالکر دونون ہاتہہ دونو رانون کے درمیان مین رکہے) کہا علقمہ نے پس پہونچی یہ بات سعد (ابن ابی وقاص) کو پس کہا سچ کہا بہائی میرے نے تحقیق تھے ہم کرتے اسکو پہر امر کیے گئے ہم ساتھ اسکے (یعنے رکوع مین گھٹنو نپر ہاتھہ رکہنے کے) **دوسری حدیث بخاری** مین روایت ہے ابی یعفور سے کہا اُسنے سنا مین نے مصعب بن سعد سے کہ کہا مصعب بن سعد نے نماز پڑہی مین نے طرف پہلو باپ اپنے کے پس تطبیق کی مین نے درمیان دونون رانون اپنی کے پس منع کیا مجہہ کو باپ میرے نے اور کہا تہے ہم کرتے اسکو پس منع کیے گئے ہم اس سے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکہین ہم ہاتہون اپنے کو اوپر گھٹنون کے **ہشتدہم** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعودؓ نے فراموش کیا قرآن سے اس چیز کو کہ نہین اختلاف کیا ہے بیچ اس کے مسلمانون نے اور وہ دو سورتین ہین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یعنے ان سے یہ دونون سورتین مخفی رہی نہین اور وہ اسکے قائل نہ تھے کہ یہ دونون سورتین قرآن کی ہین **نوزدہم** ہدی کے روانہ کرنے سے محرم پر جو چیزین حلال ہین وہ حرام نہین ہوتی ہین یہ حدیث عبد اللہ بن عباس سے مخفی رہی تھی چنانچہ **موطا امام مالک** مین روایت ہے عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ زیاد بن ابی سفیان نے لکہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہ عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہین جو شخص ہدی روانہ کرے تو اس پر حرام ہو گئین وہ چیزین جو حرام ہین محرم پر یہانتک کہ ذبح کی جاوے ہدی سو مین نے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہے تم مجہے لکھ بہیجو اپنا فتوی یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اسکے ہاتھہ کہا بہیجو عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ بولین ابن عباس جو کہتے ہین ویسا نہین ہے مین نے خود اپنے ہاتھہ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہار بٹی تہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سی لٹکائے اور اس کو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی ان چیزون مین سے جنکو حلال کیا تھا اللہ تعالی نے انکے لیے یہانتک کہ ذبح ہوگئی ہدی **فائدہ** زرقانی[ل] شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ کہا زہری نے کہ جب یہ حدیث صحابہ کرام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سی سنی تو عبداللہ بن عباس سے فتوی پوچھنا ترک کر دیا **بستم** عکرمہ کو بائیس تکبیرین جو کہ چار رکعت والی نماز مین ہوتی ہین مخفی رہی تہین چنانچہ بخاری[ل] مین روایت ہے عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچہے ایک بوڑہے کے یعنے ابی ہریرہ کے مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجہہ کو مان تیری یہ سنت ابی القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے **فائدہ** بسبب طول ہونے کتاب کے مخفیات صحابہ مین صرف اسی قدر حدیثون پر اکتفا کیا گیا ورنہ اگر تلاش کرین تو یقین ہے کہ اسی مقدمہ مین ایک بڑی کتاب طیار ہو لیکن چونکہ غرض ہماری اس مخفیات کے لکھنے سے یہی ہے کہ لوگون کو معلوم ہوجاوے کہ جب کہ بہت سی صحابہ کو جو کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی صحبت مبارک مین رہتے تھے سب حدیثین ملی نہین تہین تو مجتہدون کو کیا ملی ہون گی سو عاقل آدمی اسی قدر حدیثون سے جو کہ نقل کی گئی ہین اس بات کو خوب سمجھ لیوے گا اور ائمہ اربعہ نے جو مسائل دین مین اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو امام قرار دینے اور لوگون کے مقتدی بننے اور صاحب مذہب کہلانے کے لیے نہین کیا اور انکی یہ نیت نہ تہی کہ ہم اپنا کوئی خاص مذہب کھڑا کرین اور لوگون کو اسیر رعب کرکے کچہ شہرت یا عزت حاصل کرین ان بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتون سے بالکل پاک اور انکے دل ایسی

لہ ... جلد ... مصری ... صفحہ ۱۷۱ ...

لہ یہ حدیث بخاری ... جلد اول مصری ... صفحہ ۱۰۲ ...

حضرات سے بالکل صاف تھے انکو سوای اپنے ذاتی فائدے کے اور کوئی غرض نہ تھی اسی
واسطے اپنی تقلید سے لوگون کو منع کرتے رہتے تھے اور ہماری دلون مین جو انکی بزرگی
اور ان کے کمال کا اثر ہے تو وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ خود متبوع اور صاحب شریعت بننے
کا قصد نہ رکھتے تھے اور اپنے اجتہاد اور استنباط کو ساری جہان کے لوگون سے قبول
کرانے کا شوق نہ رکھتے تھے بلکہ جہانتک اون سے اپنی ذات کی بھلائی اور لوگون کے
نفع کے واسطے ہوسکتا تھا وہ احادیث نبوی یا اقوال صحابہؓ سے مسائل کو استخراج
کرتے اور لوگون کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے
کہ اگر کوئی بھی قول ہمارا قرآن اور حدیث کے خلاف پاؤ تو اُسے ہرگز نہ مانو اور اسپر
عمل کرنا حرام سمجھو اور بیان اسکا اس کتاب مین قریب گذرا

گیارہوان مغالطہ

پانی کے بیان مین

اور ایک مغالطہ مقلد امام اعظم کے حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ بموجب حدیث
الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ یعنے پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز۔ پانی
کے لوٹے کے اندر اگر کوئی پیشاب بلاوی تو حدیث پر چلنے والے اوس کو ناپاک نہین
سمجھتے اور اس سے وضو کرنا اور اسکو پینا جائز جانتے ہین سو جواب اس کا دو
طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ سراسر بہتان ہے حدیث پر چلنے والون کا یہ عقیدہ ہرگز
نہین ہے بلکہ انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ پانی اگر قلتین کے مقدار سے یعنے سوا چھہ
من تول سے کم ہو تو پیشاب وغیرہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اور اگر
پانی قلتین کے مقدار یعنے تول مین سوا چھہ من ہو تو جب تک کہ نجاست کی پڑنے
سے اسکا رنگ نہ متغیر ہوجاوے یا مزا نہ بگڑ جاوے یا بو نہ آنے لگے تب تک پاک
ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ

مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوُدَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال سے پانی کے کہ ہوتا ہے میدان مین زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے اوس پر جانور اور درندے تب فرمایا جس وقت کہ ہو پانی دو قلہ نہین اوٹھاتا ناپاکی کو (یعنے ناپاک نہین ہوتا) روایت کیا اِس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ابوداؤد کی دوسری روایت کے یون ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہین ہوتا اور یہہ حدیث صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **فائدہ** سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار الحق** مین لکھا ہے کہ قلہ حجازی مٹکے کو کہتے ہین کہ جس مین بقدر اڑہائی مشک کے (یعنے سوا چہ من) پانی آتا ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہی جو کہ نقل کی ہے امام شافعی نے اپنی مسند مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب پانی ہو بقدر دو قلون کے ساتھہ قلون موضع ہجر کے تو وہ نجس نہین ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ مین نے دیکھا قلہ ہجر کو تو اس مین دو مشکین اور کچہ زیادہ پانی آتا تھا تو کہا امام شافعی نے کہ پس احتیاط اس مین ہے کہ اڑہائی مشکین ایک قلہ ہجر کے مین مقرر کی جاوین یہ بات **بحر الرائق** شرح کنز الدقائق مین ہے اور **معیار الحق** مین ہے کہ اس حدیث پر عمل ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق اور امام ابو عبید اور امام ابو ثور اور ایک جماعت کا محدثین مین سے اور تمام ائمہ شافعیہ کا سوائے غزالی اور رویانی کے اور صحیح ہوئے ہین اس حدیث کے امام

شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جماعت دوسری اور تصحیح کی ہے اس حدیث کی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور کہا یحییٰ بن معین نے کہ یہ حدیث خوب پختہ ہے اور کہا بیہقی نے یہ حدیث موصول الاسناد اور صحیح ہے اور کہا منذری نے کہ اسکی اسناد جید ہو اور اسپر کسی طرحکا غبار نہین اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہے ملخصاً اور بسبب صحیح ہونے اس حدیث کے امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف نے بھی اسکو مان لیا ہے بلکہ انہون نے تو عمل بھی اسپر کر لیا ہے چنانچہ ؏ رد المحتار شرح در المختار وغیرہ مین لکھا ہے کہ امام ابو یوسف نے جبکہ جمعے کی نماز لوگون کے ساتھ پڑہ لی تو لوگون نے انکو اس بات کی خبر ہو پہنچائی کہ جس حمام مین سے جمعے کی نماز کے واسطے آپ نے غسل کیا تھا اس مین سے چوہا نکلا ہے تب امام ابو یوسف نے کہا کہ مین عمل کرتا ہون موافق قول اپنے بہائیون اہل مدینہ کے (مطابق حدیث) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خُبْثًا کے انتہے اب اگر کوئی حنفی یہ بات کہے کہ حدیث قلتین کو بعض علما نے مضطرب کہا ہے تو جواب یہ کہ جن لوگون نے اسکو مضطرب کہا ہے ان کے مقابلین نے دندان شکن جواب بھی انکو دیے ہین سو جسکو اس بات کا دیکھنا منظور ہو وہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۱ مین سے دیکھ لیوے تو انشاء اللہ تشفی ہو جاوے گی اور بڑے بڑے محدثون اور مجتہدون نے اسکی تصحیح بھی کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے علاوہ اس کے حنفیہ کس مونہہ سے قلتین کیحدیث کو مضطرب کہتے ہین انکے امام کے نزدیک تو جسقدر ضعیف اور مرسل حدیثین ہین سب عمل کے لائق ہین چنانچہ ؏ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفہ مین لکھا ہے وَمِمَّا یُرْوٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اٰرَاءِ الرِّجَالِ یعنے اور ان مین سے

؏ یہ مضمون رد المحتار شرح در المختار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۳۷ مین ہے

؏ یہ عبارت عقود الجواہر المنیفہ چھاپہ مصر کے صفحہ ۱۲ مین ہے

ہے کہ روایت کیا گیا ہے اُس سے (یعنے ابو حنیفہ سے) کہ تحقیق وہ تہے کہتے حدیث
ضعیف بہت دوست ہی میرے نزدیک لوگون کی رائے سے اور **عینی شرح ہدایہ**
مین لکھا ہے اَلْمَرَاسِیْلُ عِنْدَنَا حُجَّۃٌ یعنے حدیثین مرسل ہمارے نزدیک حجت ہین
اور اگر سچ پوچھیے تو حنفیہ کے مذہب کی تو بنا ہی ضعیف حدیثون پر رکہی گئی ہے
سو جسکو اس بات کی زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ کتاب ہدایہ کا کوئی سا صفحہ نکال کر
دیکھ لیوے کہ کس قدر ضعیف حدیثون سے استدلال پکڑا ہے اور بیان اسکا اس
کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین قریب آنیوالا ہے۔ اور حدیث اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ
لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ الخ وارد ہوئی ہے بیر بضاعہ کے حق مین کہ نام ایک کنوئین کا ہی
مدینہ مین اور نیز وارد ہوئی ہے پانی کی جوہڑ اور حوض اور گڑہے وغیرہ کثیر پانی
کے حق مین بہی اور وہ دونون پوری حدیثین بہی یہ ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ
یُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَ
النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ وَقَالَ اَحْمَدُ حَدِیْثُ بِئْرِ بُضَاعَۃَ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ اَنَّہٗ
یُسْتَسْقٰی ذٰلِکَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ بہلا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایک
کنوان ہے کہ اس مین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتون کے گوشت اور
بدبو کی چیزین تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک پانی پاک ہی نہیں
ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور بیہقی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن

ہے اور کہا احمد نے حدیث بیر بضاعہ کی صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یون ہے تحقیق شان یہ ہے کہ پلایا جاتا ہے آپ کو پانی بیر بضاعہ سے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَنْتَهَيْنَا اِلٰى غَدِيْرٍ فَاِذَا فِيْهِ جِيْفَةُ حِمَارٍ قَالَ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتّٰى اَنْتَهٰى اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَاَرْوَيْنَا وَحَمَلْنَا **ترجمہ** اور روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا پہونچے ہم ایک گڑھے پانی کے پاس پس ناگہان اُس مین ایک گدہا تہا مرا ہوا کہا راوی نے پس پیچہے ہٹے ہم اس سے یہانتک کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپنے بیشک پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز پس پی لیا ہمنے اور پلایا ہم نے اور اٹھا لیا ہمنے

فائدہ یہ دونو حدیثین صریح دلیل ہین اسبات پر کہ کنوئین یا جوہڑ یا حوض وغیرہ کثیر پانی مین اگر کوئی نجس چیز جا پڑے تو پانی ناپاک نہین ہوتا لیکن کسی چیز کے پڑنے کے سببے اگر پانی کا رنگ متغیر ہو جاوے و یا اس مین سے بدبو آنے لگے و یا اسکا مزا بگڑ جاوے تو وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غُلِبَ بِهٖ عَلٰى رِيْحِهٖ وَطَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهُ اَبُوْحَاتِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ اَلْمَآءُ طَهُوْرٌ اِلَّا اَنْ تَغَيَّرَ رِيْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ اَوْ لَوْنُهٗ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ اور روایت ہے ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز مگر جبکہ غلبہ کیا جاوے (یعنے نجاست غلبہ کرے) اسکی بو پر اور مزہ پر اور رنگ پر روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا اسکو ابو حاتم نے اور بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ بیشک پانی پاک کرنے والا

ہے مگر یہ کہ بدل جاوے بو اسکی یا مزہ اسکا یا رنگ اسکا نجاست سے جو پیدا ہوا اس مین ٭

فائدہ کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ یہ زیادتی استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہے لیکن اس مضمون پر اجماع واقعہ ہے نقل کیا اسکو ابن المنذر اور ابن ملقن نے البدر المنیر مین اس زیادتی استثناء سے معلوم ہوا کہ اگر تینون مین سے ایک بھی کسی چیز نجس کے پڑنے کے سبب سے بدل جاوے تو پانی ناپاک ہوجاتا ہے غرض کہ پانی اگر قلتین کے مقدار ہو یا قلتین سے زیادہ ہو اسکا حکم تو یہی ہے لیکن پانی اگر قلتین کے مقدار سے کم ہو تو اسکے اندر اگر تہوڑی سی کوئی نجس چیز بھی پڑجاوے تو پانی ناپاک ہوجاویگا اور یہی باعث ہے کہ حضرتؐ نے ٹہیرے ہوئے پانی مین یعنے قلیل پانی کے اندر پیشاب کرنے سے اور جنب کی حالت مین اسکے اندر بیٹھکر نہانے سے منع فرمایا ہے دیکھہ لیجیے وہ حدیث یہ ہے **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹہیرے ہوے کے جو کہ نہین بہتا پہر غسل کرے اس مین یعنے دور ہے عاقل سے کہ جس پانی مین پیشاب کرے پہر اسی مین نہاوے (روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹہیرے ہوئے مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کس طرح کرے ای ابوہریرہ کہا لیوے اس مین سے لینے کر (یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے) **فائدہ** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے کیونکہ اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکہتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے نجس نہین ہوتا اور نہانا

فصل حدیث ہے الماء کے بیچ من یاب دالا حکام بوجہ نجاست کے

اس مین جائز ہے اور یہ جو کہا ابوہریرہؓ نے کہ لیوے پانی اٹھا کر اس سے معلوم ہوا کہ
اگر جنبی غسل کے لیے پانی لینے کے واسطے ہاتھ ناپاک اپنا اس مین ڈباوے تو مستعمل
نہ ہوگا لیکن یہ حکم اسقدر پانی کے لیے نہین جو کہ لوٹے یا پیالے یا تھلیا وغیرہ مین
ہوا کرتا ہے ایسے باسن مین اگر کوئی اپنا نجس ہاتھ ڈباوے تو پانی خراب ہوجاویگا
کیونکہ بخاریؒ اور مسلم مین روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جاگے کوئی تم مین نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ باسن مین
جب تک کہ نہ دھووے اُس کو تین بار (اسلیے) کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رہا رات
کو ہاتھ اُسکا ف پانی کی پاکی اور ناپاکی مین حدیث پر چلنے والون کا تو یہی عقیدہ
ہے جو کہ مذکور ہوا لیکن امام اعظم کے مقلد جو دہ در دہ کے قائل ہین آجتک حدیث
دہ در دہ کی نہین لاسکے یہانتک کہ مولوی محمد حسین صاحب لاہوری نے انکے
لیے فی حدیث اور فی آیت ایک عرصہ سے دس روپیہ انعام دینے کا اشتہار بھی جاری
کر رکھا ہے کہ شاید دنیا کے طمع ہی سے حدیث دہ در دہ وغیرہ دکھلاوین ؎

بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند — در آرد طمع مرغ و ماہی ببند

لیکن افسوس ہے کہ اسپر بھی امام اعظمؒ کے مقلد نہ تو دہ در دہ کی کوئی حدیث صحیح
دکھلاتے ہین اور نہ حدیث الماء طہور الخ اور حدیث قلتین وغیرہ مانتے ہین
لیکن کیونکر مانین مذہب چھوٹتا ہے اور حدیث دہ در دہ کی کہان سے لادین
اس کا تو کہین نشان بھی نہین اگر ہوتی تو صاحب درمختارؒ بحرالرائق سے
نقل کرکے کیون لکھہ جاتے کہ حد پانی کثیر کی دہ در دہ مقرر کرنی محض بے اصل ہے
اسکی کوئی دلیل نہین اور جو صدر الشریعہ نے (شرح وقایہ) مین جواب دیا ہے سو وہ
مردود ہے انتہے

بائسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ قرآن اور حدیث کا ایسا کوئی مسئلہ نہین ہے جو کہ مجتہدون کو نہ ملا ہو یا اُنھون نے کسی مسئلہ پر قرآن اور حدیث کے خلاف عمل کیا ہو اور لوگون کو اسپر فتوے دیا ہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے اگر کوئی شخص تامل کرے تو اکثر پاویگا کہ ایک طرف تو حدیث صحیح ہے اور ایک طرف رای امام کی ہے اس حدیث صحیح کے مخالف اور فتوی امام کی رای پر ہے چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوی کے مشت نمونہ خرواری ایک سو مسئلہ امام اعظم کا مخالف احادیث صحیحہ نبویہ کے اس مقام پر معرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے **مسئلہ اول** ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہے جو کہ **فقہ اکبر** اور **شرح عقاید النسفی** مین لکھا ہے اَلْاِیْمَانُ هُوَ الْاِقْرَارُ وَالتَّصْدِیْقُ وَاِیْمَانُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہی اور تصدیق ہے اور ایمان اہل آسمان اور زمین کا نہین زیادہ ہوتا اور نہین کم ہوتا سو **امام اعظم** نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کلام اللہ کی صریح کئی آیتون کا بہی اور حدیثون کا بھی اسلیے کہ ایمان بڑہتا بھی ہے اور کم بہی ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا یعنے جب پڑہی جاتی ہین اوپر انکے نشانیان اسکی زیادہ کرتی ہین انکو ایمان **فائدہ** تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیت صریح دلیل ہے بیچ زیادہ ہونے ایمان کے اور کہا واحدی نے تمام اہل علم سے کہ جس شخص کے پاس زیادہ اور قوی دلائل ہون (اثبات کے) اسکا ایمان بہی زیادہ ہوتا ہے اور تفسیر **معالم التنزیل** مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کہا عمر بن حبیب نے کہ تھی اسکو صحبت (یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے) کہ ایمان کم بہی ہوتا ہے

اور زیادہ بھی انتھے علاوہ اس آیت کے آٹھ آیتین اور اسی مضمون کی لایا ہے بخاری اس غرض سی کہ ایمان ٹرہتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے اور چنانچہ صحیح بخاری مین لکھا ہے **بَابٌ** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ یہ باب اس بیان مین ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام پانچ چیز پر اور (ایمان) اقرار ہے اور عمل ہے اور ایمان زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بھی (پہلی آیت) قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ بڑہجاوین ایمان مین ساتھ ایمان اپنے کے (تفسیر جلالین مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ایمان بڑہتا ہے ساتھ شرعیتون دین کے (دوسری آیت فرمایا اللہ تبارک و تعالے نے وَزِدْنَاهُمْ هُدًى اور زیادہ کی ہمنے انکو ہدایت (تیسری آیت) فرمایا اللہ تعالے نے وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالی ان لوگون کو کہ راہ پائی ہے راہ پانا (تفسیر فتح البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ہدایت پای ساتھ ایمان کے ہدایت پانا (چوتھی آیت) وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ اور جن لوگون نے راہ پائی زیادہ دی انکو ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری انکی (پانچوین آیت) وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین (چھٹی آیت) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے کس کو تم مین سے زیادہ کیا اس نے ایمان پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین پس زیادہ کیا انکو ایمان (موضح القرآن مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کلام اللہ جس مسلمان کے دل کے خطرے سی موافق پڑتا وہ کہتا مجہ کو اس نے

ایمان زیادہ کیا یہ ہی لفظ بولتے منافق جب انکے چھپے عیب بیان کرتا لیکن مسلمان کہتے خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے (ساتوین آیت) وقوله - فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا اور فرمایا اللہ تعالے نے پس ڈرو تم ان سے پس زیادہ کیا انکو ایمان (آٹھوین آیت) وَقَوْلُهٗ وَمَازَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اور نہ زیادہ کیا انکو مگر ایمان اور اطاعت کرنا اور بخاری مین لکھا ہی بَابُ زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا **وقال** اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ یعنے یہ باب ایمان کے زیادہ ہونے اور کم ہونے کے بیان مین ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے اور زیادہ کیا ہم نے ان کو ہدایت اور (فرمایا اللہ تعالے نے (اور زیادہ ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین (اور فرمایا اللہ تعالے نے آج کے دن پورا کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا۔ پس جب ترک کرے کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ ناقص ہے اور مقاصد حسنہ مین ہے لَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ مَعَ اِيْمَانِ النَّاسِ لَرَجَحَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ یعنی اگر وزن کیا جاوے ایمان ابی بکر صدیق کا ساتھ ایمان اور لوگون کے البتہ زیادہ ہووے ایمان ابوبکر کا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مین کہ سند اس حدیث کی صحیح موقوف حضرت عمر پر ہے اور لیکن مرفوع ضعیف ہی اور تنزیہ الشریعۃ مین ساتھ اس لفظ کے ہے اَلْاِيْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور عمل ہے اور (ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی **فائدہ** کہا شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین کہ اس حدیث کو جو زرقانی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مسند امام احمد مین روایت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کی

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے ❖

فائدہ جناب شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین وَنَعْتَقِدُ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَمَعْرِفَۃٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یَزِیْدُ بِالطَّاعَۃِ وَیَنْقُصُ بِالْعِصْیَانِ وَیَقْوِیْ بِالْعِلْمِ وَیَضْعُفُ بِالْجَہْلِ وَبِالتَّوْفِیْقِ یَقَعُ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْہُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ وَمَا جَازَ عَلَیْہِ الزِّیَادَۃُ جَازَ عَلَیْہِ النُّقْصَانُ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیَاتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَقَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّھُمْ قَالُوا الْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُہٗ **ترجمہ** یعنے اور اعتقاد کرتے ہین ہم کہ تحقیق ایمان کہنا کلمہ شہادت کا ہے زبان کے ساتھ اور اعتقاد کرنا ہی اس کے معنون کا دل کے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ رکنون کے - ایمان بڑھتا ہے ساتھ طاعت کرنے کے اور کم ہوتا ہے ساتھ گناہ کرنے کے اور ایمان مضبوط ہوتا ہے ساتھ علم کے اور ضعیف ہوتا ہے ساتھ جہل کے اور ساتھ توفیق اللہ تعالیٰ کے دل مین یہ آتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین پس زیادہ کیا اُن کو ایمان اور وہ خوش ہوتے ہین اور جو چیز کہ جائز ہے اوسپر زیادتی جائز ہے اوسپر نقصان اور فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے جب پڑہی جاتی ہین اوپر ان کے نشانیان اُسکی زیادہ کرتی ہین ان کو ایمان اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ یقین کرلین وہ لوگ کہ دیے گئے ہین کتاب اور زیادہ ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین - اور جو کہ روایت کی گئی ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے کہ تحقیق وہ کہتے ہین کہ ایمان

زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے اور ان کے سوا اور روایت بھی (اسی مضمون
کی آئی ہے) کہ اس کا بیان دراز ہے انتہی اور شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر
السعادت مین لکھا ہے کہ کہا شیخ محی الدین نووی نے کہ ظاہر بات اور مختار وہ
ہے کہ تصدیق زیادہ بھی ہوتی ہے اور کم بھی بسبب کثرت دلائل اور روشن دلیلون
کے اور یہی باعث ہو کہ اعتقاد کیا ہے سب علما نے اس بات کا کہ ایمان اور تصدیق
صدیقون کا بہت قوی اور کامل ہو بہ نسبت (ایمان اور تصدیق) اور لوگون کے
اور آدمی خود اس بات کو اپنے جی مین سمجھتا ہے کہ بعض اوقات مین یقین اور
اخلاص اور توکل اُسکا بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہے بخلاف بعض اوقات
دوسرے کے اور یہ قول منقول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور امام شافعی
اور امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور ابن جریج اور معمر اور انکے سوا اور لوگون
کا ائمہ سے اور ساتھ سند صحیح کے بخاری سے نقل ہے کہ کہا بخاری نے ملاقات
کی مینے ہزار آدمیون سے بھی زیادہ علما اشہرون کے سے اور ہم نے نہین
دیکھا ہے ہم نے ان مین سے کسی شخص کو بھی کہ اختلاف کیا ہو اس نے اس بات
مین (یعنے تمام علما یہی عقیدہ رکھتے ہین) کہ اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ یَزِیْدُ
وَیَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور عمل ہے زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہو
اور جماعت صحابہ اور تابعین سے بھی یہی منقول ہے اور فضیل بن عیاض اور
وکیع اسکو اہل سنت وجماعت سے لائے ہین اسیطرح لکھا ہے فتح الباری مین
انتہے اور شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکھا ہے اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَ
یَنْقُصُ عَلٰی قَوْلِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یعنے مذہب اہل سنت اور
علماء) سلف اور خلف کا یہی ہے کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا
ہے انتہے۔ اب سنیو وہ حدیثین جو کہ حنفیہ دلیل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس

بات پر پیش کرتے ہین کہ ایمان نہ تو زیادہ ہوتا ہے نہ کم پہلی حدیث تنزیہ الشریعۃ[۱] مین ہے کہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وفد ثقیف نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آیا ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا زِیَادَتُہٗ کُفْرٌ وَنُقْصَانُہٗ شِرْکٌ یعنے نہین زیادتی ٹھیرانا اسکا کفر ہے اور نقصان ٹھیرانا اس کا شرک ہے سو جواب اس کا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اس حدیث کے حجت کیونکہ یہ حدیث موضوع یعنے جھوٹی[۲] بناوٹی ہے کہا شیخ عبد الحق نے شرح[۳] سفر السعادت مین کہ لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو اپنی موضوعات مین راقم کہتا ہے کہ نہین تعقب کیا ہے اسکا سیوطی نے یعنے سیوطی نے جو تعقبات موضوعات ابن جوزی بنایا ہے ۔ اگر یہ حدیث علاوہ صحیح ہونے کے ضعیف ہی ہوتی موضوع نہ ہوتی تو سیوطی اسکو اسی مین ضرور لاتا اس سے سمجھا گیا کہ یہ حدیث بے شبہ موضوع ہے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح[۴] فقہ اکبر مین کہ اس حدیث کے راویون مین شعبہ راوی ایسا وضاع ہے کہ اگر اسکو کوئی شخص دو پیسے دیدیتا تو اسکو ستر حدیثین بناکر سُنادیتا دوسری حدیث صاحب تنزیہ الشریعت ابن عدی سے کامل[۵] مین لایا ہے اَلْاِیْمَانُ لَایَزِیْدُ وَلَایَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بھی موضوع ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ شیخ نے شرح سفر السعادت[۶] مین لکھا ہے کہ اس حدیث کے اسناد مین احمد بن عبد اللہ جوئباری ہے اور وہ کذاب اور دجال ہے اور وضع کیا کرتا تھا بہت سی حدیثونکو تیسری حدیث صاحب تنزیہ الشریعت ابن حبان[۷] کی حدیث سے لایا ہے کہ جو کوئی کہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی ہوتا ہے کافر ہوجاتا ہے اگر توبہ کی

---

[۱] ۱ه
[ب] عبارت شرح سفر السعادت چھاپہ دہلی نولکشوری صفحہ ۵۰۲ من ب ۱
[۲] ۲ه عبارت شرح فقہ اکبر چھاپہ الفین صفحہ ۲۲ من ب ۳ه
[۳] عبارت شرح فقہ اکبر چھاپہ دہلی حنفی صفحہ ۷۲ من ب ۲ه
[۴] عبارت شرح سفر السعادت چھاپہ دہلی نولکشوری صفحہ ۵۰۲ من ب ۵ه
[۵] شرح سفر السعادت چھاپہ الفین صفحہ ۱۰ من ب ۵ه
[۶] شرح سفر السعادت چھاپہ الفین صفحہ ۱۰ من ب ۷ه

کی فیہا اور اگر توبہ نہ کی تو اس کو قتل کرین اور وہ شخص خدا کا دشمن ہے۔ اور نہ تو اس کی نماز جائز ہے اور نہ زکوۃ اور نہ روزہ اور نہ حج اور نہ اسکا دین ہے (اسیطرح سے) ساتھہ اور بہت سی سختیون کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بہی موضوع جہوٹی بناوٹی حدیث ہی لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلیے کہ شیخ نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے محمد بن القاسم طالبقانی ہے (اور وہ) بناتا ہے (جہوٹی) حدیثین اور نیز کہا شیخ نے یہ قول کہ اَلْاِیْمَانُ لَایَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ ہرگز کتب حدیث مین اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے کیون نہ ہو پایا نہین گیا یعنے بجز موضوع حدیثون کے صحیح تو ایک طرف رہی اس بات مین کوئی حدیث ضعیف بہی نہین پائی گئی

مسئلہ دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے بَوْلُ الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَمْ یُطْعِمْ فَکَذٰلِکَ عِنْدَ جَمِیْعِ اَھْلِ الْعِلْمِ قَاطِبَۃً یعنے پیشاب اس لڑکے کا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا پس حکم اسکا بہی یہی ہے (یعنے جسطرح سے کہ بڑے آدمی کا پیشاب نجس ہے اسی طرح سے جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا اوسکا پیشاب بہی نجس ہی ہے) اور یہ ہی مذہب ہے امام اعظم کا سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ام قیس بنت محصن رضے اللہ تعالے عنہا سے اِنَّھَا اَتَتْ بِابْنٍ لَھَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ

ملاحظہ ہو عبارت شرح سفر السعادت صفحہ ۶۵ سطر ۶۔

مرتبہ سوم عبارت عینی شرح ہدایہ جلد اول کتاب الطہارت صفحہ ۱۹۔

مرتبہ سوم ۔ عبارت مشکوۃ مین باب تطہیر النجاسات ۔ پہلی فصل مین صفحہ ۴۳

فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ یعنے تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کہاتا تہا کہانا طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس بٹہایا اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کیا اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس چھڑک دیا اس جگہہ پر اور نہ دہویا اسکو **دوسری حدیث** مسند امام احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ مین روایت ہی لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا سے قَالَتْ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَقُلْتُ اَلْبِسْ ثَوْبًا وَّاَعْطِنِیْ اِزَارَکَ حَتّٰی اَغْسِلَہٗ قَالَ اِنَّمَا یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰی وَ یُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ یعنے کہا کہ تھے حسین بن علی بیچ گود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پیشاب کیا ان کے کپڑے پر پس کہا مین نے پہنیے کپڑا اور دیجیے مجھکو تہ بند اپنا تا کہ دہوؤن مین اسکو فرمایا سوا اسکے نہین کہ دہویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی نے **تیسری حدیث** ابوداود اور نسائی مین روایت ہی ابی السمح رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ یعنے دہویا جاوے پیشاب لڑکی کا اور پانی چھڑکا جاوے لڑکے کے پیشاب پر اور صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بخاری نے یہ حدیث حسن ہی **چوتھی حدیث** مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْھِمْ وَیُحَنِّکُھُمْ فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ بَوْلَہٗ

ولہ بغسلہ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے لڑکے
پس دعا برکت کی کرتے انکے لیے اور چھوہرا چاب کر انکے تالو مین ملتے پس لایا گیا
ایک لڑکا پس پیشاب کر دیا اس لڑکے نے حضرت پر پس منگوایا پانی پس گرایا گیا
اس پیشاب پر اور نہ دہویا اسکو پانچوین حدیث طبرانی نے اوسط مین روایت
کی ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ساتھ اسناد حسن کے قالت بال
الحسن او الحسین رضی اللہ تعالی عنہما علی بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فترکہ حتی قضی بولہ ثم دعا بماء فصبہ علیہ یعنے کہا پیشاب
کر دیا حسن یا حسین رضی اللہ تعالے عنہما نے اوپر پیٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس چھوڑ دیا اسکو یہانتک کہ پیشاب کیا اس نے پھر منگوایا پانی پس ڈالدیا اس
پر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دینا
کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دہویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علیؓ اور
عطا اور حسن اور زہری اور امام احمد اور اسحاق اور ابن وہب وغیرہ کا
اور یہی مذہب ہے ام سلمہ اور ثوری اور اوزاعی اور نخعی اور داؤد اور ابن
وہب کا اور عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین
کھاتا پیشاب اسکا امام شافعی کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے اور اوزاعی کے
کے نزدیک جبتک کہ لڑکا کھانا نہین کھاتا تب تک اسکی پیشاب کا کچھ ڈر نہین
نہین یعنے اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوی تو کپڑا پلید نہین ہوتا) اور یہی قول ہے
عبد اللہ بن وہب اور امام مالک کے شاگرد کا بھی اور داؤد ظاہری کے نزدیک
جو لڑکا کہ ہنوز کھانا کھانا نہین کھاتا اسکا پیشاب پاک ہے اور امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے پانی چھڑکنا اسوقت تک ہے جب تک کہ لڑکا صرف دودھ
پینے پر کہا جاوی اور جسوقت غذا کے طور پر کھانا کھانے لگجاوی اسوقت دہونا واجب

ف۱ یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ [illegible] مین ہے
ف۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ [illegible] کے صفحہ [illegible] مین ہے
ف۳ یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ [illegible] نولکشور کے جلد اول کے صفحہ [illegible] مین ہے
ف۴ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ [illegible] کے جلد اول کے صفحہ [illegible] مین ہے

ہے اس مین کسیکا اختلاف نہین ✣

مسئلہ سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہی جوکہ ہدایہ اور در المختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہو عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ لَا یَحِلُّ شُرْبُہٗ لِلتَّدَاوِیْ لِاَنَّہٗ لَا یُتَیَقَّنُ بِالشِّفَاءِ فِیْہِ فَلَا یُعْرَضُ عَنِ الْحُرْمَۃِ یعنے ابوحنیفہ کے نزدیک نہین حلال ہے پینا اسکا (یعنے اونٹ کی پیشاب کا) اسلیے کہ نہین یقین کیا جاتا ساتھہ شفا پانیکے اسمین پس نہ اختیار کیا جاوے پینا حرام چیز کا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جوکہ بخاری اور ترمذی مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا قَدِمَ اُنَاسٌ مِنْ عُکْلٍ اَوْ عُرَیْنَۃَ فَاجْتَوَوا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِلِقَاحٍ وَاَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا یعنے آئی لوگ عکل اور عرینہ مین سے مدینہ مین نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ناموافق ہوئی انکو ہوا مدینہ کی پس اسلیے بھیجا اُنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اونٹون صدقات کے اور فرمایا انکو پیو پیشاب انکا اور دودہ انکا

فائدہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب مین حدیث براء بن عازب اور جابر بن سمرہ کی بہی صحیح ہوی ہے اور یہی مذہب ہے عترت اور نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور زفر اور طائفہ سلف کا اور موافق ہوے ہین انکے شافعیہ مین سے ابن خزیمہ اور ابن منذر اور حبان اور اصطخری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹون کی پیشاب کا تو نص سے ثابت ہی لیکن سواے اونٹون کے پیشاب کے جن جن جانورون کا گوشت حلال ہے انکا پیشاب پاک ہونے مین انہین حدیثون پر انکے قائلین نے قیاس کیا ہے انتہے اور کہا ترمذی نے یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین نہین خوف ہے ساتھ پیشاب اُن . . . .

جانورون کے کہ کھایا جاتا ہے گوشت اُنکا

مسئلہ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثون
کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَسُؤرُ الْکَلْبِ نَجِسٌ وَ
یُغْسَلُ الْاِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِہٖ ثَلٰثًا یعنے اور جوٹھا کتے کا پلید ہے اور دہویا جاوے
برتن کتے کے جوٹھے کا تین بار اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی
ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا شَرِبَ
الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُھُوْرُ
اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یَغْسِلَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰھُنَّ بِالتُّرَابِ یعنی
جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دہووے اسکو سات بار
اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جس وقت
کہ پی جاوے اس مین کتا یہ ہے کہ دہووے اسکو سات بار پہلا ان کا ساتھ مٹی کے
دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَعَفِّرُوْہُ الثَّامِنَۃَ فِی التُّرَابِ یعنے جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اس کو سات
بار دہوڈالو اور آٹھوین بار رخشک مٹی سے مانجو **فائدہ** کہا نودی نے شرح
صحیح مسلم مین کہ مذہب ہمارا یعنے شافعیہ کا اور مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ کتے کا
جوٹھا کیا ہوا برتن ایک بار مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دہویا جاوے تو پاک
ہوتا ہے انتہے امام اعظم کے نزدیک کتے کا جوٹھا باسن تین بار دہونے ہی سے

جو پاک ہوجاتا ہے تو دلیل اس کی اس باب مین ان کے مقلد یہ دو حدیثین پیش کرتے
ہین **پہلی حدیث** دار قطنی [له] مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ کتے کے کہ اگر سونہہ ڈالے برتن مین
دہویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار **جواب** اس کا دو طرح پر ہے۔
اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر** [٢]
مین لکھا ہے کہ کہا دار قطنی نے کہ متفرد ہوا ہے ساتھ اس حدیث کے عبد الوہاب
اُنہون نے اسمٰعیل سے اور وہ متروک ہے اور سوا عبد الوہاب کے اس اسناد سے
روایت کرتے ہین اسمٰعیل سے سات بار دہونے کی **دوم** دار قطنی کہ جسکی یہ حدیث
ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث
صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ **عجالہ نافعہ** [٣] مین فرماتے ہین وطبقہ ثالثہ احادیثے کہ جماعت از علماء
متقدمین بر زمان بخاری ومسلم یا معاصرین آنہا یا لاحقین آنہا در تصانیف
خود روایت کردہ اند التزام صحت ننمودہ وکتب آنہا در شہرت وقبول در مرتبہ
طبقہ اولے وثانیہ نرسیدہ ہر چند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر در
علوم حدیث ووثوق وعدالت وضبط واحادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم
بالوضع نیز در ان کتب یافتہ میشود ورجال آن کتب بعضے موصوف بعدالت
اند وبعضے مستور وبعضے مجہول واکثر آن حدیث معمول بہ نزد فقہا نشدہ اند بلکہ
اجماع برخلاف آنہا منعقد گشتہ انتہے **دوسری** [٤] حدیث دار قطنی [٥]
نے ساتھہ سند صحیح کے روایت کی ہے عطا سے فعل ابی ہریرہ کا کہ جب کتا مونہہ
ڈالتا برتن مین پانی بہا دیتے تھے اُسے پھر دہوتے تھے اس کو تین بار سو
جواب اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت موقوف ہی ابی ہریرہ پر اور

روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار[۱] مین لکھا ہے وَالْمَوْقُوْفُ مَا رُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْقَطِعٍ وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے اور موقوف وہ ہی جو روایت کی جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل نہین ہے حجت اور جامع ترمذی[۲] کے مقدمہ مین لکھا ہے مَا رُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَی الْاَصَحِّ یعنے جو روایت کی جاوے صحابی سے قول ہو یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ نہین ہے حجت اوپر مذہب صحیح کے اور کہا امام نووی نے صحیح مسلم[۳] کے مقدمہ مین فِيْهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِیِّ وَهُمَا مَشْهُوْرَانِ اَلصَّحِيْحُ الْجَدِيْدُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے بیچ اسکے دو قول ہین امام شافعی سے اور وہ دونون مشہور ہین صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ (یعنے قول اور فعل صحابی کا) نہین ہی حجت اور اسی طرح لکھا ہے شیخ ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول[۴] فی علم حدیث الرسول مین اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل اور منہج الوصول[۵] الی اصطلاح احادیث الرسول اور حصول المامول من علم الاصول مین اور ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ امام محمد بن علی الشوکانی الیمانی نے حجت نہونا قول کا جمہور علما کی طرف نسبت کیا ہے اور قائلین حجیت قول صحابی کے جواب مین کہا ہے کہ اگرچہ صحابی کی بزرگی وفضیلت علم ودین مین مسلم ہے ولیکن اسے انکی اتباع کا وجوب لازم نہین آتا اور نہ خدا تعالے نے کہین اس بات کا اذن دیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث اصحابی کالنجوم جس سے قائلین حجیت تمسک کرتے ہین صحیح نہین ہے اسکے بعد کہا ہے فَاعْرِفْ هٰذَا وَاحْرِصْ عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ اِلَيْكَ وَاِلٰی سَائِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَسُوْلًا اِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

[۱] یہ عبارت مجمع البحار چھاپہ نولکشور کے خاتمہ اکمال کے جلد چہارم کے صفحہ ۵۰۰ مین ہے۔
[۲] یہ عبارت مقدمہ ترمذی کے صفحہ ۴ مین ہے۔
[۳] یہ عبارت مقدمہ صحیح مسلم کے صفحہ ۹ مین ہے۔
[۴] یہ عبارت جواہر الاصول چھاپہ بھوپال کے صفحہ ۱۴ مین ہے۔
[۵] یہ عبارت منہج الوصول مطبوعہ بھوپال کے صفحہ ۵ مین ہے۔
[۶] یہ عبارت حصول المامول مطبوعہ مطبع صدیقی ... کے صفحہ ۱۵۹ مین ہے۔

[۷] یہ عبارت ہدایۃ السائل مطبوعہ مطبع بھوپال کے صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۴ مین ہے

فَعَلِمَ وَلَمْ يَأْمُرْكَ بِاتِّبَاعِ غَيْرِهِ وَلَا شَرَعَ لَكَ عَلَى لِسَانِ سِوَاهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَرْفًا وَاحِدًا وَلَا جَعَلَ شَيْئًا مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْكَ فِي قَوْلِ غَيْرِهِ كَائِنًا مَنْ كَانَ **ترجمہ**
یعنے پس جان تو اسکو اور حرص کر اُس کی پس تحقیق اللہ تعالے نے نہین کیا طرف
تیری اور نہ طرف اور امت کی پیغمبر مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نہین حکم کیا
تجھکو ساتھہ متابعت کرنے کے سوای (متابعت) اسکی کے اور نہین شرع کیا واسطے
تیرے کہ کہا مانے تو سوائے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسیکا امت مین سے
ایک حرف (زبان) بہی اور نہین کیا کسی کے قول کو حجت اوپر تیرے خواہ وہ کیسا
ہی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین امام
شافعی سے بواسطہ ان کی کتاب اُم کے نقل کیا ہے کہ جب ان کے زمانہ مین
آثار صحابہ جمع ہوئے اور انکو مخالف احادیث صحیحہ نظر آئے اور انہون نے سلف
کی یہ چال دیکہی کہ جہان وہ کسیکا قول حدیث کے خلاف پاتے تو اس کو چہوڑ کر حدیث
کی طرف رجوع کرتے تو انہون نے اقوال صحابہ ترک کردیے اور کہا کہ وہ بہی آدمی
ہین۔ ہم بہی آدمی۔ اور **ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب
الشفق** مین لکہا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ جس کسیکو کوی حدیث پہونچے اوسپر
واجب ہے کہ اسکو بنا برعموم عمل مین لاوے جب تک کہ اسکی تخصیص یا نسخ اسکا
نہ معلوم ہوا انتہے اور فرمایا ہے کہ صحابی پر حدیث صحیحہ سے حجت ہوسکتی ہے چہ
جائے انکے وری کے لوگ پس جب کسی کا قول مخالف حدیث معلوم ہو تو کہین کہ
اس شخصکو حدیث نہین پہونچی انتہے پس معلوم ہوا کہ جو لوگ صریح صحیح حدیث کے ہوتے
ہوئے صحابہ کے قول یا فعل سے مخالف حدیث کے تمسک پکڑتے ہین اور حدیث
پر نہین چلتے ہین شاید انکے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ صحابہ کرام رضے
اللہ عنہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو نہ تہے اور باوجود صحبت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم و مشاہدہ وحی و نبوت حدیث کا خلاف کیا کرتے تھے بچاوے خدا تعالے ایسے بری عقیدی سے **دوم** جب کہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوع اگرچہ صحیح ہی ہو فقط بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی ہے نہین پہر بہلا اثر صحابی کا تو مقابل مین ایسی حدیث کے کہ جس پر بخاری اور مسلم دونون نے اتفاق کیا ہو کب اسکی معارض اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے **سوم** یہ روایت مخالف ہی ابو ہریرہ ہی کے اس حدیث صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک کے روایت سی اوپر مذکور ہوئی **چہارم** یہ روایت بہی دار قطنی کی ہے اور دار قطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے۔ اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اس کا پہلے گذرا **تیسری** حدیث روایت کیا ابن عدی نے **کامل** مین مرفوعاً اس حدیث کو سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر**[1] مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے حسین بن علی کرابیسی ہے اور **تقریب التہذیب**[2] مین لکھا ہے کہ حسین بن علی بن یزید کرابیسی مین کلام کیا ہے امام احمد بن حنبل نے **دوم** کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ رابعہ کی کتاب ہی اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ شصتم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالے

مسئلہ پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[3] اور شرح وقایہ[4] اور کنز الدقائق[5] اور رد المحتار شرح در المختار[6] اور فتاوی عالمگیری[7] اور فتاوے قاضیخان[8] وغیرہ

[1] یہ عبارت فتح القدیر چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۲ مین ہے
[2] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۶ مین ہے
[3] یہ مضمون ہدایہ چہاپہ مصطفائی کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۹۳ مین اور ہدایہ مترجم فارسی چہاپہ نولکشور کے جلد چوتھے کے صفحہ ۳۳۳ میں
[4] اور شرح وقایہ عربی چہاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۴۶ مین
[5] اور کنز الدقائق دہلی مطبوعہ مطبع احمدی کلان چہاپہ دہلی کے صفحہ ۳۲۵ مین
[6] اور رد المحتار شرح در المختار چہاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۲۱۱ مین
[7] اور فتاوی عالمگیری چہاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۵۲ مین
[8] اور فتاوی قاضی خان چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۴ مین

فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا تَخَلَّلَتِ الْخَمْرُ حَلَّتْ سَوَاءٌ صَارَتْ خَلًّا بِنَفْسِهَا اَوْ بِشَیْءٍ یُطْرَحُ فِیْهَا یعنے اور جب سرکہ بن جاوے شراب حلال ہے خواہ خود بخود سرکہ بن جاوے خواہ بسبب اس مین ڈالنے سے کسی چیز کے سرکہ بنجاوے اور یہ مذہب امام اعظم اور ان کے شاگردون امام ابو یوسف اور محمد کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگردون امام ابو یوسف اور محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ مسلم اور ترمذی[۱] مین روایت ہے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ (یعنے ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہین) پس فرمایا نہین حلال اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور جمہور علماء کی اس بات پر کہ نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اور نہین پاک ہوتی شراب ساتھ سرکہ بنانے کے اور صحیح روایت امام مالک سے بھی یہی آئی ہے کہ نہین پاک ہوتی شراب سرکہ بنانے سے اور کہا اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ نے کہ پاک ہوجاتی ہے شراب سرکہ بنانے سے اسیطرح لکھا ہے نووی نے شرح صحیح مسلم[۲] مین اور نزدیک امام اعظم کے جو شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال ہے تو دلیل اس کی امام اعظم کے مقلد یہ تین حدیثین پیش کرتے مین پہلی حدیث دارقطنی[۳] نے روایت کی ہے اپنی سنن مین فرح بن فضالہ سے اس نے روایت کی یحیے بن سعید سے اس نے عمرہ سے اس نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تھی بکری ام سلمہؓ کی کہ دودھ دوہتی تھین اسکا پس ندیکھا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس فرمایا کہان گئی بکری کہا اونہون نے مرگئی فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱؎ [illegible]

۲؎ [illegible]

۳؎ [illegible]

کیا نہ نفع پکڑا تمنے ساتھہ کہال اسکی کے پس کہا ہم نے تحقیق وہ مردہ ہے
پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اسکا حلال کرتا ہے
جیسا کہ حلال ہوجاتا ہے سرکہ شراب کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف
ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت کیونکہ عینی[1] شرح ہدایہ مین
لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے فرج بن فضالہ اور وہ
ضعیف ہے (کیونکہ) وہ روایت کرتا ہے حدیثین یحیے بن سعید انصاری سے کہ
نہین متابعت کی جاتی اُن پر دوسری حدیث بیہقی[2] نے روایت کی ہے بیچ
معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے اس نے روایت کی ابی الزبیر سے اس نے جابر سے
اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِکُمْ یعنی بہت
بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا ہے سو جواب اس کا دو طرح پر ہے اول
یہ کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ عینی[3] شرح ہدایہ
مین لکھا ہے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہین ہے قوی
اور کہا ابن قیم نے اعلام الموقعین مین کہ اس حدیث کے راویون مین مغیرہ
ابن زیاد صاحب مناکیر کا ہے دوم کتاب معرفت بیہقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب
ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقابلے مین حدیث صحیح محفوظ کے قابل
اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اس کا مسئلہ چہارم
مین اوپر گذر چکا ہے وہان سے دیکہہ لیجیے تیسری حدیث ہدایہ مین ہے
نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے اچہا لاون ہے سرکہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ
اس حدیث سے شراب کے سرکے کے جائز ہونے کی سند پکڑنی پرلے سرے کی حماقت
ہے اس لیے کہ اس حدیث مین تو شراب کے سرکہ بنانے کا ذکر تک بہی نہین دیکہہ لیجیے
نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ پوری یہ حدیث جو کہ صحیح[4] مسلم مین روایت ہے جابر

[1] مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ لکھنؤ کے جلد چوتھی کے صفحہ ۲۹۲ مین ہے
[2] حدیث عینی شرح ہدایہ کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
[3] مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے
[4] ایضاً مین ہے یہ عبارت صحیح مسلم چھاپہ نولکشوری کے جلد دوسری کے صفحہ ۱۸۲ مین ہے

رضی اللہ تعالی عنہ سے إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگون سے لاون پس کہا اُنہون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اُسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتھ اُس کے اور فرماتے تہے اچہا لاون ہے سرکہ اچہا لاون ہے سرکہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ سرکہ بہت اچھی چیز اور بہت اچہا لاون ہے اور کہانا اُس سنت ہی سوا اس سے کسی مسلمان کو بہی انکار نہین انکار تو اُس سرکے سے ہے جو کہ شراب سے بنایا گیا ہو اور وہی نجس اور حرام ہے سوبجز حضرات حنفیہ کے اور کوئی اہل اسلام خواہ کسی مذہب والا ہی ہو اور کیسا ہی بیوقوف ہو یہ بات ہرگز نہین کہے گا کہ اس حدیث سی شراب کا سرکہ بنانا جائز معلوم ہوتا ہے

مسئلہ ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَالتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ یعنے اور تیمم مین دو ضربین ہین اور یہ مذہب امام اعظم اور شافعی وغیرہ علما کا ہے سوا امام اعظم اور شافعی وغیرہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ

إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدِكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ یعنے بہیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام کو پہر جنبی ہوا مین اور نہ پایا مین نے پانی پس لوٹا مین مٹی مین جیسے کہ لوٹتا ہے چوپایا پھر آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مینے ان سے پس فرمایا کہ مقرر کافی ہے تجھکو کہ کرے تو اپنے ہاتھ سے اس طرح پہر مارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھون کو زمین پر ایک بار پہر ملا بائین ہاتھ کو داہنی پر اور اپنے دونون ہتھیلیون کے پیٹھ پر اور اپنے مونہہ پر اور لفظ مسلم کا ہے اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیان زمین پر اور پہونکا اُن کو پہر ملا اُن کو اپنے مونہہ پر اور اپنی ہتھیلیون پر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تیمم مین مونہہ اور ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہی عطا اور مکحول۔ اور اوزاعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور صادق اور امامیہ کا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری مین اور نقل کیا ہے اس بات مین ابن المنذر نے مذہب جمہور علما کا اور اختیار کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہی عامہ اہلحدیث کا انتہے کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور عامہ اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تیمم مین مونہہ اور ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہی اور علی بن ابی طالب اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اصحاب الرای وغیرہ کا یہ مذہب ہی کہ تیمم مین مونہہ اور ہاتھون کے لیے دو ضربین ہین انتہی

له بمضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۵ مین
ته ۱۲ بمضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۶۰ کی شرح مین ہے

اور کہا شوکانی نے نیل الاوطارؒ مین کہ ہادی اور ناصر اور موید باللہ اور ابو طالب
اور امام یحییٰ اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ تیمم مین مونھہ اور ہاتھون کے لیے دو ضربین
واجب ہین اور دلیل انکی اس باب مین یہ آٹھ حدیثین ہین **پہلی حدیث**
دار قطنیؒ مین روایت ہی ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم مین دو ضربین ہین ایک ضرب مونھہ کے واسطے اور ایک
ہاتھون کے لیے کہنیون تک اور صحیح رکھا اماموں نے اس حدیث کا موقوف
ہونا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی بنہین قائم ہوتی ہے ساتھ
اسکے حجت اسلیے کہ **مسک الختامؒ شرح بلوغ المرام** مین لکھا ہے کہ
روایت کیا اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اسحدیث کے
علی بن ظبیان ہے اور کہا دار قطنی نے اعتبار کیا ہے اسکا یحییٰ القطان وغیرہ
نے اور کہا مصنف بلوغ المرام کے نے (یعنے ابن حجر نے) تضعیف کی ہے اس
حدیث کی بہت لوگون نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ
سب کے کلام ہے اور **عینی شرح ہدایہؒ** مین لکھا ہے کہ کہا ابو داؤد نے کہ
علی بن ظبیان راوی کچھ بنہین اور کہا نسائی اور ابو حاتم نے بہی مثل اسی کے
اور کہا ابو زرعہ نے یہ حدیث (یعنے جس مین علی بن ظبیان راوی ہے) واہی
ہے اور **تقریب التہذیبؒ** مین لکھا ہے کہ علی بن ظبیان ابن ہلال کوفی
قاضی بغداد ضعیف ہی نوین طبقے سے انتہے کہا شوکانی نے **نیل الاوطارؒ**
مین کہ معتبر جانا ہے اسکو یحییٰ القطان اور ہشیم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر
نے کہ وہ (یعنے علی بن ظبیان) ضعیف ہی ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین
اور بہت لوگون نے **دوسری حدیث دار قطنیؒ** اور حاکم نے روایت
کی ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے کہ تیمم مین ایک ضربہ ہے واسطے مونہہ کے اور دوسرا واسطے دونون ہاتھون
کے کہنیون تک اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہی سو **جواب** اس کا دو
طرح پر ہے **اول** یہ کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے
راوی تو معتبر ہین لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوع نہین ہے) موقوف
ہے (یعنے جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی
اور بیان اسکا اس کتاب کے مسئلہ پنجم مین پہلے گذرا **دوم** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہین کلام کی اس حدیث مین
کسی نے لیکن یہ روایت شاذہ ہے انتہے شاذہ وہ روایت ہی جو کوئی ثقہ اور
معتبر شخص لوگون کی روایت کی خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے محفوظ
تیسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی
اُس نے اپنے باپ سے کہ کہا تیمم کیا ہمنے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس
مارا ہمنے دونون ہاتھون اپنے کو مٹی پاک پر پھر جھاڑا ہمنے ہاتھون کو پس
مسح کیا ہمنے اُس سے مونہہ اپنے پر پھر مارا ہم نے دوسری بار (یعنے ہاتھون
کو مٹی پاک پر پھر مسح کیا ہمنے ساتھہ ہاتھون اپنون کے کہنیون سے تھیلیون
تک اور ہر جگہہ جمنے بالون کے ظاہر اور باطن سے سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ
یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ **عینی** نے شرح
ہدایہ مین لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویون مین سے سلیمان بن ابی داؤد ہے
اور وہ ضعیف ہی **چوتھی حدیث طبرانی اور دارقطنی** نے روایت کی
اسلع بن شریک سے کہ کہا دکھلایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیمم ایک بار
مارنا واسطے مُنہ کے اور دوسری بار مارنا واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون
تک سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھ

اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسحدیث کے راویون
مین ربیع بن بدر ہی اور وہ ضعیف ہے اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہی کہ کہا
ابن حزم نے محلے مین کہ یہ حدیث ضعیف ہی **پانچوین حدیث بزار** نے اپنی
مسند مین روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم دوبار ہاتھہ مارنا ہے ایک بار واسطے مونہ کے اور ایک بار
واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی
ضعیف ہی اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسحدیث کے راویون
مین حریش بن حریث ہی کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہین قائم ہوتی حجت
ساتھہ حدیث اسکی کے **چھٹی** حدیث **طبرانی** نے روایت کی ہے ابی امامہ سے
نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تیمم مین دو ضربین ہین ایک
ضرب مونہ کے لیے اور ایک ضرب ہاتھون کے لیے کہنیون تک سو **جواب** اسکا
یہ ہے کہ یہ بہی ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی
نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا حافظ یعنے ابن حجر نے کہ اسناد اسکی ضعیف
ہے **ساتوین** حدیث **ابوداؤد** مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعلے
عنہما سے کہ ایک شخص گذرا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گلی مین اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پائخانے یا پیشاب سے نکلے تہے تو سلام کیا اس شخص نے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نہ جواب دیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک
کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوی کسی گلی مین تو مارے حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دونون ہاتھہ اپنے اوپر دیوار کے اور مسح کیا اُن سے اپنے مُنہ
پر پھر مارا دوسری بار سو مسح کیا ہاتھون کو اپنی کہنیون تک پھر جواب دیا سلام
کا اس شخص کو اور فرمایا کہ سلام کا جواب دینے سے بیوضو ہونا مجھے مانع آیا تہا

سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلیے کہ زرقانی شرح مؤطا امام مالک مین لکھا ہے کہ حدیث ابوداؤد کی نہین قوی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مدار اس حدیث کا محمد بن ثابت پر ہے اور تحقیق ضعیف کیا ہے اسکو ابن معین اور ابو حاتم اور بخاری اور احمد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ نہین متابعت کیا جاویگا محمد بن ثابت بیچ اس قصے کے اور تیمم مین جس قدر حدیثین دو ضرب کی آئی ہین ان سب مین مقال ہے (یعنے ان مین سے صحیح ایک بھی نہین ہے) اور حق یہی ہے کہ تیمم مین ایک ہی ضرب کی حدیثین صحیح ہین جو کہ صحیحین مین ہین آٹھوین حدیث روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین بھی اور کبیر مین بھی کہ حضرت نے عمار بن یاسر کو فرمایا کفایت کرتا ہے تجھکو (تیمم مین) ایک ضرب منہ کے لیے اور ایک ضرب ہاتھون کے لیے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کے اسناد مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحیے ہے اور وہ ضعیف ہے اور نیز کہا شوکانی نے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ جو کہ عمار سے آئے ہین ان سب سے تیمم مین ایک ہی ضرب ثابت ہے اور جو حدیثین کہ دو ضرب کی روایت کی گئی ہین وہ سب مضطرب ہین

مسئلہ ہفتم

اسا ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون صحیحہ کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے ولا یجوز المسح علی العمامۃ یعنے نہین جائز ہے

پگڑی پر مسح کرنے کے بیان مین

۵۹ یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۵ مین ہے

۶۰ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۵ مین ہے

۶۱ یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے

۶۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ۲۳۵ مین ہے

۶۳ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے

۶۴ یہ مضمون ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۴ مین اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۴۹ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۸ مین اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے

مسح کرنا پگڑی پر **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین جو شخص کہ پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچھہ بھی نہ کرے تو نہین جائز ہے ہمارے نزدیک (یعنے شافعیہ کے نزدیک) مسح کرنا اُس کا کہ اس مین کسیکا خلاف نہین اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا انتہے سو **امام اعظم** اور امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اِن پانچ حدیثون کا **پہلی** حدیث مسلم[۱] مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَالْخُفَّیْنِ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اپنی پیشانی کے بالون پر اور پگڑی پر اور موزون پر **دوسری**[۲] حدیث **بخاری**[۲] مین روایت ہے جعفر بن عمرو بن امیہ سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِہٖ وَخُفَّیْہِ یعنے دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسح کیا آپنے عمامہ پر اور موزون پر **تیسری** حدیث **مسلم**[۳] مین روایت ہے بلال رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور خمار پر یعنے جو چیز کہ سر کو ڈہانکتی ہے **چوتھی** حدیث **طبرانی**[۴] مین روایت ہی ابی امامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ساتھہ ان لفظون کے مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ یعنے مسح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر موزون کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کے **پانچوین** حدیث **طبرانی**[۵] مین روایت ہی خزیمہ بن ثابت سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے مسح کرتے اوپر موزون کے اور پگڑی کے **فائدہ**

کہا ترمذی نے یہی قول ہی بہت لوگون کا اہل علم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سے کہ جن مین سی ہین ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتھہ اسیکی قائل ہین
اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ مسح کرے پگڑی پر اور کہا وکیع بن
جراح نے کہ اگر مسح کری پگڑی پر تو کفایت کرتاہے اُس کو (بسبب وارد ہونی
اس) حدیث کی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ پگڑی پر مسح کرنے
کی حدیث کو روایت کیاہے ابن رسلان نے ابی امامہ اور سعد بن مالک اور
ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور مکحول سے اور روایت
کیا خلال نے ساتھہ اسناد اپنی کے حضرت عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے جو شخص کہ
پاک نہ کرے اسکو (یعنے جو شخص کہ جائز نہ رکھے مسح اوپر پگڑی کے پاک نہ کرے
اسکو اللہ اور روایت کیا اسکو فتح الباری مین اور ابن خزیمہ اور ابن المنذر نے

مسئلہ ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح
در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان مین
لکھاہے وَلَا صَلٰوۃَ جَنَازَۃٍ لِبَارِزَیْنَا وَلَا سَجْدَۃَ تِلَاوَۃٍ لِاَنَّهَا فِیْ مَعْنَی
الصَّلٰوۃِ اِلَّا عَصْرَ یَوْمِہٖ عِنْدَ الْغُرُوْبِ یعنے آفتاب کی طلوع کے وقت اور
غروب کے وقت اور جس وقت عین دوپہر ہو نماز اور سجدہ تلاوت کا اور
نماز جنازہ کی جائز نہین ہے مگر آفتاب کے غروب کے وقت فقط اس دن کی
نماز عصر کی تو البتہ جائز ہے **فائدہ** یعنے اگر کسی شخص نے بقدر ایک رکعت
کے صبح کی نماز کا وقت پایا اور پھر آفتاب نکل آیا تو اس صورت مین اسکی صبح

سطو یہ مضمون ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۲ مین ہی سطو یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے سطو یہ عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۶۰ مین ہے اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۲ مین ہے اور کنز الدقائق چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے اور رد المحتار شرح در المختار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۶ مین ہے اور فتاوی عالمگیری چھاپہ کلکتہ کے جلد اول کے صفحہ ۱۹ مین ہے اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۶ مین ہے ۱۲

کی نماز تو باطل ہوگی لیکن اگر کسی نے بقدر ایک رکعت کے عصر کی نماز کا وقت پایا اور پھر آفتاب ڈوب گیا تو اسکی عصر کی نماز ادا ہوجاوے گی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ یعنے جس نے پائی ایک رکعت صبح کی نماز کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پای اوس نے نماز عصر کی **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء کا لیکن خلاف کیاہے اس حدیث کا ابوحنیفہ نے اسلیے کہ انکی نزدیک اس صورت مین نماز صبح کی باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنے اور جب دیکھکر پڑھے قرآن امام تو نماز فاسد ہوجاتی ہے نزدیک ابی حنیفہ کے سوا ابوحنیفہ یعنے امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری مین ہے وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ یعنے اور امامت کرواتا تھا حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالی عنہا کو ذکوان غلام اون کا قرآن سے یعنے نماز مین قرآن دیکھ کر پڑھتا تہا **فائدہ** اس مسئلہ مین امام اعظم ہے کے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد بہی امام اعظم کے مخالف ہوئے ہین اسلیے کہ ان کے نزدیک امام کو نماز مین قرآن دیکھکر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہی جو کہ ہدایہ اور عینی شرح ہدایہ اور فتح القدیر اور کنز الدقائق وغیرہ مین کہا ہے وَرَكْعَتَا الظُّهْرِ سَوَاءٌ یعنے ظہر کی اول دو رکعتون مین برابر کی سورتین پڑہے اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف کا ہے سو امام اعظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى وَيَقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہاتے ہم کو پس پڑہتے ظہر اور عصر کے پہلے دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور دو سورتین اور سناتے ہمکو آیت کبہی اور دراز کرتے پہلی رکعت کو اور پڑہتے پچھلی دو مین صرف سورہ فاتحہ

مسئلہ یازدہم

۱ یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ [illegible] میں اور عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کے صفحہ [illegible] میں اور فتح القدیر چھاپہ ایضاً کے صفحہ [illegible] میں اور کنز الدقائق چھاپہ دہلی کے صفحہ [illegible] میں ہے۔

۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے۔

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی یہ ہے جوکہ ہدایہ مین لکھا ہے وَهُوَ مُخَيَّرٌ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مَعْنَاهُ إِنْ شَاءَ سَكَتَ وَإِنْ شَاءَ قَرَأَ وَإِنْ شَاءَ سَبَّحَ كَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ یعنے اور وہ اختیار دیا گیا ہے دو رکعتون پچھلی مین معنے اسکے یہ ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین خواہ چپکا رہے خواہ پڑھ لے خواہ (صرف) سُبْحَانَ اللهِ ہی پڑھ لے اسیطرح روایت کیا گیا ہے امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سو امام ابی حنیفہ یعنے امام اعظم نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی احدیث کا جوکہ ابی قتادہ کی روایت سے مسئلہ دہم مین اوپر مذکور ہوئی ۔

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکیس حدیثون کے یہ ہے جوکہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے يُكْرَهُ الْجَهْرُ بِالتَّسْمِيَةِ وَالتَّأْمِينِ یعنے نماز مین بسم اللہ اور آمین کا پکار کر کہنا مکروہ ہے اور جامع رموز مین لکھا ہے فِي التَّيْسِيرِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَبِأَنَّ التَّأْمِينَ وَإِخْفَاءَهُ سُنَّةٌ فَيُكْرَهُ الْجَهْرُ كَمَا فِي الْمُحِيطِ یعنے تیسیر مین روایت ہے مجاہد سے کہ تحقیق وہ یعنے آمین سورہ فاتحہ مین سے ہے اور یہ بھی ہے کہ آمین کہنی اور اخفا کرنا اسکا سنت ہے پس مکروہ ہوا پکار کر کہنا آمین کا اسیطرح سے ہے محیط مین اور ہدایہ مین لکھا ہے وَيُخْفُونَهَا یعنے امام اور مقتدی اور اکیلا آہستہ کہین آمین اور یہ مذہب امام اعظم اور امام مالک اور اہل کوفہ کا ہے سو امام اعظم اور امام مالک اور اہل کوفہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان اکیس حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ

نماز مین آمین کہنے کے بیان مین

صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَهَرَ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ
روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ اس نے نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکار کر کہی آمین روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے
دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلٰى غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ
حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھتے غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سنتا تہا وہ شخص جو نزدیک ان کے ہوتا
صف پہلی مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین روایت کیا اس حدیث کو بہی دارقطنی نے اور کہا اسناد اسکی
حسن ہے اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور کہا صحیح ہے اوپر شرط بخاری اور مسلم
کے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے **تیسری حدیث** وَعَنْهُ
قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّاْمِيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ
فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ترک کر دیا لوگوں
نے آمین کہنا اور تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہتے غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سنائی تہے اول صف والون کو پہر گونجتی ساتہ
اسکے مسجد روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **فائدہ** یعنے جب حضرت کے آمین
کہنے کا آوازا اول صف والے سن لیتے بعد اسکے سب صحابہ جو جماعت مین ہوتے
اس قدر زور سے پکار کر آمین کہتے تہے کہ انکی آواز سے مسجد بہی گونج اوٹہتی تہی
چوتھی حدیث عَنْ عَطَاءٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنْ

الصَّحَابَةِ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ رَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِآمِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ روایت ہی عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین بلند کرتے آوازین اپنی ساتھہ آمین کہنے کے روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے

پانچوین حدیث قَالَ عَطَاءٌ آمِيْنَ دُعَاءٌ وَّاَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِى الْإِمَامَ لَا تُفُتْنِيْ بِآمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا ابن زبیر نے اور جو پیچھے اسکے تہے یہانتک کہ تحقیق گونج اٹہی مسجد اور ابوہریرہ پکار کر کہدیتے تہے امام کو کہ مت فوت کرا مجہہ سی کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے تھے اسکو یعنے آمین پکار کر کہنی کو ابن عمر بلکہ ترغیب دیتی تہے لوگون کو اور سنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر کہنے مین حدیث ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

چھٹی حدیث عَنْ عَطَاءٍ اَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِآمِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ روایت ہی عطا سے کہ پایا مینے دو سو آدمی کو صحابہ سے بیچ اس مسجد کے جب کہے امام ولا الضالین سنا مین نے انکی آواز ساتھہ آمین کہنے کے روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے

ساتوین حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے یعنے ہو چکتے ولا الضالین تک کہتے آمین اور بلند کرتے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد

فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہا حافظ یعنے ابن حجر نے سند اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو دار قطنی نے **آٹھوین** حدیث **عَنْ** نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَآءَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ قَرَءَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَیَقُوْلُ کُلَّمَا سَجَدَ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ روایت ہی نعیم مجمر سے کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس پڑہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر پڑھی سورہ فاتحہ یہانتک کہ جب پہونچے ولا الضالین تک کہا آمین اور کہتے تہے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہوتے بیٹھنے سے اللہ اکبر پھر کہتے جب سلام پہیرتے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھہ مین ہی میری جان تحقیق مین زیادہ مشابہ ہون تم مین نماز سے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن خزیمہ نے **نوین** حدیث **عَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِیْ بَابِ الْجَهْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **دسوین** حدیث **عَنْ** عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَسَمِعْنَاهَا مِنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِیْ بَابِ الْجَهْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہی عبد الجبار بن وائل سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑہی مین نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہا آنحضرت

۸ یہ مضمون نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۱۱ ۔ و دیکہو مشکوۃ صفحہ ۷۷ ۔ میں ہے
۹ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے
۱۰ یہ حدیث ابن ماجہ کے باب جہر بآمین میں ہے
یہ حدیث ابن ماجہ کے باب جہر بآمین میں ہے ۔ صفحہ ۶۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے) ولا الضالین کہا آمین پس سنا ہم نے (یعنے جتنے لوگ جماعت مین تھے آمین کو) حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **گیارہوین حدیث عَنْ** اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاۃِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَہٗ وَقَالَ اٰمِیْنَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے تھے پڑھنے سورہ فاتحہ کے سے اونچی کرتے آواز اپنی اور فرماتے آمین روایت کیا اسحدیث کو دار قطنی نے اور حسن ٹھیرایا اسکو اور حاکم نے اور صحیح ٹھیرایا اسکو **بارہوین حدیث عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارَمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ترمذی نے اور بیچ اس باب کی روایت ہے حضرت علی اور ابی ہریرہ سے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن ہی اور یہی کہتے تھے بہت لوگ اہل علم سے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین سے اور جو پیچھے انکے تھے اعتقاد رکھتے تھے یہ کہ بلند کرے مرد آواز اپنی کو ساتھ آمین کہنے کے اور نہ پوشیدہ کرے اسکو اور یہی کہتے تھے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق **تیرہوین حدیث عَنْ** بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

روایت ہی حضرت بلال رضے اللہ تعالی عنہ سی یہ کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ سبقت کرو مجھہ سی ساتھہ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **فائدہ** یہ جو بلال نے حضرت کو کہا کہ نہ سبقت کرو مجھہ سی ساتھہ آمین کہنے کے مراد اسکی اس بات کے کہنے سی یہ ہے کہ جب مین سورہ فاتحہ اپنی آپ کے پیچھے تمام کر لیا کرون تب آپ آمین کہا کرین پس اس حدیث سی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑہنا اور آمین پکار کر کہنا یہ دونون باتین ثابت ہوئین **چودہوین حدیث** عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَہُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلَی السَّلَامِ وَالتَّامِیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین حسد کرتے تم سے یہود اوپر کسی چیز کے جسقدر کہ حسد کرتے ہین تم سے سلام کرنے مین اور آمین کہنے مین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **فائدہ** اس حدیث سی سلام اور آمین کہنے پر یہود کے حسد کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت کے اصحاب نماز مین پکار کر آمین کہتے تھے کیونکہ اگر یہود انکے آمین پکار کر کہنے کی آواز نہ سنتے تو حسد کس طرح کرتے پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ جو شخص آمین پکار کر کہنے کو برا جانتا ہے اس مین اور یہود مین کچھ فرق نہین **پندرہوین حدیث** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلٰی اٰمِیْنَ فَاَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہی ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد کیا تمپر یہود نے کسی چیز مین جیسا کہ حسد کیا تم پر آمین

حضرت ابن ماجہ چھاپہ اول مطبع ۔۔۔ صفحہ ۱۳۱ مین

حدیث ابن ماجہ چھاپہ انصاری صفحہ ۱۳۱ مین ہے

کہنے مین بس زیادتی کرو کہنے مین آمین کے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے بیچ
باب پکار کر کہنے آمین کے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس
حدیث کی اسناد مین طلحہ بن عمرو نے اور کلام کی ہے اس مین بہت سے اہل علم نے
سولہوین حدیث بیہقی نے مرفوع روایت کی ہے کہ حسد کیا یہود نے اوپر
قبلہ کے وہ قبلہ کہ ہدایت کیے گئے ہم طرف اسکی اور گمراہ کیے گئے یہود قبلہ سے
اور حسد کرتے ہین یہود اوپر جماعت کی اور حسد کرتے ہین اوپر آمین کہنے ہماری
کے پیچھے امام کے اور بیچ ایک روایت طبرانی کے یون ہے تحقیق یہود نہین حسد
کرتے مسلمانون پر اوپر فضل کے تین کامون سے جواب دینا سلام کا اور قائم
کرنا صفون کا اور کہنا اُن کا پیچھے امام اپنے کے بیچ نماز فرض کے آمین اور بیچ
دوسری روایت کی ابن عدی سے حسد کرتے ہین تم پر یہود اوپر کہنے سلام کے اور
قائم کرنے صفون کے اور کہنے آمین کے **فائدہ** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سلام
کا جواب دینا اور نماز مین صفون کا قائم کرنا اور امام کے پیچھے فرض نماز مین آمین
کہنا یہ تینون کام فضل ہین اور ان تینون کامون سے یہود حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت حسد کرتے تھے پس اگر اب بھی کوئی شخص سلام کے جواب دینے
کو یا نماز مین صفون کے قائم کرنے کو یا آمین پکار کر کہنے کو بُرا جانے تو اس مین
اور یہود مین کچھ فرق نہین ہے **سترہوین حدیث** عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ
قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ جَهْرِ
الْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ
تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہے امام غیر المغضوب علیہم

ولا الضالین پس کہو تم آمین پس تحقیق شان یہ ہے کہ جس کے قول نے موافقت کیا قول سے فرشتون کے بخشے جاتے ہین واسطے اسکے وہ جو اگلے ہین گناہ اسکے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے بیچ باب پکار کر کہنے مقتدی کے آمین کو ❊

فائدہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہے قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین اس مین دلیل ظاہر ہے واسطے اسکے جو کیا اصحاب ہمارے نے اور ان کے سوا اورون نے بیشک آمین کہنی مقتدی کی ہو ساتھ آمین کہنے امام کے نہ پیچھے اسکے پس جب کہے امام ولا الضالین کہے امام اور مقتدی ملکر آمین

اٹھارہوین حدیث **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِيْنَ فَوَافَقَتْ إِحْدٰهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ترجمہ اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہتا ہے ایک تمہارا آمین اور کہتے ہین فرشتے بیچ آسمان کے آمین پس موافقت ہوتا ہے ایک ان دونون کا دوسرے کو بخشے جاتے ہین واسطے اسکے وہ کہ اگلے ہین گناہ اسکے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

انیسوین حدیث **وَعَنْهُ** أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ آمِيْنَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ آمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهٗ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي بَابِ جَهْرِ الْإِمَامِ بِآمِيْنَ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم

بھی آمین پس تحقیق فرشتے کہتے ہین آمین اور تحقیق امام کہے آمین پس جو شخص
کہ موافق ہوا آمین اسکی آمین فرشتون کے کی بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے
وہ کہ اگلے ہین گناہ اوسکے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے بیچ باب پکار کر
کہنے امام کے آمین کو **بیسوین حدیث** وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِيُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ
تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِيْ بَابِ جَهْرِ الْاِمَامِ
بِاٰمِيْنَ اور روایت ہے بھی انہین سے اونہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس وقت آمین کہے پڑہنے
والا قرآن کا (یعنے امام) پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے
ہین پس جو شخص کہ موافق ہوا آمین اسکی آمین فرشتون کے بخشے جاتے ہین
واسطے اوسکے وہ کہ اگلے ہین گناہ اسکے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے
بیچ باب پکار کر کہنے امام کے آمین کو **اکیسوین حدیث** وَعَنْهُ اَيْضًا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ
تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ **ترجمہ** اور روایت ہے بھی انہین سے کہ تحقیق
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو
(یعنے جب امام بعد قررت فاتحہ کے آمین پکار کر کہتا ہے اسکی آواز سنکر فرشتے
بھی آمین کہتے ہین پس تم بھی اسوقت آمین کہو) اس لیے کہ تحقیق جو شخص
کہ موافق ہو جاوے آمین اسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہے اللہ واسطے اسکے
جو آگے گذرے گناہ اسکے کہا ابن شہاب نے اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہتے تھے آمین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** نماز مین آمین پکار کر کہنے کے باب مین کیسی حدیثین کہ جن کا امام اعظم نے خلاف کیا ہے وہ تو گذر چکی ہین لیکن آمین خفیہ کہنے کے باب مین دلیل امام اعظم کی ان کے مقلد جو حدیثین پیش کیا کرتے ہین وہ یہ ہین **پہلی حدیث رَوٰی**[1] شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِی الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** روایت کیا شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُس نے حجر باپ عنبس کے سے اس نے علقمہ بیٹے وائل کے سے اس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہی ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ ترمذی جو مخرج اس حدیث کا ہے کہا اوس نے کہ سنا مین نے محمد یعنے بخاری سے کہ کہتے تھے حدیث سفیان کی یعنے جس حدیث مین مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ یعنے دراز کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو آیا ہی وہ حدیث بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے اس باب مین اور خطا کی شعبہ نے اس حدیث مین کئی جگہہ مین **پہلی**[2] **خطا** شعبہ راوی کی اس حدیث مین یہ ہے کہا شعبہ نے حجر عنبس کا باپ ہے سو یہ اسکی خطا ہے حجر تو عنبس کا بیٹا ہے اور کنیت کیا جاتا ہے ابا سکن **دوسری خطا** شعبہ کی اس حدیث مین یہ ہے کہ شعبہ نے زیادہ کیا اس حدیث مین علقمہ بن وائل سے اور وہ بیچ اسناد اسحدیث کے نہین **تیسری خطا** شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہ کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت

[1] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۵۶ مین ہے ۱۲

[2] یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہے ۱۲

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور یہ اس کا خطا ہے
اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے
آواز اپنی کو اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **مرقاۃ شرح مشکوۃ** مین کہ
اس روایت مین شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہی اور تحقیق صواب بعروف
مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ اور رَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ کا ہے اور لفظ مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ کا ترمذی
اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور لفظ رَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ کا ابوداؤد
نے اور روایت کیا بیہقی اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے عطا سے کہا پایا مین
نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین بلند کرتے آواز مین اپنی
ساتھہ آمین کہنے کے انتہے شعبہ کی حدیث کے ضعیف ہونے کی ایک وجہ یہ بھی
ہے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت نہین چنانچہ کہا ابن حجر نے **تقریب**[1]
التہذیب مین عَلْقَمَۃُ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ بِضَمِّ الْمُھْمَلَۃِ وَسُکُوْنِ الْجِیْمِ
اَلْحَضْرَمِیُّ الْکُوْفِیُّ صَدُوْقٌ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر
ساتھہ ضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا
ہے اپنے باپ سے انتہے اور وجہ نہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ
اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھہ مہینے پیچھے پیدا ہوا تھا چنانچہ کہا شیخ ابن
الہمام حنفی نے **فتح القدیر**[2] مین ذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ فِیْ عِلَلِہِ الْکَبِیْرِ قَالَ اِنَّہٗ
سَاَلَ الْبُخَارِیَّ ھَلْ سَمِعَ عَلْقَمَۃُ مِنْ اَبِیْہِ فَقَالَ اِنَّہٗ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ اَبِیْہِ
بِسِتَّۃِ اَشْھُرٍ یعنے ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتاب اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی
نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے
باپ کے مرنے سے چھہ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے **دوم** شعبہ کی روایت مذکور کے
مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہو چکا

ہے چنانچہ فتح القدیر مین[1] ہے وَقَدْ رَجَّحَ الدَّارَقُطْنِیُّ وَغَیْرُہٗ رِوَایَۃَ سُفْیَانَ بِاَنَّہٗ اَحْفَظُ وَقَدْ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ عَنْ شُعْبَۃَ فِی الْحَدِیْثِ رَافِعًا صَوْتَہٗ یعنے تحقیق ترجیح دی ہے دارقطنی وغیرہ نے سفیان کی روایت کو (یعنے جس مین آمین پکار کر کہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روایت کیا گیا ہے) تحقیق وہ روایت نگاہ رکھی گئی ہے اور تحقیق بیہقی نے روایت کیا ہے شعبہ سے بیچ حدیث کے (آمین کہنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) بلند کرنا آواز کا۔ سوم شعبہ کی حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر آمین نہین کہی ہے خفیہ اپنے دل ہی مین کہی ہے کیونکہ اس مین خود شعبہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت زور سے پکار کر آمین نہین کہی درمیانہ آواز سے کہی ہے اور اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن الہمام حنفی بھی چنانچہ فتح القدیر[2] مین لکھا ہے وَلَوْ کَانَ اِلَیَّ فِیْ ھٰذَا شَیْءٌ لَوَفَّقْتُ بِاَنَّ رِوَایَۃَ الْخَفْضِ یُرَادُ بِھَا عَدَمُ الْقَرْعِ الْعَنِیْفِ یعنے اگر میرے پاس اسکی کچھ دلیل ہوتی تو مین یون مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہ ہوا انتہے ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ امام زور سے چلا کر آمین نہ کہے اسکو اسی قدر آمین پکار کر کہنی چاہیے کہ جسکو اول صف کے لوگ سن لیوین البتہ مقتدیون کو چلا کر کہنی بھی جائز ہے بلکہ سنت ہے اور حدثین اس مضمون کی قریب گذرین **دوسری** دلیل حنفیہ کے آمین خفیہ کہنے کے باب مین شیخ عبد الحق حنفی نے شرح[3] سفر السعادت مین یہ آثار نقل کیے ہین کہ از امیر المومنین عمر بن الخطاب روایت کردہ اند کہ اخفا کند امام چہار چیز

را تعوذ و بسم اللہ و آمین و سبحانک اللہم و بحمدک و در بعض روایات بجای سبحانک
اللہم ربنا لک الحمد آمده و از ابن مسعود رضہ نیز مثل این آمده سیوطی در جمع الجوامع از
ابی وائل روایت آورده کہ گفت بودند عمر و علی کہ جہر نے کردند بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونہ تعوذ ونہ بآمین رواہ ابن جریر والطحاوی وابن شاہین فی السنۃ سو جواب
اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ اثر صحابہ کے ہین مرفوع حدیثین نہین اور
مقابلے مین حدیث مرفوع کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہین ہوسکتا اور دلائل
اسکے اس کتاب مین اسی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے
گزرے **دوم** یہ روایتین طبقہ رابعہ کی ہین اور روایت طبقہ رابعہ کی کتاب کی
قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے اس لیے نہین ہوئی ہین کہ اس طبقے کی
حدیثین جو اچھی سے اچھی ہین وہ ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین
وہ موضوع یا مغلوب سخت کی انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی
کا اسے طبقے کی حدیثین ہین اسیطرح لکھا ہے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
حجۃ اللہ البالغہ مین اور چوتہے طبقے کی حدیثون کا لائق اعتبار اور قابل
حجت کے نہ ہونے کا بیان اس کتاب مین اسے بارہوین مغالطے کے جواب
مین مسئلہ ششم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی **سوم** روایت ابن مسعود کی
بلا اسناد ہے اسلیے کہ ابراہیم نخعی تک ہی پہونچتی ہے ابن مسعود تک نہین
پہونچتی چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین قَوْلُهُ لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعٌ اِلٰى اٰخِرِهِ الرَّابِعُ التَّحْمِيْدُ وَالْاَرْبَعَةُ رَوَاهَا ابْنُ
اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ یعنے یہ قول کہ امام چار چیزون کو خفیہ کہے اعوذ
اور بسم اللہ اور آمین اور چوتہی ربنا لک الحمد کو روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ
نے ابراہیم نخعی سے اور یہ ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جسکی سند سند مین سقوط

وانقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے اور بیان اس کا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی چہارم یہ جو ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ کی روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ یعنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کیا ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو کہا ترمذی نے بعد اس حدیث کے وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یعنے آمین پکار کر کہنے کے باب مین حضرت علی اور ابی ہریرہؓ سے بھی حدیث آئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آمین پکار کر کہنے کی حدیث کے راویون مین سے ہین چنانچہ ابن ماجہ مین ہے باب پکار کر کہنے آمین کے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ یعنی سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو ابن جریر اور طحاوی اور شاہین نے روایت کی ہے کہ حضرت علی آمین پکار کر نہین کہتے تھے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین اور کہا سبل السلام مین اور دار قطنی نے بیچ سنن کے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ پکار کر کہنے کے راویون مین سے ہین اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہین پڑھتے تھے یہ بھی لغو ہے اور لائق ماننے کے نہین اھ نیز یہ جو شیخ عبدالحق صاحب نقل کرتے ہین کہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نماز مین سبحانک

(حاشیہ، دستی تحریر:) ۹ حدیث مشکوۃ مین باب القراءۃ فی الصلوۃ سے نقل مین ہے ذکر ترمذی ... ۱۰ ... ۱۱ ... ابن ماجہ ... ۱۲ ... بلوغ المرام ... صفحہ ۳۳ مین ہے

اللهم الخ خفیہ پڑہتے تھے سو یہ بھی لغو ہے اور مخالف ہی احدیث کی جو کہ صحیح مسلم میں روایت ہی عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ پکار کر پڑہتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ کو غرض کہ نماز میں آمین خفیہ کہنے کے لیے روایات مذکورہ واہیہ سی حجت پکڑنی بجز تعصب مذہبی کے اور کوئی بات نہین کیونکہ اس امر مین کوئی بہی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی ہے اگر ہوتی تو شیخ ابن ہمام اور عینی وغیرہ بڑے بڑے حنفی اپنی کتابون مین ضرور ہی لاتے اور چہپا کر نہ رکہتے **تیسری دلیل** امام اعظم کی آمین خفیہ کہنی کے باب مین مقلد امام اعظم کے یہ پیش کرتے ہین کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری مین ہی قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ یعنے کہا عطا (تابعی) نے آمین دعا ہے اور دعا کا پکار کر کہنا بحکم آیت قرآن اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ یعنے پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چہپا کر تحقیق وہ دوست نہین رکہتا حد سے نکلجانے والون کو سو **جواب** اس کا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ عطا تابعی کے قول مذکور پر اعتقاد جمانا کر اسبات کا قائل ہو جانا کہ آمین دعا ہے ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص آیت قرآن لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ سے یہ سمجہ بیٹہے کہ نماز پڑہنی سے خدا تعالے نے منع فرمایا ہے اور اَنْتُمْ سُكَارٰى کی طرف دیکہے ہی نہین کیونکہ عطا نے جہان آمین کو دعا کہا ہے وہان اسکا پکار کر کہنا بہی تو بتلا دیا ہے دیکہہ لیجیے وہ پوری حدیث **صحیح بخاری** کی یہ ہے **قَالَ** عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ وَّ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَّكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا یعنے کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا عبداللہ ابن زبیر نے اور جو پیچہے اسکے تہے یہانتک کہ تحقیق گونج اٹہی مسجد اور ابو ہریرہ کہدیتے

لہ صحیح مسلم جلد اول
لہ کیونکہ مقلد امین کہتے ہیں
لہ آمین اور دعا
لہ صحیح بخاری

تے امام کو کہ مت فوت کرا مجھہ سے کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے تہے
اُسکو (یعنے آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمر بلکہ ترغیب دیتے تہے لوگون کو (آمین
کہنے کے لیے) اور سُنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر کہنے مین حدیث ہے
دوم یعنے آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الخ کی آجتک کسی مفسر نے بہی خفیہ آمین کہنے کی
نہین کہے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور
تفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکھہ لیجیے **سوم** آیت
اُدْعُوا رَبَّكُمْ الخ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہو نہ آہستہ کہنا آمین کا آہستہ کہنا
آمین کا اسے اسوقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے
ثابت ہے اور نہ حدیث سے صرف تابعی کے قول سے ثابت ہے اور وہ لائق اعتبار اور
قابل حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ بے دلیل بات ہے اور آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ
الخ مین مراد اخفا سے نہ بہت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا کہ جسکو کوئی بہی نہ سُن
سکے کیونکہ فرمایا اللہ تبارک وتعالے نے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا
وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا یعنے اور مت آواز بلند کر ساتہہ نماز اپنی کے اور نہ بہت
آہستہ کر ساتہہ اسکے اور ڈہونڈہ درمیان اسکے راہ کہا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ یہ آیت دعا کے باب مین نازل ہوئی ہے چنانچہ بخاری
مین ہے عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ روایت ہے ہشام سے
نقل کی اس نے اپنے باپ سے اور مت آواز بلند کر ساتہہ نماز اپنی کے اور نہ بہت
آہستہ کر ساتہہ اسکے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نازل ہوئی
ہے یہ آیت بیچ دعا کے یہی قول ہے نخعی اور مجاہد اور مکحول کا اور یہ دلیل ہے اس
پر کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ مانگنی چاہیے اور اگر بطور

تنزل مانا بھی جاوے کہ آمین دعا ہے تو اس سے حکم آمین اسیقدر مستفاد ہوا کہ آمین
کو زور سے چلا کر نہ کہین بلکہ میانہ آواز سے کہین جو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت
پست اور یہہ حنفیہ کے مفید مدعا نہین ہے ان کا مدعا اور اُن کا مذہب تو یہ ہے
کہ آمین ایسی آہستہ کہی جاوے کہ جس کو پاس والے بھی نہ سُنین پس اسکو دعا
مانکر بھی کام نہ بنا چہارم اگر ہم فرض بھی کر لین کہ مراد آیت ادعوا ربکم الخ
سے ایسی آہستگی ہے جس مین آواز نہ نکلے تو بھی حکم آمین اس سے مستثنے اور مخصوص
رہیگا اسلیے کہ جس پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتری اُسی نے آمین
کو بھی اور کئی دعاؤن کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤن
پکار کر کہنے والی کا اس سے مستثنے نہ ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
آمین وغیرہ دعائین پکار کر کیون کہتے کیا یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پیچھے حنفیون کے امام پر اتری ہے و یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی سمجھ مین اسکے معنے نہ آئے و یا دیدہ و دانستہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمان کی تو یہ شان نہین ہے کہ ان
مین سے کوئی بات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تجویز کرے لیکن
یہ حوصلہ امام اعظم ہی کے مقلدون کا ہے اور کسیکا نہین اور امام اعظم کے
مقلدون کے زعم مین مخالف آیت اُدْعُوا رَبَّکُمْ الخ کے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اس باب مین
تو اکیس حدیثین قریب بیان ہو چکی ہین لیکن سوائے آمین پکار کر کہنے کے
اور اور دعائین جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر کہی ہین اور امام
اعظم کے مقلد ان کو نہین مانتے ہین معرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے
پہلی دعا مسلم مین روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے

کہا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعاءہ وھو یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وفی روایۃ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار قال حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت یعنے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑہنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ وہ فرماتے تھے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اوس پر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے (یعنے تقصیرات اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنے جنت مین) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اوسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولی کے (یعنے پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے) اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر (یعنے اس عالم مین) بہتر گھر اوسکے سے اور اہل (یعنے خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اوسکو جنت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اوسکو فتنے قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی میںنے کہ ہوتا مین یہ میت (یعنے تو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے یہ دعا کرتے **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح[۲] مسلم مین لکھا ہے کہ اسحدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑہنے دعا کے

[۱] یہ حدیث صحیح مسلم جلد اول کے صفحہ ۳۱۱ چھاپہ نولکشور سے ۱۲ منہ

[۲] عبارت امام نووی کی صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۱۱ سے ۱۲ منہ

جنازے کی نماز مین دوسری دعا ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روایت
ہے واثلہ بن اسقع رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا صلّی بنا رسولُ اللہِ صلّی اللہُ
علیہِ وسلّمَ علٰی رجلٍ من المسلمین فسمعتُہ یقولُ اللّٰھمّ اِنّ فلانَ بنَ فلانٍ
فی ذمّتکَ وحبلِ جوارِکَ فقِہ من فتنۃِ القبرِ وعذابِ النّارِ وانتَ اھلُ
الوفاءِ والحقِّ اللّٰھمّ اغفرلہٗ وارحمہٗ اِنّکَ انتَ الغفورُ الرّحیمُ یعنے نماز
پڑھی ساتھ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین
سے پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان
تیری کے ہے (یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تہا تجھپر اور چنگل مارنے والا ہے
ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (یعنے
عذاب اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (کہ جو عہد
اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے
(کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم
کر اوسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے تیسری دعا بخاری مین روایت
ہے موسی بن عقبہ سے کہا موسی بن عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے بنت خالد
بن سعید بن عاص کی نے انّھا سمعتُ النّبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ وھو
یتعوّذُ من عذابِ القبرِ یعنے تحقیق اُسنے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ
وہ پناہ مانگتے تہے قبر کے عذاب سے چوتھی دعا مسلم مین روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نماز پڑہتے تہے نزدیک خانہ کعبہ کے جب گئے حضرت سجدے مین تو مشرکین
مکہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر اونٹنی کی اوجھڑی وغیرہ ڈالدی
اور ہنسنے لگے جب بی بی فاطمہ رضہ آئین تو اونہون نے اوٹہائی فلمّا قضی

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ رَفَعَ صَوْتَہٗ ثُمَّ دَعَا عَلَیْہِمْ وَکَانَ اِذَا دَعَا ثَلَاثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَہٗ ذَھَبَ عَنْھُمُ الضِّحْکُ وَخَافُوْا دَعْوَتَہٗ یعنے پس جب پڑہ چکے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز اپنی بلند کی آواز اپنی پہر بددعا کی اُن پر اور تہے جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے تین بار پہر فرمایا یا اللہ سخت پکڑ قریش کو فرمایا یہ تین بار پس جب سُنی ان لوگون نے آواز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چلی گیئی ان کی ہنسی اور ڈر گئے بددعا انکی سے **پانچوین** دعا **بخاری اور مسلم** مین۶ روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اِنَّ یَھُوْدِیَّۃً دَخَلَتْ عَلَیْھَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ذکر کیا اوس نے قبر کے عذاب کا پس کہا اس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکہے تم کو اللہ تعالی عذاب قبر کے سے پس پوچہا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیچہے اس پوچہنے کے کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتہ اللہ کے عذاب قبر کے سے **چہٹی** دعا **مسلم** مین۷ روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ

۵ یہ حدیث مشکوۃ مین باب اثبات عذاب القبر کے پہلے فصل مین ہے
۶ یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۲ مین ہے

يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ یعنے تھے جب ہم نماز پڑھتے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہوں داہنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہ متوجہ ہوں ہمپر ساتھ مونہ اپنے کے (یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف متوجہ ہوں) کہا براء نے پس سُنا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے (یعنے بعد سلام کے) اے رب میرے بچا مجھکو عذاب اپنے سے اس دن کہ اٹھاویگا تو یا جمع کرے گا تو اپنے بندوں کو **فائدہ** لفظ سمعتہ کا صریح دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤن کو پکار کر کہا ہے اور اس باب مین چھہ حدیثین تو یہ ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئین اور سوائے انکے اور بھی بہت سی حدیثین ہین کہ جن سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعاؤن کو پکار کر کہنا ثابت ہے لیکن امام اعظم کے مقلد بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ کے جو ان کو نہین مانتے ہین تو وجہ اسکی یہی ہے کہ انکے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور اس آیتہ کے معنے نہین سمجھے ہین ورنہ دیدہ و دانستہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کبھی نہ کرتے اور آمین اور دعاؤن مذکورین کے پکار کر کہنے سے برا کبھی نہ مانتے **چہارم** بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہین اور جن دعاؤن کا پکار کر کہنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے انکو بھی آپ نہین مانتے ہین تو پھر الحمد کو اور سوائے الحمد کے اور اور دعاؤن کو کہ قرآن مین ہین آپ نماز مغرب اور عشا اور فجر مین کیون پکار کر منع کرتے ہین کیا آپکے امام پر اس باب مین کوئی علاحدہ آیت نازل ہوئی ہے جسپر آپ عمل کرتے ہین **پنجم** امام اعظم کے مقلد اگر نماز مین آمین پکار کر اسلیے نہین کہتے ہین کہ آیت ادعوا ربکم الخ کہ جس سے تمسک پکڑتے ہین قطعی ہے اور حدیثین آمین پکار کر کہنے کی ظنی ہین اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل کرنا

جائز نہین ہی تو جواب یہ ہے کہ آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الخ کا یہ مطلب ہرگز نہین کہ آمین پکار کر نہ کہنا چاہیے بلکہ مطلب اسکا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنی چاہیے لیکن دعا بھی وہان آہستہ مانگنی چاہیے جہان پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ مانگی ہے اور وہان پکار کر ہی مانگنی چاہیے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے کہہ کہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اس نے کہا مانا اللہ تعالی کا اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے اور بعض دعاؤن او رنماز مین آمین کا پکار کر کہنا اگر آیت ادعوا ربکم الخ کے خلاف اور خدا تعالی کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو اسی وقت وحی نازل ہوتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آمین پکار کر کہنے سے منع کیا جاتا غرض کہ امام اعظم کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیث لانے سے جب مجبور اور عاجز ہو چکے ہین تو ناچار معنے آیت کے خلاف قول وفعل پیغمبر اور انکے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبرین نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لینے لگ گئے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ان کے دلون مین اور انکی آنکھون پر تقلید کی پٹی لگ رہی ہے اسلیے کہ اپنے امام کے قول وفعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کی کچھ بھی اصل نہین

جانتے ہین اور صاف صاف انکار کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آیت قطعی ہوتی ہی
اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین حالانکہ اپنے اِس
قاعدے کے بہی پابند نہین ہین اور بہت سی جگہون مین اس قاعدے کے خلاف عمل
مین لاتے ہین چنانچہ واسطے تصدیق اپنے دعوی کے اب مین چند مسائل اس
قسم کے نقل کرتا ہون دیکہہ لیجیے **پہلا مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ
الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون
کے لکہی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی ظاہر اس آیت سی یہی سمجہا جاتا ہے کہ پانچون
نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑہنی چاہیین لیکن سفر مین بلکہ لوگون کے دفع
حرج کے لیے بعض اوقات اپنے گہر مین بہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع
کرکے نماز پڑہی ہے اور بیان اس کا مسئلہ بست ونہم مین انشاء اللہ تعالی آگے
آویگا اور مزدلفہ مین جمع کرکے پڑہنے کے قائل ہین تو امام اعظم اور ان کے مقلد
بہی ہین اور دلیل ان کی یہ حدیث ہی جو کہ بخاری اور مسلم اور ابوداؤد او
نسائی مین روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ
جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز پڑہی فجر کی اس دن قبل
وقت اپنے کے پس اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے
عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور
قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹہا کرلے گیا
دوسرا مسئلہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ
بَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ
الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ

الّتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآئِکُمُ الّتِیْ دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِھِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ یعنے حرام کی گئین اوپر تمہارے ماءین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پہوپہیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بہائیون کی اور بیٹیان بہنون کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودہ پلایا تمکو اور بہنین تمہاری دودہ سے اور مائین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جورون تمہاری کی جو بیچ گودیون تمہاری کے ہین بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی تم نے ساتہ اُن کے پس اگر نہین ہوئے داخل تم ساتھ انکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے اور جوروین بیٹون تمہاری کی جو صلب تمہاری سے ہین اور یہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے مگر جو کچہ کہ گذر التحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر جنکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتہ تمہارے لکھدیا اللہ تعالےٰ نے اوپر تمہارے اور حلال کیا گیا واسطے تمہاری جو کچہ سوای اسکے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے مالون اپنے کے **فائدہ** ان آیتون سے ایک تو ظاہر مین یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوای ان عورتون کے کہ جن کا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے اور کوئی بہی عورت حرام نہین اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی پہوپہی بہی اور اپنی بی بی کی خالہ بہی حرام ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پہوپہی اوسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اسکی کے اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بہی اور

ف پہلی فصل بیان مین ان عورتون کے جن سے نکاح حرام ہے

انکے مقلد بھی پس اب غور کر کے انصاف سی کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان
چلا گیا اور یہہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے
مین ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدی کو کون اٹھا کر لے گیا **تیسرا مسئلہ** آیت اُمَّهٰتُكُمُ
الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ظاہر** مین
یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور دودہ کی بہن ہی حرام ہے سوای ان کے
اور سب حلال ہین اور حدیث مین ہی کہ جو چیز بسبب نسب کے حرام ہے وہی بسبب
دودہ پینے کے بھی حرام ہے چنانچہ **مسلم** مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ انہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپ کو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ
حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوب صورت ہی جوان عورتون قریش کی ہین پس فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضہ کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا
ہے دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی بسبب دودہ پینے کے وہ چیز
کہ حرام کی بسبب نسب کے ۔ اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور ان کے مقلد بھی
پس اب انصاف سی کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہہ جو
کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل
جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹھا کر لے گیا **چوتھا مسئلہ** فرمایا اللہ تعالی
نے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے
نماز کے دن جمعے کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے اور چھوڑ دو سودا کرنا ۔
ظاہر اس آیت سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہی لیکن حدیثون
مین ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہین اور
حدیثین اس مضمون کی یہ ہین **پہلی حدیث** روایت ہے طارق بن شہاب

رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہی واجب ہی ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر (اگر کسی کے ملک مین ہو) اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور کہا نہین سنا طارق نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت سی طارق مذکور کے اس نے نقل کی ابوموسی سے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا مصنف یعنے ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اس حدیث کو بہتون نے اور روایت کیا اسکو شرح سنت مین ساتھ دوسرے لفظ کے ایک شخص قوم بنی وائل کی سے اور نہین نام لیا گیا اس شخص کا اور مراد مصنف یعنی ابن حجر کی یہ ہے کہ حدیث ساتھ اس وجہ کے موصول ہوئی اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ کہا نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث اوپر شرط بخاری اور مسلم کے ہے اور یہہ حدیث حجت ہی **دوسری حدیث روایت** ہی جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہی اوسپر نماز جمعے کی دن جمعے کی مگر مریض یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر (فرض نہین) پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعے سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ اس سے اور اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا۔ روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے +

فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے راویون مین ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا معاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونون راوی ضعیف ہین اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور اون کے مقلد بھی بلکہ امام اعظم کے نزدیک اندھے پر مطلق جمعہ واجب نہین اور حدیثون مین اندھے پر جمعے کے واجب نہونے کا ذکر تک نہین ہے پس تعجب ہے

ملہ بیان جمعہ کا مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی میں ہے جلد اول کے صفحہ ۲۰۴ میں ہے۔ ملہ یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ ہند ترجمہ ہدایہ کے جزو ثانی کے من الجلد الاول کے صفحہ ۱۰۰۱ میں ہے۔ ملہ یہ مضمون باب وجوب جمعہ من کتاب الصلوۃ ملہ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد ثالث کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے

کہ یہان توظنی سے بہی استدلال نہ کیا اپنی راے سے ہی کام چلا دیا اور اندہی
پر جمعے کا واجب نہ ہونا بنا لیا پس اب انصاف سی کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر
سے عمل کہان چلا گیا اور یہہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور
قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین یہان توظنی کو بہی بالاے طاق کہہ
دیا اور اپنی ہی راے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سی بھی مقدم کیا پہر تبلایے تو یہان
آپکے اس قاعدے کو کون اوڑہا کرے گیا **پانچوان مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا
ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ
اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ یعنے اے لوگو جو ایمان
لائے ہو جب کہڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دہوو مونہون اپنون کو اور ہاتھون اپنون
کو کہنیون تک اور مسح کرو سرون اپنون کو اور پاؤن اپنون کو ٹخنون تک ظاہر
اس آیت سی تو یہی سمجہا جاتا ہے کہ پانچون نمازون کے واسطے نیا وضو کرنا چاہیے
اور حضرت نے ایک وضو سے پانچون نمازون کو بہی پڑہا ہے چنانچہ **مسلم** مین روایت
ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہین کئی
نمازین دن فتح مکہ کے ساتہہ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عمر نے تحقیق کی آپنے آج کے دن ایک چیز کہ
نہ تھے کرتے اسکو پس فرمایا قصدًا کیا مینے اسکو اے عمر اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بعض اصحاب کا یہ دستور تہا کہ جب تک اُن کا وضو نہ ٹوٹتا تب تک نیا وضو نہ
کرتے چنانچہ **دارمی** مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے اور تہا ایک ہم
مین سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو جماعت نے مگر مسلم نے اتنے

ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت پر فرض تھا پھر منسوخ ہوا چنانچہ حدیث اس مضمون کی بلاغ المبین مین ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنے کے بیان مین ہمنے نقل کردی ہے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عزیمت جانکر ہر نماز کے لیے نیا وضو کر لیا کرتے تھے اور مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہے کہ جبتک وضو ٹوٹے نہین تب تک نماز پڑہنی اُسسے جائز ہے اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹھا کر لے گیا۔ غرضکہ حنفیہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ پلٹ کر دیا ہے اور صحیح صحیح حدیثون کو اکثر مسائل مین بالکل ترک کر دیا ہے میرے خیال مین بھی مطابق لکھنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جنکی عبارت قریب آتی ہے حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہوگا کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجھے ہین ویسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی نہین سمجھے تھے لیکن چونکہ یہہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلیے اپنے امام کی بات کو پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف اصول مقررہ محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لے آتے ہین اور اگر بڑا زور مارتے ہین تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کر دیتے ہین اور کہین بمقابلہ حدیث صحیح مرفوع کے کسی صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑ کر حدیث صحیح مرفوع کو ترک کر دیتے ہین اور کہین حدیث صحیح مرفوع کے مقابلے مین آیت قرآن پڑہ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کی آیت کے ہوتے ہوے حدیث پر چلنا جائز نہین ایسے لوگون کے حق مین مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے کہ سبھی حنفی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح مانکر قدح و جرح سے

سالم جانکر اسکے مقابلے مین قرآن کی آیت پڑہتے ہین بیشک یہی عتقاد رکہتے
ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس آیت کے معنے نہین سمجھے ورنہ حدیث
کے مقابلے مین کبھی قرآن نہ پڑہین بلکہ دونون کو باہم موافق کرین لیکن چونکہ یہ بات
صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلیے وہ ایک ٹٹی کی آڑ مین شکار
کہیلتے ہین اور اس بُری اعتقاد کو اس قاعدے کے ضمن مین ظاہر کرتے ہین کہ آیت
قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین ہے مگر
چونکہ وہ اس قاعدے کے پابند نہین رہتے اور جہان اس قاعدے پر چلنے سے مذہب
امام کی پیروی چھوٹتی ہے وہان اس قاعدے کو بالاے طاق رکھدیتے ہین اور بمقابلہ
آیت قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ راے فقیہ سے تمسک کرتے ہین تو اس
سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ انکا محض انکار عمل بالحدیث کیلیے آڑ ہے اور در
حقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہین اور ان کے فہم کو آنحضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فہم سے اچھا جانتے ہین اب مین واسطے تصدیق اپنے دعوے
کے ایک مثال جس سے یہ ثابت ہو کہ قاعدہ انکا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت
مین اسکے پابند نہین ذکر کرتا ہون مسئلہ جمعہ قرآن مین یون ناطق ہے اِذَا نُودِیَ
لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو
ایمان لائے ہو جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعے کے پس شتابی
کرو طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا۔ دیکھو یہ صریح ہے ہمین کہ جمعے کے واسطے
بادشاہ یا شہر یا بازار ہونے کی کچھ شرط نہین ہے پہر حنفیہ اس آیت کو نہین مانتے
اور اسکو بمقابلہ ایک قول صحابی کے (کہ وہ بھی صحیح نہین ضعیف ہے) بلکہ بقول ایک
عالم مذہب حنفی کے کہ جسکا قول بالاتفاق حجت نہین ترک کر رہے ہین اور کہتے
ہین کہ جہان شہر نہین حاکم امیر نہین بازار وکوچہ نہین وہان جمعہ صحیح نہین اب غور

کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا افسوس قاعدے
کو کون اوٹھائے گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابندی قاعدے کی نہین بلکہ پابند تقلید
اپنے امام کے ہین بس اگر اسکی محافظت قرآن کے اخذ کرنے مین دیکھتے ہین تو ہر
کو ہاتہہ مارتے ہین اور اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے تو اسکی
طرف دوڑتے ہین انتہے سبحان اللہ ایسے بدعقیدہ لوگ بھی پیغمبر سے محبت اور
انکی حدیث پر چلنے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی کہلاتے
ہین ان لوگون کو تو پیغمبر سے کچھ بھی محبت نہین بلکہ ایسے لوگ تو پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی کہلانی
کا ان کا زبانی جھوٹا دعوی ہے کیونکہ اگر ان کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت
ہوتی تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے امام کے قول کے خلاف ہونے
کی جہتہ سے کبھی ترک نکرتے اور خدا تعالی اور اسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم
کے برعکس کبھی نہ چلتے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف
نہ جانین اس مین جو جھگڑا اوٹھے آپس مین پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی تیرے
فیصلہ سے اور قبول رکھین نا کر۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
تَأْوِيلًا ؕ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو
رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پس اگر جھگڑا کرو تم بیچ کسی چیز کے
پس پھیر دو اسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے

ع ۔ پارہ پانچ سورہ نساء ع ۔ رکوع ۸ ۔ پارہ پانچ رکوع ۔ سورہ نساء ع

اور دن پچھلے کے یہ بہتر ہے اور اچھا ہے خرامین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ
كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ
رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اس نے کہا مانا اللہ کا۔ اور فرمایا
اللہ تبارک وتعالے نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
یعنے کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ
تعالے نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ
يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا
مُّبِيْنًا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے جسوقت کہ مقرر کرے
خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے ان کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی
نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر۔ اور فرمایا
اللہ سبحانہ وتعالے نے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ
بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ اَلِيْمٌ یعنے
ان کے شریک ہین کہ انہون نے راہ ڈالی ہے انکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا
نہین اللہ تعالے نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلے کی تو فیصلہ کر دیا جاتا ان مین اور
بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یہ آیتین صریح
دلیل ہین اسبات پر کہ جو لوگ اللہ تعالے اور اسکے پیغمبر کے حکم سے خلاف اپنے
اماموں کے راہ نکالی ہوئی پر عمل کرتے ہین وہ لوگ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہین
شرک کی راہ چلنے والے بڑی ناانصاف اور ظالم اور گمراہ ہین اگر اللہ تعالی نے
قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھیرا دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہو کر ان پر
عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا لیکن امام اعظم وغیرہ امامون

کا اس مین کچہ بہی قصور نہین وہ بری ہین اسلیے کہ انہون نے جو مسائل دین میں اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو صاحب مذہب کہلانے اور لوگون کے مقتدی بننے کے لیے نہین کیا اور بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتون سے بالکل پاک اور انکے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تہے انکو سوای اپنے ذاتی فائدی کے اور کوئی غرض نہ تہی اسی واسطے اپنی تقلید سے لوگون کو منع کرتے رہتے تھے اور جہانتک ان سے ہو سکتا لوگون کے نفع کے واسطے احادیث نبوی یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگون کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی بہی قول ہمارا قرآن اور حدیث کے خلاف پاؤ تو اسے ہرگز نہ مانو اور اسپر عمل کرنا حرام سمجھو امام شعرانی میزان شعرانی مین فرماتے ہین حفاظ حدیث نے شہرون اور سرحدون کی طرف سفر کرکر جسوقت حدیثون کو جمع کر لیا تہا اسوقت امام ابوحنیفہ اگر زندہ ہوتے اور اُن حدیثون کو پاتے تو لے لیتے اور تمام مسائل کو جو کہ اپنی رای اور قیاس سے اونہون نے کہے تہے ترک کر دیتے جیسکہ اور امامون نے بسبب جمع ہو جانے حدیثون کے اپنے وقت مین بہ نسبت امام ابوحنیفہ کے بہت ہی کم قیاس کیا ہے اسیطرح سے ان کے مذہب مین بہی قیاس کم ہوتا اور یہہ بہی احتمال ہے کہ جس نے امام ابوحنیفہ کی طرف نص پر قیاس مقدم کرنے کو نسبت کیا ہے اس نے یہ امر آپکے مقلدون کی کلام مین پایا ہے جو امام کے قول پر عمل کرنے کو لازم سمجھتے ہین اور حدیث کو جو بعد فوت ہونے امام کے صحیح معلوم ہوی چھوڑ دیتے ہین و لیکن امام معذور ہے اور یہ لوگ معذور نہین اور انکا یہ کہنا کہ ہمارے امام نے یہ حدیث نہین لی کچہ سند نہین ہو سکتا اسلیے کہ امام کو تو حدیث نہین پہونچی یا انکے نزدیک صحیح نہین ہوئی لیکن اُنکو تو پہونچ گئی اور صحیح ہو چکی ہے

علامہ شعرانی صاحب میزان کا قول حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں

اور سب اماموں کا یہ قول گذر چکا ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہی ہمارا مذہب ہے اور
حدیث کے سامنے کسیکا بھی قیاس اور عذر نہین چل سکتا ہے بجز اسکے کہ اللہ اور
اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مان لے اور اسپر عمل کرے انتہے مختصرا

مسئلہ سیزدہم

ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ
ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ كَانَتِ الْعَصْرُ اَوِ الْمَغْرِبُ
اَوِ الْفَجْرُ خَرَجَ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِيْهَا لِكَرَاهِيَةِ التَّنَفُّلِ بَعْدَ هٰذِهٖ اگر ہو
نماز عصر یا مغرب یا فجر نکلے یعنے مسجد سے اگرچہ شروع ہو موذن تکبیر مین واسطے
مکروہ ہونے نفلون کے پیچھے ان کے یعنے ان نمازون کے **فائدہ** یہ عبارت
دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ اگر کوئی شخص صبح یا عصر کے فرض پڑھ چکا ہو تو وہ
اگر اس مسجد مین چلا جاوے جہان صبح یا عصر کی نماز کی تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو
اسکو امام اعظم کے نزدیک جماعت مین شامل ہونا نہ چاہیے سو اس مسئلہ مین خلاف
کیا ہے امام اعظم نے اس حدیث کا جو کہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی
مین روایت ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اس نے شَهِدْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ
مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ
لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا
اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ
فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ
فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ یعنے حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ

حج انکے کے (یعنے حجۃ الوداع مین) پس نماز پڑہی مین نے ساتھہ انکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا دو شخصون کو بیٹھے ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہ پڑہی تھی اونہون نے ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونون کو میرے پاس پس لائی گئے وہ دونون کہ کانپتا تہا گوشت مونڈہون انکے کا (یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے) پس فرمایا کس چیز نے باز رکہا تمکو نماز پڑہنے سے ہماری ساتھہ پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ تحقیق تہے ہم نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جب وقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنے مکانون مین پھر آؤ تم مسجد مین کہ اس مین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھہ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمہاری لیے نفل ہے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین محجن اور یزید بن عامر سے بہی روایتین آئی ہین اور اہل علم مین سے بہت لوگون کا یہی قول ہے اور ساتھہ اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اتہے اور امام اعظم جو قائل اس کے نہین ہین سو دلیل ان کی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین جو کہ موطا امام مالک مین روایت ہی نافع سے کہا اس نے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر تہے کہتے کہ جس نے نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا ان دونو کو ساتھہ امام کے پھر نہ پڑہے اندونو کو سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ موقوف ہی ابن عمر پر اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم میں گزرا

مسئلہ چہار دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے دیکہو تقدیم العبد لانہ لا یتفرغ للتعلم

مطبوعہ ترمذی کا صفحہ ۲۰ پر ہے احمدی مطبوعہ دہلی اور ۱۲۷ ۱ … ماشیہ: موطا امام مالک … فارسی … مطبوعہ … مسئلہ … وقایہ … جلد اول … در مختار … جلد اول … عالمگیری … جلد اول … [illegible]

وَالْاَعْرَابِیِّ لِاَنَّ الْغَالِبَ فِیْھِمُ الْجَھْلُ وَالْفَاسِقُ لِاَنَّہٗ لَایَھْتَمُّ لِاَمْرِ دِیْنِہٖ وَالْاَعْمٰی لِاَنَّہٗ لَایَتَوَقَّی النَّجَاسَۃَ یعنے اور مکروہ ہے امامت غلام کی اسلیے کہ وہ فراغت علم سیکھنے کی نہین پاتا اور امامت جنگلی کی اسلیے کہ ان مین جہل غالب ہی اور فاسق کے اسلیے کہ دین کی امر مین اہتمام نہین کرتا اور اندہے کی اسلیے کہ وہ نجاست کو نگاہ نہین رکہتا **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے اس بات پر کہ اندہی کی پیچھے نماز پڑہنی مکروہ ہی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی یعنے خلیفہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کری لوگون کی اور تہے وہ اندہے **فائدہ** کہا منتقے مین کہ روایت کیا حدیث کو ابوداؤد اور احمد نے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ روایت کیا حدیث کو بہی ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور ابو یعلے اور طبرانی نے حضرت عائشہ سی اور روایت کیا اسکو طبرانی نے ساتہہ اسناد حسن کے ابن عباس سے۔

مسئلہ پانزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وَیَقُوْلُ الْمُؤْتَمُّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَلَایَقُوْلُھَا الْاِمَامُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اور کہی نمازی سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے مقتدی ربنا لک الحمد اور نہ کہے امام ربنا لک الحمد نزدیک امام اعظم کے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہی عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ
مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ
رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ
ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے
برابر مونڈھون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جس
وقت اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونو ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سنا اللہ تعالیٰ
نے واسطے اوسکے کہ حمد کی اسکی ای رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے
حضرت نہین کرتے تھے بیچ سجدون کے **دوسری** حدیث **مسلم** مین روایت
ہے عبد اللہ بن ابی اوفے رضی اللہ عنہ سے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَھْرَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ مِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے فرماتے سنا اللہ نے واسطے
اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف
آسمانون بھر اور زمینون بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکی
تیسری حدیث **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ
یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ
یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ
یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ
یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا
حَتّٰی یَقْضِیَھَا وَیُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ یعنے رسول

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے نماز کی طرف تکبیر کہتے کھڑے
ہونے کے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرنے کیوقت پھر کہتے سن لیا اللہ نے جس نے
تعریف کی اس کی جب بلند کرتے اپنی پیٹھ کی ہڈی کو رکوع سے پھر کہتے کھڑے
ہوکے اے رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف پھر تکبیر کہتے جب جھکتے سجدے کو پھر تکبیر کہتے
جب اٹھاتے سر اپنا پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے سر اپنا
پھر کرتے اسیطرح کل نماز مین ادا کرنے تک اوسکے اور تکبیر کہتے جبدم کھڑے ہوتے
دو رکعتون سے بیٹھنے کے بعد **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ امام
شافعی اور امام مالک اور عطا اور ابوداؤد اور ابوبردہ اور محمد بن سیرین اور اسحاق
اور داؤد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی اس بات پر کہ خواہ امام ہو خواہ مقتدی
ہو خواہ اکیلا ہو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بھی اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی کہے امام
اور مقتدی اور اکیلے مین کچھ فرق نہین اور کہا امام یحییے اور ثوری اور اوزاعی
اور روایت کی گئی ہے مالک سے کہ امام اور اکیلا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دونون کو اکٹھا کہین اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ہی
کہے اور کہا امام ابو یوسف اور محمد نے کہ امام بھی اور اکیلا بھی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اکٹھا کہین لیکن مقتدی فقط سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ہی
کہے اور کہا ہادی اور قاسم اور امام ابوحنیفہ نے کہ امام اور اکیلا فقط سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ ہی کہین اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ہی کہے اور حکایت
کیا ہے اسکو ابن منذر نے ابن مسعودؓ اور ابی ہریرہ اور شعبی اور امام مالک اور
امام احمد سے کہا امام یحییے نے کہ مین بھی قائل اسی کا ہون انتھے اور یہی مروی
ہے ناصر سے تمام ہوئی عبارت نیل الاوطار کی ۔

مسئلہ شانزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کے یہ ہے جو کہ درالمختار اور ہدایہ اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المختار شرح درالمختار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَیُکرہ تحریماً جماعۃُ النِّسَاءِ وَلَوْفِی التَّرَاوِیحِ یعنے اور مکروہ تحریمی ہے جماعت صرف عورتون کی اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا **پہلی** حدیث **ابوداؤد** مین روایت ہے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فِی بَیْتِھَا وَجَعَلَ لَھَا مُؤَذِّنًا یُؤَذِّنُ لَھَا وَاَمَرَھَا اَنْ یَؤُمَّ اَھْلَ دَارِھَا یعنے اور تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کرتے اسکی اسکے گھر مین اور مقرر کیا واسطے اسکے موذن کہ اذان دے اسکے لیے اور حکم کیا اوس کو کہ امامت کرے اپنے گھر والیون کی **فائدہ** کہا[1] ابوداؤد نے کہ کہا عبدالرحمن نے پس دیکھا مین نے موذن ام ورقہ کا شیخ بوڑہا اور کہا ابن حجر نے **بلوغ المرام**[2] مین اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے اور کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر**[3] مین کہ کہا سروجی نے کہ اسحدیث کی راویون مین ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خلاد انصاری جو ہین ابن قطان نے کہا ہے کہ حال انکا مجہکو معلوم نہین اور ذکر کیا ہے انکا ابن حبان نے ثقات مین سے اسیطرح لکھا ہے **عینی**[4] **شرح ہدایہ** مین **دوسری** حدیث **عبدالرزاق** اور **دارقطنی** اور **بیہقی** اور **ابن ابی شیبہ** اور **حاکم** نے روایت کی ہے حضرت عائشہ سے اِنَّھَا اَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ وَسَطَ الصَّفِّ یعنے تحقیق اونہون نے امامت کی عورتون کی اور کہڑی ہوئین درمیان صف کے **تیسری** حدیث روایت کی **ابن ابی شیبہ** نے کہ حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمار ذہبی سے اس نے روایت کی ایک عورت اپنی

ف یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۲۳ مین ہے

قوم کی سے کہ نام اسکا حجیرہ تھا کہا اسنے اَمَّتَنَا اُمُّ سَلَمَۃَ قَائِمَۃً وَسَطَ النِّسَاءِ یعنے امامت کی ہماری ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھڑی ہوئین درمیان عورتون کے **فائدہ** کہا شوکانی نے شرح درر البہیہ مین یہ حدیث مسند شافعی اور مسند عبد الرزاق اور دار قطنی مین بھی ہے اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ ابو ثور اور مزنی اور محمد بن جریر طبری کا یہی مذہب ہو کہ جائز ہے امامت عورتون کی **چوتھی** حدیث روایت کی بیہقی نے ساتھ سند اپنی کے حضرت عائشہ سے کہ کہا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَۃِ النِّسَاءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃٍ اَوْ جَنَازَۃٍ یعنے بہتری نہین ہو عورتون کی جماعت مین (یعنے عورتون کا اکٹھا ہونا اچھا نہین ہو) مگر بیچ نماز کے (یعنے نماز پنجوقتی کے لیے انکا اکٹھا ہونا یا جنازے کے لیے انکا اکٹھا ہونا منع نہین ہے۔

مسئلہ ہفت دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضی خان** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہو کہ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِاِبْھَامَیْہِ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ وَالْمَرْاَۃُ تَرْفَعُ یَدَیْھَا حِذَاءَ مَنْکِبَیْھَا یعنے اور مرد اٹھاوے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ لگا دے دونون انگوٹھون کو دونون کانون کی لو کے ساتھ اور عورت اٹھا دے ہاتھون کو دونون مونڈھون تک اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ

رَفَعَهُمَا كَذَٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ

ذَٰلِكَ فِي السُّجُودِ یعنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر

مونڈہون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جس

وقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ

لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یعنے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسکی یعنے قبول

کی تعریف اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے

یہ بیچ سجدون کے **دوسری** حدیث **ابوداود اور دارمی مین اور ترمذی**

اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے قَالَ فِي

عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ

رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ

رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ

مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِي

يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَخُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى

فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ

يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ

يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ

الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ

بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ

صَلٰوتِهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى

مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یعنے کہا بیچ دس شخصون کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ مین خوب جانتا ہون تمسے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیون نے پس بیان کرو کہا ابی حمید نے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑے ہوتے طرف نماز کی اٹہاتے دونو ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو مونڈہون اپنے کے پہر تکبیر کہتے پہر قرآن پڑہتے پہر تکبیر کہتے اور اٹہاتے دونو ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اُن دونو کو مونڈہون اپنے کے پہر رکوع کرتے اور رکہتے دونون ہتہیلیان اپنی اپنے گہٹنون پر پہر سیدہی کرتے پیٹہہ اپنی پس نہ جہکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنے پیٹہہ اور سر ہموار رکہتے اور پہر اٹہاتے سر اپنا پس کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پہر اٹہاتے دونو ہاتہہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو دونو مونڈہون اپنے کے درحالیکہ سیدہے کہڑے ہوتے پہر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ پہر جہکتے طرف زمین کی سجدہ کے لیے پس دور رکہتے دونو ہاتہہ اپنے دونو پہلوؤن اپنے سے اور موڑتے انگلیان پاؤن اپنے کی یعنے اس طرح کہ انگلیان حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبلہ کیطرف ہوتین پہر اٹہاتے سر اپنا سجدہ سے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا یعنے بچہاتے پس بیٹہتے اسپر پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانے اپنے کے پہر سجدہ کرتے پہر کہتے اللہ اکبر اور اٹہتے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا پہر بیٹہتے اس پر یعنے جلسہ استراحت کےلیے پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹہکانے اپنے پر پہر کہڑے ہوتے پہر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکی پہر جس وقت کہ کہڑے ہوتے دو رکعت پڑہکر یعنے بعد تشہد کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور اٹہاتے دونون ہاتہہ اپنے مونڈہون تک جیسے کہ تکبیر کہی تہی نزدیک شروع کرنے نماز کے پہر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہے اسکے ہے سلام نکال لیتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹہتے کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کے پہر سلام پہیرتے کہا اُن دس اصحابیون نے کہ سچ کہا تونے اسیطرح تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اور

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **تیسری حدیث** عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا
اَحْفَظُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ
حِذَاءَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ
رَاْسَہٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ
وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ
جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ
رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت
ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحاب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے سے مین خوب یاد رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا
مین نے ان کو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونو ہاتھ اپنے مقابل دونو مونڈھون اپنے کی
اور جس وقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونو ہاتھون اپنے کے پہر جھکاتی
پیٹھہ اپنی (یعنے تا برابر گردن کے ہووے) پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے
سیدہے یہانتک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جس وقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونو
ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے رکھتے انگلیان پاؤن اپنے کے طرف قبلہ کے پس جس
وقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پاؤن اپنے کے اور کھڑا کرتے
داہنا پاؤن اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پاؤن
اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا (یعنے داہنا) اور بیٹھتے کولے اپنے پر **فائدہ**
کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس سنت مین (یعنے مونڈھون تک اور
کانون تک ہاتھ اٹھانے مین) مرد اور عورتین شریک ہین (یعنے خواہ مرد مونڈھون
تک اٹھاوے خواہ کانون تک اسیطرح سے عورتین خواہ مونڈھون تک اٹھاوین

خواہ کانون تک) مرد اور عورتون مین فرق ہونا کسی روایت مین نہین آیا اور یہ جو حنفیہ کہتے
ہین کہ مرد کانون تک اٹھاوین اور عورتین مونڈہون تک اٹھاوین اور ان کا مونڈہون
تک اوٹہانا انکے ستر مین داخل ہے یہ بدلیل بات ہی

صفون مین اکیلے کھڑے ہونے کے بیان مین

مسئلہ ہژدہم

ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ رد المحتار
شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے ؎
قَدَّمْنَا كَرَاهَةَ الْقِيَامِ فِي صَفٍّ خَلْفَ صَفٍّ فِيهِ فُرْجَةٌ النَّهْيِ وَكَذَا الْقِيَامُ
مُنْفَرِدًا وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً بَلْ يَجْذِبُ وَاحِدًا مِنَ الصَّفِّ ذَكَرَهُ ابْنُ الْكَمَالِ
لٰكِنْ قَالُوا فِي زَمَانِنَا تَرْكُهُ أَوْلٰى فَلِذَا قَالَ فِي الْبَحْرِ يُكْرَهُ وَحْدَهُ إِلَّا
إِذَا لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً یعنے ہم پیشتر باب الامامت مین لکھہ آئے مکروہ ہونا قیام کا ایک
صف مین پیچھے ایسے صف کے جس مین فرجہ ہو (یعنے جس مین تہوڑی سی جگہہ بہی
ہو) بسبب نہی کے اور اسی طرح مکروہ ہونا قیام کا تنہا اگرچہ صف مین جگہہ نہ پاوے
بلکہ ایک نمازی کو صف مین سے اپنے برابر کھینچ لے ذکر کیا ہے اسکو ابن کمال نے
لیکن کہا ہے (صاحب قنیہ وغیرہ نے) کہ ہمارے زمانہ مین نہ کھینچنا بہتر ہے پس
بہمین وجہ بحر الرائق مین کہا کہ مکروہ ہے تنہا کھڑا ہونا مگر اس صورت مین کہ صف مین
جگہہ نہ پاوے تو تنہا کھڑا ہونا مکروہ نہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام
اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي
خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ

خَلْفَ الصَّلٰوۃِ وَزَادَ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثِ وَابِصَۃَ اَلَا دَخَلْتَ مَعَھُمْ اَوِ اجْتَرَرْتَ رَجُلًا روایت ہی وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تہا پیچہے صف کے اکیلا پس حکم کیا اس کو کہ پھر پڑہے نماز کو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے کہ اس کی حدیث مین طلق سے نماز نہین ہوتی اکیلے کی پیچہے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے وابصہ کی حدیث مین کہ کیون نہ داخل ہوا تو ساتہہ ان کے صف مین یا کہینچ لیتا تو کسی مرد کو **فائدہ** جو شخص اکیلا صف کے پیچہے نماز پڑہے امام احمد کے نزدیک نماز اسکی نہین ہوتی۔ اور دلیل انکی یہی حدیث ہی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک نماز ہوجاتی ہے۔ اور دلیل ان تینون امامون کی یہ حدیث ہے جو کہ **بخاری** مین روایت ہی ابی بکر صدیق رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق وہ پہونچا طرف نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اس حال مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکوع مین تھے پس رکوع کیا اوس نے پہلے اس سے کہ پہونچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرے تجہ کو اللہ تعالے حرص (نیکی کی) اور مت کر اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اس مین پس رکوع کیا سوائے صف کے پہر چلے گئے طرف صف کی سو **جواب** اس کا یہہ ہے کہ یہ جو ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ پہر چلے گئے طرف صف کی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ابی بکرہ بحالت رکوع صف مین جا ملے تہے اکیلے صف کے پیچہے نماز نہین پڑہتے رہے تہے پس حدیث ابی بکرہ کی ہرگز حجت نہین ہوسکتی اس بات پر کہ صف کے پیچہے بہی اکیلی نماز پڑہنی جائز ہے۔

ف
یہ حدیث بخاری ۔۔۔ ۱۰۰ ۔۔۔ اور ابوداؤد ۔۔۔ اول دہلی ۔۔۔ ۱۲۷۳ ہجری ۔۔۔ ۹۰

مسئلہ نوزدہم

رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں طمانینت کے بیان میں ۔ م

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثوں کے ہے یہ جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے وَاَمَّا الْاِسْتِوَاءُ قَائِمًا فَلَیْسَ بِفَرْضٍ وَکَذَا الْجَلْسَةُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَالطُّمَانِیْنَةُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ یعنے اور بعد اوٹھانے سر کے رکوع سے کھڑا ہونا فرض نہین اور اسیطرح سے بیٹھنا درمیان دونو سجدون کے کہ اسکو جلسہ کہتے ہین فرض نہین اور اسیطرح رکوع اور سجود کی حالت مین طمانینت فرض نہین اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد) محمد کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَآئِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ کُلِّهَا یعنے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وآلہ وسلم بیٹھے تہے مسجد کے کونے مین پس نماز پڑہی اس شخص نے پہر آیا پس سلام کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس فرمایا واسطے اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تجہ پر ہے سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس
نماز پڑہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تجہ پر ہے سلام
پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑہی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسری بار
کے یا اس بار مین جو بعد تیسری کے ہے یعنے چوتہی بار مین سکہلاؤ مجہکو اے رسول
اللہ تعالی کے پس فرمایا کہ جس وقت کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنے ارادہ کرے تو نماز کا
پس پورا کر وضو پہر سامنے کہڑا ہو قبلہ کے پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہہ تیرے
قرآن سے پہر رکوع کر یہانتک کہ ٹہیرے تو رکوع مین پہر اٹہا یعنے سر رکوع سے یہانتک
کہ سیدہا کہڑا ہووے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پہر اوٹہا
سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹہے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو
سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹہے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے
کہ پہر اوٹہا تو سر یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنے دوسری رکعت کے لیے پہر کر یہ اپنی
ساری نماز مین **دوسری** حدیث **عَنْ** رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے
عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَکَ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ
عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اُصَلِّیْ قَالَ اِذَا تَوَجَّھْتَ اِلَی الْقِبْلَۃِ فَکَبِّرْ
ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْکَ
عَلٰی رُکْبَتَیْکَ وَمَکِّنْ رُکُوْعَکَ وَامْدُدْ ظَھْرَکَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَکَ
وَارْفَعْ رَاْسَکَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِھَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَکِّنْ لِلسُّجُوْدِ
فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰی فَخِذِکَ الْیُسْرٰی ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَسَجْدَۃٍ

حَتّٰی تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ کَمَا اَمَرَکَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَکَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْکَعْ یعنے آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پہر سلام کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پڑہ نماز اپنی اس واسطے کہ تونے نماز نہین پڑہی پس کہا اُسنے سکہلا مجہہ کو اے رسول اللہ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ کس طرح پڑہون مین نماز فرمایا جس وقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کے پس اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہہ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑہے تو (یعنے سورۂ فاتحہ کے ساتہہ اور سورۂ جو چاہے وہ پڑہ) پس جس وقت کہ رکوع کرے پس رکہہ اپنے ہاتہون کو اپنے زانوون پر اور ٹہیر تو رکوع اپنے مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اٹہاوے تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اٹہا سر اپنا یعنے سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین ہڈیان طرف اپنے جوڑون کی پس جس وقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹہیر واسطے سجدے کے پس جسوقت کہ اوٹہاوے تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کے پہر کر یہ بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو (یعنے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین) یہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ساتہہ تہوڑے سے تغیر کے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے معنے اس کے اور ترمذی کے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا جس وقت چاہے تو کہ کہڑا ہو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا کہ حکم کیا تجہہ کو اللہ تعالے نے ساتہہ اسکے پہر کلمہ شہادت پڑہ (یعنے جیسا کہ وضو کے بعد پڑہنا آیا ہے) پہر اچہی طرح نماز ادا کر پس اگر ہو ساتہہ تیرے قرآن (یعنے یاد ہو تو) پس پڑہ قرآن اور اگر نہ ہو یاد قرآن پس اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ

کہہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ پہر رکوع کر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کو احمد اور ابن حبان بہی لائے ہین اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ طمانینت واجب ہے اور نیز یہ حدیثین ان لوگون کے رد مین ہین کہ جنکے نزدیک طمانینت واجب نہین اور مخالفت کی ہے ان حدیثون کی ابوحنیفہ نے انتہے۔

مسئلہ بستم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور ان کے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکہا ہے کہ بیٹہنا درمیان دونو سجدون کے فرض نہین۔ اور اس باب مین وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر لکہی گئی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** اور انکے شاگرد امام محمد نے اس مسئلہ مین بہی خلاف کیا ہی انہین دو حدیثون کا جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر مذکور ہو ہین

مسئلہ بست ویکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ **ہدایہ** مین لکہا ہی کہ قومہ مین کہڑا ہونا فرض نہین اور اس باب مین بہی وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر گذری اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** اور انکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ مین بہی انہین دونو حدیثون کا خلاف کیا ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین پہلے گذر چکی ہین

مسئلہ بست ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور **شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَاسْتَوٰی قَآئِمًا عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ وَلَا یَقْعُدُ یعنے دوسرے سجدے کے بعد جب سر اٹہاوے تو بیٹہے نہین **فائدہ** یعنے پہلی

۱۔ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوم صفحہ ۹۵ اور ۹۶ مین ہے

۲۔ یہ عبارت ہدایہ چھاپہ نولکشوری کے فارسی جلد اول کے صفحہ ۴۷ مین ہے اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشوری کے صفحہ ۱۳۰ مین ہے اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۳ اور در المختار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۲۳ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۴ مین ہے

رکعت اور تیسری رکعت مین بعد سر اوٹھانے کے سجدہ دوسرے سے جلسہ استراحت کا نہ کرے
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم رح نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان
چار حدیثون کا پہلی حدیث بخاری کی اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہی مالک
بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ سے اَنَّہُ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فَاِذَا
کَانَ فِی وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے تحقیق اونہون نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جسوقت ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے
ہوتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری
حدیث بخاری مین روایت ہی ایوب سے اس نے نقل کی ابی قلابہ سے کہ کہا جاۓ ئنا
مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَصَلّٰی بِنَا فِی مَسْجِدِنَا ھٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ
لَاُصَلِّی بِکُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ لٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَۃَ وَکَیْفَ کَانَتْ
صَلٰوتُہٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوۃِ شَیْخِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَۃَ قَالَ اَیُّوْبُ وَ
کَانَ ذٰلِکَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ عَنِ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ جَلَسَ
وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ یعنے آئے ہمارے پاس مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی
عنہ پس نماز پڑھائی بیچ مسجد ہماری کے کہ یہ ہے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھاتا ہون تمکو
اور نہین ارادہ کرتا مین نماز کا لیکن ارادہ کرتا ہون یہ کہ دکھلاؤن تم کو جس طرح دیکھا
مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے کہا ایوب نے پس کہا مینے واسطے
ابی قلابہ کے اور کس طرح تھی نماز اسکی کہا ابو قلابہ نے مثل نماز اس شیخ ہماری کی یعنے
عمرو بن سلمہ کی کہا ایوب نے اور تھا یہ شیخ پورا کرتا تکبیر کو اور جسوقت اوٹھاتا سر اپنا
سجدہ دوسرے سے بیٹھتا اور ٹیکتا یعنے ہاتھ اپنے اوپر زمین کے پھر کھڑا ہوتا +

فائدہ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اسی مضمون کی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
کی روایت سے اور ابوداود اور دارمی کی اور ترمذی اور ابن ماجہ کی اسی
مضمون کی ایک حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے یہ دونون حدیثین مسئلہ
نوزدہم مین پہلے گذر چکی ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھہ لیوے۔ اور
کہا ترمذی نے بیچ حدیث مالک بن الحویرث کے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا یعنی
صحابہ کا اور یہی کہتے ہین اصحاب ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اٹھانے
کے سجدے دوسرے سے بیٹھکر اٹھنا سنت نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوتے بیچ نماز کے اوپر کنارے قدمون اپنے کے اور کہا ترمذی نے اسیپر عمل
ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے خالد بن ایاس سے اور کہا
ترمذی نے خالد بن ایاس ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک۔ دلیل دوسری ان لوگون کی جو کہ
قائل اس جلسے کے نہین کہتے ہین کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعودؓ سے
کہ وہ اٹھتے تھے نماز مین اوپر کنارے قدمون کے اور نہین بیٹھتے تھے اور تائید اس
کی حضرت علی سے اور اسیطرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمرؓ سے بھی پائی جاتی ہے
سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوع حدیث کے مقابلہ مین صحابی کا قول یا فعل حجت
ہو نہین سکتا اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین پہلے گذرے اور دوسرا جواب
اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتابین کہ جنمین حنفیہ وغیرہ یہ آثار نقل کرتے ہین طبقہ ثالثہ
کے ہین اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتابون کی مقابل مین احادیث صحیحہ مرفوعہ کے لائق ماننے
کے نہین ہوتی پس اسی سبب سے کہا سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین حدیثین کہ بیچ ترک اس جلسہ کے آئی ہین ضعیف ہین جیسا کہ پہچانا
تونے اور جو حدیثین کہ بیچ اثبات اس جلسہ کے وارد ہوئی ہین صحیح ہین پس معارض

ہو گی حدیث ضعیف حدیث صحیح کو اور جبکہ اس جگہہ حدیث معارض حدیث کے نہ ہو سکے تو پھر اثر صحابہ کی کب معارض ہو سکتی ہین خصوصا اس باب مین حدیث بخاری کی اکیلی ہے بیچ اثبات اس مطلب کے کافی ہے +

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَجَلَسَ فِی الْاَخِیْرَۃِ کَمَا جَلَسَ فِی الْاُوْلٰی یعنے اور بیٹھے قعدہ اخیرہ مین جیسا کہ بیٹھتا ہے قعدہ اولی مین۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہو ابو حمید ساعدی کی ان دو حدیثون کا جو کہ مسئلہ ہفت و ہشتم مین پہلے گزرین +

مسئلہ بست و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تین حدیثون کے یہ ہو جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوی قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہو وَلَا یَتَنَفَّلُ بَعْدَ الْغُرُوْبِ قَبْلَ الْفَرْضِ لِمَا فِیْہِ مِنْ تَاخِیْرِ الْمَغْرِبِ یعنے اور نہ نفل پڑہے بعد غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز فرض کے اسلیے کہ اسمین مغرب کی نماز کو دیر ہو جاتی ہے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہو حنفیہ کی اسپر کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے بھی نفل پڑہنے درست نہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری مین روایت ہو عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے + عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً یعنے یہ کہ نبی

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز پڑہو پہلے نماز مغرب کے نماز پڑہو پہلے نماز مغرب کے پہر فرمایا تیری
بار اسکے لیے جو چاہے برا جانکر اس بات کو کہ ٹہیرا دین اسکو لوگ سنت **فائدہ** یعنے دو بار حضرت نے
فرمایا کہ نماز پڑہو پہلے فرض مغرب کے اور تیسری بار مین یہی فرمایا کہ جو چاہے پڑہے اس سے معلوم
ہوا کہ یہ نماز سنت موکدہ نہین مستحب ہے **دوسری حدیث صحیح ابن حبان** مین روایت ہے
انہین سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ یعنے تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پہلے مغرب کے دو رکعت **تیسری حدیث مسلم** مین روایت ہے مختار
بن فلفل سے کہ کہا سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ کَانَ عُمَرُ یَضْرِبُ
الْاَیْدِیَ عَلٰی صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَکُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَہٗ اَکَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰہُمَا قَالَ کَانَ یَرَانَا نُصَلِّیْہِمَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا
وَلَمْ یَنْھَنَا یعنے پوچہا مینے انس بن مالک سے حال **نفل** کا پیچہے عصر کے پس کہا تہے عمر مارتے
اسکے ہاتہون کو کہ نیت باندہتا نماز کی پیچہے نماز عصر کے اور ہم تہے پڑہتے نماز بیچ عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین بعد غروب آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مینے واسطے انس
کے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے ان دونو رکعتون کو کہا کہ تہے دیکہتے ہمکو پس حکم کرتے
ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو **چوتھی حدیث مسلم** مین روایت ہے انہین سے کہ کہا کُنَّا بِالْمَدِیْنَۃِ
فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ اِبْتَدَرُوا السَّوَارِیَ فَرَکَعُوْا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی
اَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِیْبَ لَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّیَتْ مِنْ کَثْرَۃِ
مَنْ یُّصَلِّیْہِمَا یعنے تہے ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب
کے دوڑتے یعنے صحابہ طرف ستونون کی پس پڑہتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد
مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکے بسبب کثرت ان لوگون کے کہ پڑہتے ان دو رکعتون کو
پانچوین حدیث بخاری مین روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا اَتَیْتُ عُقْبَۃَ بْنَ

عَامِرِ الْجُهَنِیِّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُکَ مِنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَۃُ اِنَّا کُنَّا نَفْعَلُہٗ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا یَمْنَعُکَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ یعنے آیا مین عقبہ بن عامر جہنی کے پاس پس کہا مینے کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو بفعل ابی تمیم کے سے کہ پڑہتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تہے ہم (یعنے صحابہ پڑہتے یہ نماز) بیچ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا مینے کس چیز نے منع کیا تجہ کو اب کہا شغل (دنیا) نے **چھیٹی حدیث بخاری** اور مسلم میں روایت ہی عبد اللہ بن مغفل رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے پہر فرمایا تیسری بار مین واسطے اس شخص کے کہ چاہیے **فائدہ** مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے کہ مذہب امام احمد اور اسحاق اور اصحاب حدیث کا یہی ہے کہ قبل نماز مغرب دو رکعتین پڑہنی مستحب ہین اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین جو لوگ کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب بسبب دیر ہوجانے کے یہ دو رکعتین پڑہنی جائز نہین ہین سو یہ لڑائی انکی ہے ساتہ سنت کے اور یہ جو بعض متعصب حنفیہ سوال از آسمان جواب از ریسمان دو رکعت مذکورین کے درست نہونے کے لیے دلیل امام اعظم کی یہ دو حدیثین پیش کرتے ہین **پہلی حدیث بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچہے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچہے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ اس حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب نفل پڑہنے جائز نہین ہین بلکہ اسسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد نماز عصر آفتاب کے غروب ہونے تک نماز پڑہنی درست نہین اور دلیل

پکڑی ساتھہ اس حدیث کے واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب ہونے آفتاب قبل نماز مغرب لغو ہے دوسری حدیث مسلم میں روایت ہی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تین وقت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہمکو کہ نماز پڑہین ہم انمین یا دفن کرین ہم ان مین مردون اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر ہیانتک کہ بلند ہو آفتاب اور اُس وقت کہڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹہیک دوپہر کو ہیانتک کہ ڈہلے آفتاب اور اُس وقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے ہیانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی سوال از آسمان و جواب از ریسمان ہی دلیل پکڑی ساتہ اس حدیث کے واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب لغو اور بیہودہ ہے اسلیے کہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ٹہیک دوپہر کیوقت اور وقت نکلنے آفتاب اور وقت غروب ہونے آفتاب کے نفل پڑہنے درست نہین۔ اور اس حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے بھی نفل پڑہنے جائز نہین ہین ✣

مسئلہ بست و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ در المختار اور فتاوی عالمگیری اور ذخیرۃ العقبے وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَوْ تَكَلَّمَ بَيْنَ السُّنَّةِ وَالْفَرْضِ لَا يَسْقُطُهَا وَلٰكِنْ يَنْقُصُ ثَوَابُهَا وَقِيلَ تَسْقُطُ یعنے اور اگر کلام کرے درمیان سنت اور فرض کے نہین توڑتی سنتون کو اور لیکن کم ہوجاتا ہے ثواب انکا اور کہا بعضون نے ٹوٹ جاتی ہین اھ یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی ان دو حدیثون کا پہلی حدیث مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ یعنے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کر پڑہ چکتے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتے مجہ سے اگر مین ہوتی

۱ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۷۶ مین ہے ۲ جلد اول کے صفحہ ۱۱۸ در المختار چھاپہ ۳ یہ عبارت در المختار چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۵۶ مین ہے اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۲ مین ہے اور ذخیرۃ العقبے چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰۹ مین ہے سنتون کا بیان

۴ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۵۵ مین ہے

سو ئی لیث رہی دوسری حدیث دارمی[۱] مین روایت ہو انہین سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ کَلَّمَنِیْ بِھَا وَاِلَّا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین پہلے فجر کے پس اگر ہوتی واسطے اُنکے کوئی حاجت بات کرتے مجہ سے ساتھ اس حاجت کے اور اگر نہوتی حاجت نکلتے طرف نماز کی **فائدہ** کہا امام نووی[۲] نے کہ شرح صحیح مسلم مین کہ اس مین دلیل ہے اس بات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنی مباح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب جمہور علماء کا۔

مسئلہ بست و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ ردالمحتار[۳] شرح در المختار مین لکہا ہے وَحَاصِلُہٗ اَنَّ اضْطِجَاعَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ لِلْاِسْتِرَاحَۃِ لَا لِلتَّشْرِیْعِ یعنے حاصل اسکا کہ تحقیق لیٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا اسکے نہین تہا بیچ گہر اپنے کے واسطے آرام کے نہ واسطے شرع بنانے کے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہین سو امام **اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری[۴] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ یعنے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے داہنے پہلو پر دوسری حدیث مسند امام احمد[۵] اور ابو داؤد اور ترمذی مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہے کوئی تم مین کا دو رکعتین صبح کی نماز سے پہلے تو لیٹے داہنے کروٹ پر +
فائدہ کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح

[۱] یہ حدیث دارمی مطبوعہ ... نظامی کے صفحہ ۱۶۳ مین ہے
[۲] یہ عبارت نووی کی صحیح مسلم چھاپہ ... جلد اول کے صفحہ ۲۵۵ مین ہے
[۳] یہ عبارت ردالمحتار شرح در المختار چھاپہ ... جلد اول کے صفحہ ۴۹۳ مین ہے
[۴] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی ... کے صفحہ ۱۵۵ مین ہے
[۵] یہ حدیث ... بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ التطوع مین اور ترمذی چھاپہ ... کے صفحہ ۵۶ مین ہے

صحیح مسلم مین یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر **راقم** کہتا ہی کہ اگر کوئی شخص بعد نماز تہجد قبل پڑہنے سنت فجر کے ہی لیٹ جایا کرے تو بہی کفایت کرتا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے **تیسری** حدیث **مسلم** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْھَا اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہٖ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے رات کو گیارہ رکعتین وتر کرتے ان مین سے ساتھہ ایک کے پس جب فارغ ہوتے اس سے لیٹتے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا انکے پاس مؤذن پس نماز پڑہتے دو رکعتین ہلکی۔

فائدہ سفر السعادت مین لکہا ہی کہ کہا ابن حزم نے بعد سنتون فجر کے داہنے کروٹ پر لیٹنا فرض ہی جو شخص سنت و فرض کے درمیان لیٹنا ترک کریگا نماز اسکی باطل ہو جاویگی اور بعض علمانے اسکی تائید مین ایک بڑی جلد تصنیف کی ہے شیخ ابن عربی صاحب فتوحات اور سوا اسکے اور اور مشائخ طریقت کا یہی مذہب ہے انتہے اور امام اعظم اور امام مالک اور جمہور علما جو کہ سنت فجر اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہین جانتے ہین دلیل انکی یہ دو حدیثین ہین **پہلی** حدیث **رزین** نے روایت کی ہو نافع سے کہ کہا دیکہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو کہ پڑہی دو رکعت فجر کی (یعنے سنت) پہر لیٹا کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کیا سبب ہے تیرے لیٹنے کا اے مرد کہا اس شخص نے چاہا مین نے کہ فصل کرون مین درمیان سنت اور فرض کے کہا ابن عمر نے کونسا فصل سلام سی بڑہکر ہے کہا اس شخص نے پس تحقیق یہ سنت ہے کہا ابن عمر نے بلکہ یہ بدعت ہی سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ اس فعل کو بدعت کہنا ابن عمر کا محض اسکا خطا ہے اسلیے کہ **ابو داؤد** مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے ایک تمہارا دو رکعتین پہلی صبح کی پس چاہیے کہ لیٹے داہنے کروٹ پر پس کہا

واسطے ابی ہریرہ کو مروان بن الحکم نے کیا نہین کفایت کرتا ایک ہمارے کو چلنا اُس کا طرف مسجد
کی یہانتک کہ لیٹے داہنے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے بیچ حدیث اپنی کے کہ کہا ابوہریرہ نے نہین
کہا عبید اللہ نے پس پہونچی یہ بات ابن عمرؓ کو پس کہا ابن عمر نے بہت کیا ابوہریرہ نے اوپر نفس
اپنے کے کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطے ابن عمرؓ کے کیا انکار کرتا ہے تو چیز کو اس
چیز سے جو کہ کہتا ہے ابوہریرہ ؓ کہا ابن عمر نے نہین ولیکن وہ دلیری کرتا ہے روایت
کرنے پر اور ہم دلیری نہین کرتے کہا عبید اللہ نے پس پہونچی یہ بات ابوہریرہ کو پس کہا ابوہریرہ
نے نہین ہے گناہ میرا اتنا مین یاد رکھتا (یعنے حضرتؐ کے اقوال وافعال کو) اور بھلا دیتے
وہ **دوم** مرفوع حدیث کے مقابلے مین قول یا فعل صحابی کا حجت نہین ہوسکتا اور دلائل
اسکے مسئلہ چہارم مین پہلے گزرے **دوسری** حدیث ابن ابی شیبہ مین ہے کہ ابن
مسعودؓ نے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین داہنے کروٹ پر لیٹنے سے انکار کیا ہے اور
ابراہیم نخعی تابعی نے اسکو ضجعت الشیطان کہا ہے سو **جواب** اس کا بھی دو طرح پر ہے
اول یہ کہ یہ روایت بھی موقوف ہے **دوم** کتاب ابن ابی شیبہ کہ جسکی یہ روایت ہے طبقہ ثالثہ
کی کتاب ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کے مقابلے مین حدیث مرفوع کے لائق حجت
پکڑنے کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین پہلے گزرے

مسئلہ بست وہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے سو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ**
اور **کنز الدقائق** اور **در المختار** اور **فتاوے عالمگیرے**
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنِ انْتَهٰى اِلَى الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ
لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِنْ خَشِيَ اَنْ تَفُوْتَهٗ رَكْعَةٌ وَيُدْرِكُ الْاُخْرٰى يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ یعنے فجر کی نماز کے وقت اگر کوئی شخص مسجد مین

ف یہ حدیث مواہب [illegible] چھاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۳۵۵ میں ہے

ف یہ عبارت ہدایہ [illegible] جلد اول کے صفحہ [illegible] اور شرح وقایہ [illegible] نولکشور کے صفحہ [illegible] میں اور کنز الدقائق کلان [illegible] میں اور در المختار [illegible] نولکشور کے صفحہ [illegible] میں اور فتاوی عالمگیری [illegible] دہلی کے جلد اول کے صفحہ [illegible] میں ہے

آدی اور دیکھے کہ فرضون کی جماعت ہو رہی ہی لیکن اس شخص نے دو رکعت سنت نہین پڑہی تہی تو اس صورت مین اگر وہ ڈرتا ہے کہ میرے سنتین پڑھنے سے ایک رکعت جماعت کی جاتی رہے گی اور ایک رکعت ملجاوے گی تو چاہیے کہ دو رکعت سنت مسجد کے دروازے پر پہلے پڑہ لے پہر جماعت مین داخل ہو جاوے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر صبح کے فرضون کی جماعت ہو رہی ہو تو جس شخص نے سنتین نہ پڑہی ہون وہ پہلے مسجد کے دروازے پر سنتین پڑہ لے بعد اسکے جماعت مین شامل ہو جاوی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ **مسلم**[۱] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ یعنے جسوقت کہ اقامت کی جاوی نماز (یعنے تکبیر ہو) فرضون کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرض کے **فائدہ** یہ حدیث[۲] دلیل ہے اس پر کہ بعد تکبیر فرض نماز کے نہ نفل پڑہنے درست ہین اور نہ سنت خواہ وقت فجر کی نماز کا ہو خواہ ظہر کی نماز کا خواہ عصر وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علما کا اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین اور حنفیہ جو حدیث مذکور کو نہین مانتے ہین سو وہ اس بات مین دلیل امام اعظم کی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ **بیہقی**[۳] مین یہی حدیث اسطرح سے آئی ہے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ اِلَّا رَکْعَتَیِ الصُّبْحِ یعنے جسوقت کہ اقامت کی جاوی نماز یعنے تکبیر ہو فرضون کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرض کے مگر دو رکعتین صبح کی سو **جواب** اس زیادتی کا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ **فوائد المجموعہ[۴] فی احادیث الموضوعہ** مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے یہ زیادتی نہین ہے اصل اسکا اسلیے کہ اس حدیث مین حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر یہ دونو راوی ضعیف ہین اور **تقریب[۵] التہذیب** مین لکھا ہے کہ حجاج بن نصیر راوی ضعیف ہے اور **تقریب**[۶]

التہذیب ہی مین لکھا ہی کہ عباد بن کثیر ثقفی بصری متروک ہے کہا امام احمد نے کہ عباد بن کثیر جھوٹی حدیثین روایت کیا کرتا تھا انتہے اور کہا ترمذیؒ نے کہ حجاج بن نصیر کی حدیثیں ضعیف ہین

مسئلہ بست و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کے یہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لِاَنَّهُ يَبْقٰى نَفْلًا مُّطْلَقًا وَهُوَ مَكْرُوْهٌ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَا ارْتِفَاعِهَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ یعنے اور اگر سنت فجر کی فوت ہوئی تو قضا نہ کرے جبتک کہ آفتاب نہ نکلے (کیونکہ فرض توڑ چکا) صرف نفل باقی رہی اور نفل مکروہ ہین بعد صبح کے اور بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ مذہب امام اعظم اور ابو یوسف کا ہی سوا امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف نی اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيْفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِالطَّاكِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْعَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ التَّقَاسِيْمِ وَالْاَنْوَاعِ یعنے حدیث کی ہمکو محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور وصیف بن عبد اللہ حافظ نے بیچ طاکیہ کے کہا ان دونون نے حدیث کی ہمکو ربیع بن سلیمان نے کہا اوس نے حدیث کی ہمکو سعد بن موسے نے کہا اس نے حدیث کی ہم سے لیث بن

سعد نے کہا اُس نے حدیث کی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا قیس بن فہد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ تحقیق اُسنے نماز پڑہی ساتہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑہی تہین اسنے دو رکعت فجر کی (یعنے سنتین) پس جب سلام پہیرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑا ہوا پس پڑہی دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے طرف اسکی پس نہ انکار کیا اوس پر روایت کیا اسحدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے کہ نام اسکا تقاسیم والانواع ہے

دوسری حدیث عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ جَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَصَلّٰى مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ قَالَ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْجَذْرِيُّ رُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ **ترجمہ** اور روایت ہی یحییٰ بن سعید کو نقل کی اوس نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق وہ آیا حال آنکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے نماز فجر کی پس نماز پڑہی اسنے ساتہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب سلام پہیرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑا ہوا پس نماز پڑہی اسنے دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) پس کہا واسطے اسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسی ہین یہ دو رکعتین کہا اس نے نہ پڑہا تہا مینے ان دونو کو پہلے فجر کے (یعنے صبح کے فرضون کے پہلے) پس چپ رہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچہ نہ کہا روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اور کہا جذری نے سب راوی اسکے ثقہ ہین

تیسری حدیث عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ شَيْئًا رَوَاهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى

وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ روایت ہے حسن بن ذکوان سے نقل کی اس نے عطا بن ابی رباح سے اس نے نقل کی ایک مرد انصار مین سے کہا اوسنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فجر کے پس کہا اس نے اے رسول اللہ کے نہ پڑہین تہین مین نے دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) فجر کی پس پڑہا مینے انکو اب پس کچہ نہ کہا اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اسکو ابن حزم نے محلی مین اور کہا عراقی نے اسناد اسکی حسن ہے **چوتہی حدیث عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑہی ہون سنتین فجر کی تو پڑہے بعد طلوع آفتاب کے روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی سند سے اور ابن عمر کے فعل سے بہی یہی مروی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیثین (یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین) دلیل ہین اسپر کہ جائز ہے قضا کرنا نفلون راتبہ کا خواہ عذر سے نہ پڑہے گئے ہون جو بغیر عذر کے اور یہی مذہب ہے عبداللہ کا اور تابعین مین سے ہے عطا اور طاؤس اور قاسم بن محمد کا اور ائمہ مین سے ابن جریج اور اوزاعی اور قول جدید شافعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن اور مزنی کا اور میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ جسکی فوت ہو کوئی چیز سنتون رواتب مین سے چاہیے کہ ادا کرے انکو اور اگرچہ ہون وہ مکروہ وقتون مین

مسئلہ بست ونہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی آٹھہ حدیثون کے یہ ہے جو کہ درالمختار اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یَجْمَعُ بَیْنَ فَرْضَیْنِ فِیْ وَقْتٍ بِعُذْرِ سَفَرٍ وَّمَطَرٍ یعنے اور جمع کرنا دو فرض نمازون کا ایک فرض کے وقت مین جائز نہین سفر اور بارش کے عذر سے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان آٹھہ حدیثون کا **پہلی** حدیث **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ سَیْرٍ وَیَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہو ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جس وقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب کے اور عشا کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین نماز کا جمع کرنا درست ہی خواہ ظہر کے وقت مین ظہر کے ساتھہ اسی وقت عصر کو پڑہ لے یا عصر کے وقت مین عصر کے ساتھہ اسی وقت ظہر کو پڑہ لے اسی طرح مغرب کو وقت مین مغرب کے ساتھہ اسی وقت عشا کو پڑہ لے یا عشا کے وقت مین عشا کے ساتھہ اسی وقت مغرب کو پڑہ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت مین پڑہا ہو اور عصر اول وقت مین سو یہ بات صریح خلاف اس حدیث کی ہی اور حدیثون آئندہ کے بہی ہے **دوسری** حدیث **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی یَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِی الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِکَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءِ وَاِنْ اِرْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ الْعِشَاءَ ثُمَّ
يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر
کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈہلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اترتے واسطے نماز عصر
کے (یعنے عصر کے وقت ظہر اور عصر دونون پڑہتے) اور مغرب مین کرتے مانند اسی کی جب
ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے
غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اترتے عشا کے لیے پہر جمع کرتے درمیان
دونو نمازون کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ
حدیث حسن غریب ہے **تیسری حدیث** **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہین سی کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس تھے پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور
عشا کی اکٹھی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **چوتھی حدیث** **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ
اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ
الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ
فِي الْاَرْبَعِيْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِاَبِيْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِ
مُسْلِمٍ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا
ثُمَّ ارْتَحَلَ اور روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جہکنے آفتاب کے دیر کرتے ظہر مین عصر کے وقت

تک بہر اترتے پس جمع کرتے درمیان ان دونون کے بہر اگر جہکتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے نماز پڑہتے ظہر کی بہر سوار ہوتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت حاکم کے جہل حدیث مین اسناد صحیح سے ہی کہ پڑہی ظہر اور عصر بہر سوار ہوئے اور ابی نعیم کی روایت مسلم کی مستخرج مین ہے جب ہوتے تہے حضرت سفر مین پس جہکتا آفتاب پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹہی بہر کوچ کرتے **پانچوین حدیث عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلوۃ فی سفرۃ سافرھا فی غزوۃ تبوک فجمع بین الظھر والعصر والمغرب والعشاء قال سعید فقلت لابن عباس ما حملہ علی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ رواہ مسلم روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کے بیچ سفر کے کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کے پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے کہا سعید نے پس کہا مینے واسطے ابن عباس کے کس چیز نے اوٹہایا حضرت کو اوپر اسکے (یعنے کس سبب سی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو امت کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا ترمذی نے بیچ حدیث معاذ بن جبل کے اور اس باب مین حضرت علی اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے بہی (روایت) ہی اور ساتہ اسی کے قائل ہوئے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کہتے تہے یہہ دونون نہین خوف ہی یہ کہ جمع کرے درمیان دو نمازون کے سفر مین بیچ ایک وقت کے ان دونو وقتون مین سے اور کہا **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام شافعی اور اکثر لوگون نے کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونون وقتون انکے کے جو نسے مین ان مین سے کہ چاہے بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چہوٹے سفر مین امام شافعی کے

کے دو قول ہین اور اسکے دونون قولون مین بہت صحیح قول اس کا یہ ہے کہ جس
سفر مین قصر کرنا نماز کا درست نہین اس مین جمع کرنا بھی درست نہین اور سفر
طویل اٹھتالیس میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلین درمیانہ ہوتی ہین انتہے
ملخصا اور کہا امام شوکانی[1] نے دررالبہیہ مین درست ہی مسافر کو جمع کرنا نماز کا
ساتھ تقدیم تاخیر کے اذان واقامت سی یعنے ظہر کے ساتھ عصر پڑہے یا عصر کے ساتھ
ظہر ملاوے اسیطرح مغرب کے ساتھ عشا پڑھے یا عشا کے ساتھ مغرب ملاوی انتہے اور
حنفیہ جو نماز عصر اور ظہر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع کرکے پڑہنا درست نہین
جانتے سو دلائل انکے یہ ہین پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری[2] اور مسلم اور
ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون
وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور
نماز پڑہی فجر کی اس دن قبل وقت اپنے کے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے
اول یہ کہ مسک الختام[3] شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ سفر مین (حضرت اور حضرت
کے اصحاب کا نماز کو جمع کرکے پڑہنے کو نہ دیکھنا ابن مسعودؓ کا مزدلفہ کے سوائے
مضر مقصود کا ہرگز نہین ہے) اسلیے کہ یہ نقل عدم ہے نہ عدم نقل مثبت مقدم
ہے منافی پر اور ابن مسعودؓ نے بہت سی چیزون کو بھلا دیا تھا احتمال رکھتا ہے
کہ نماز کے جمع کرنے پڑہنے کو بھی بھلا دیا ہو اور بیان اسکا بلاغ کے جلد اول مین رفع
الیدین کے بیان مین مفصل لکھا گیا ہے دوم ابن مسعود خود بیان کرتے ہین کہ حضرت
سفر مین دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کرکے پڑہتے تہے جیسا کہ محدث سلام اللہ نے
محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ دیکھا مینے مسند ابی یعلے مین طریق
ابی لیلے سے اس نے روایت کی ابی قیس ازدی سے اس نے ابن مسعود سے کہ تہے حضرت جمع کرتے

[1] امام شوکانی کی یہ عبارت دررالبہیہ کے باب صلوٰۃ المسافرین میں ہے ۱۲

[2] یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۰۲ مین ہے

[3] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نولکشور مطبع نظامی کے جلد اول کے صفحہ ۳۰۳ مین ہے ۱۲

درمیان دو نمازون کے سفر مین انتہے **دوسری** دلیل فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی **سو جواب** اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ تعیین اوقات نماز جس طرح سے کہ حضرت کے قول اور فعل سے ہے اسیطرح سے جمع کرنا بھی حضرت کے فعل سے ہے جو کہ جمع کی حضرت نے سو جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ اس آیت کے واسطے نہ جمع کرنے نماز کے (سفر) مین پس ٹھیک نہین ہے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین **دوم** یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث سے مقدم ہے تو پھر قصر کرنا نماز کا بالکل درست نہین حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک واجب ہے اور کلام اللہ کے خلاف ہی کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اگر خوف کافرون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی یہ کہے کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدقہ قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اسکا احسان رد کر دینا ہے اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اللہ تعالی کا قول نہین ہے اور یہی ہمارا دعوی ہے کہ مضامین کلام اللہ کے حضرت کے فرمانے یا عمل کرنے پر ہے حصر ہین اور جمع کرنا نماز کا حضرت کے فعل سے خوب ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ الخ سے اوپر جائز نہ ہونے جمع کرنے نماز کے حجت پکڑنی نامقبول ہے **سوم** یہ کہ کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت خدائے تعالی کے حکم کی خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر مین اگر خدائے تعالی کی مرضی اور آیت مذکور کے خلاف ہوتا تو اسیوقت وحی نازل ہوتی اور جمع کرنے سے منع کیا جاتا اسے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر مین خدا کے نزدیک بھی ناپسند نہین **چہارم** یہ کہ بحکم آیت مذکور اگر جمع کرنا نماز کا تمہارے نزدیک منع ہے تو پھر مزدلفہ مین جو تم جمع کرکے پڑھنے کے قائل ہو اسکی کیا وجہ ہے قرآن سے تو یہ ثابت ہی نہین اور اگر یہ کہو کہ حدیث سے ثابت ہے تو **جواب**

(حاشیہ:) یہ آیت پارہ ۵ میں ہے ... یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام ... نظامی کانپور ... اول کے صفحہ ۳۲ ... میں ہے

یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا بہی حدیث ہی سے ثابت ہے پہر تم اسکو کیون نہین درست جانتے اور اسکا کیون انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبرؐ کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر کی تقلید کرنے سے یہ سب خسا بیان لازم آئین اور حق یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا نماز کا تو ایک طرف رہا اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گہر مین بہی کوئی کبہی جمع کرے تو بہی گناہ نہین ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہین اس بات پر یہ حدیثین جو کہ اب آتی ہین چھٹی حدیث **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِيْ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی اکٹھی مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے سفر کے کہا ابو الزبیر نے پس پوچھا مینے سعید سے کس واسطے کیا حضرت نے اسکو پس کہا سعید نے پوچھا مینے ابن عباس سے جیسا کہ پوچھا تو نے مجھ سے پس کہا ابن عباسؓ نے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو کسیکا میری امت مین سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ساتوین حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْلَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا جمع کی (نماز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ مین سوای خوف اور سوائے مینہ کے اور بیچ حدیث وکیع کے ہے کہا کہا مینے واسطے ابن عباسؓ کے کس واسطے کیا حضرتؐ نے اسکو کہا ابن عباسؓ

نے تاکہ تکلیف نہ ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور بیچ حدیث ابی معاویہ کی ہے کہ
کہا گیا واسطے ابن عباسؓ کے کیا ارادہ کیا حضرتؐ نے اس سے کہا ابن عباسؓ نے ارادہ
کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے آٹھوین حدیث
وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّ
ثَمَانِيًا اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ لَعَلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ
مَطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَمَالِكٌ **ترجمہ** اور روایت ہے بھی انہین سے کہ کہا نماز پڑہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ مین سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کہا ابو ایوب (سختیانی) نے (واسطے
جابر کے) شاید یہہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابرؓ نے) شاید روایت کیا اسحدیث کو بخاری
اور مسلم نے اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** مراد سات سے سات
رکعتین ہین تین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور مراد آٹھ سے آٹھ رکعتین ہین چار تو
ظہر کی اور چار عصر کی اور امام **نووی** نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ ائمہ مین سے
ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ گھر مین جمع کرنا نماز کا ضرورت کے لیے جائز ہے واسطے اس
شخص کے جو نکرے اسکو عادت اور یہ قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے
اور حکایت کیا ہی اسکو خطابی نے قفال شاشی کبیر سے اس نے اصحاب شافعی سے اس
نے ابی اسحاق مروزی سے اس نے جماعت اصحاب حدیث سے اور اختیار کیا ہے ابن
المنذر نے اور مدد دیتا ہے اسکو ظاہر قول ابن عباسؓ کا اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ
یعنے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو امت میری کا۔ پس نہ علت بیان کی (ابن
عباسؓ نے) ساتھ مرض کے اور ساتھ کسی اور چیز کے واللہ اعلم انتہے اور امام **شعرانی**
نے کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرت کا ظہر اور عصر اور مغرب و عشا کو مدینہ مین
سوای خوف اور سوائے سفر کے اور ایک روایت مین ہے سوائے مینہ کے جو وارد ہوا ہے

۲ یہ عبارت تنویر الحوالک شرح موطا جلد اول صفحہ ۱۵۸ میں ہے
۳ امام نووی کی یہ عبارت صحیح مسلم مع شرح نووی چھاپہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ میں ہے
۴ امام شعرانی کی یہ عبارت کشف الغمہ چھاپہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۳۸ میں ہے

سو نہین پہونچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہے اور جو لوگ کہ بڑی ضرورت کے وقت گھر مین ۔ ۔ ۔ نماز جمع کرنے کے قائل نہین ہین دلائل اُنکے یہ ہین **پہلی حدیث ترمذی**[۵۱] مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون کے سوائے عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون سے سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی کیون کہ اس حدیث کی راویون مین حنش بن قیس ہے ۔ اور کہا ترمذی نے یہ ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور **محلی شرح موطا** امام مالک مین لکھا ہے کہ حنش بن قیس واہی ہے یعنے ضعیف ہی اور کہا حافظ (ابن حجر) نے کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین انتہے **دوسری دلیل موطا**[۵۲] امام محمد مین ہے کہ کہا محمد نے پہونچی ہمکو عمر بن الخطاب سے یہ بات کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا ملکون مین ساتھ منع کرنے انکے کے یہ بات کہ جمع کرین درمیان دو نمازون کے اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا درمیان دو نمازون کے ایک وقت مین بڑا گناہ ہے گناہون سے خبر کی ہمکو ساتھ اس بات کی ایک بختون نے علی بن حارث سے اس نے مکحول سے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ **اول** تو یہ روایت موقوف ہی حضرت عمر پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا **دوم** روایت موطا امام محمد کی اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثون کے ساتھ ہرگز معارضہ نہ کر سکتی اور روایت موقوف کی تو اسکے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہو سکتی ہے ۔

مسئلہ سی ام

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[۵۳] مین لکھا ہے وَحَكَى الْحَسَنُ اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى الثَّلٰثِ یعنے اور حکایت کی حسن

[۵۱] جامع ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۴ مین ہے
[۵۲] موطا امام محمد چھاپہ ... مصطفائی (?) کے صفحہ ۲۳۲ مین ہے
[۵۳] ہدایہ چھاپہ ... مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے

نمازون کے بیان مین

لے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اس بات پر کہ (وتر) تین ہی رکعت ہین (یعنے تین رکعت سے نہ کم ہین اور نہ زیادہ) اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ فِي الْأُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پس کہا مین نے اے مان مسلمانون کی خبر دو مجھکو خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کیا نہین پڑہا تو نے قرآن کہا مین نے کہ ہان پڑہا ہے کہا حضرت عائشہ رض نے پس تحقیق خلق نبی صلو

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا قرآن (یعنے جو کچھ کہ قرآن مین اچھے اخلاق وصفات مذکور
ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنے مین حاصل کیے تھے) کہا مینے اے مان
مومنون کی خبر دو مجھکو وتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے (یعنے وقت اور
کیفیت اور عدد رکعات اسکی سے) پس کہا تھی مین طیار کرتی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے مسواک انکی اور پانی وضو انکے کا پس اٹھاتا انکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اٹھاوے
اُن کو رات کو پس مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑہتے نو رکعتین نہ بیٹھتے ان مین
مگر آٹھوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے
(یعنے التحیات پڑھتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہے) پھر کھڑے ہوتے اور سلام
نہ پھیرتے پس پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ تعالے کو اور تعریف
کرتے اسکی اور دعا مانگتے اس سے پھر پھیرتے سلام کہ سُناتے ہم کو (یعنے پکار
کر سلام پھیرتے کہ ہم سنتے) پھر پڑہتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوئے پس
یہ ہوئین گیارہ رکعتین اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہونچے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑہتے تھے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتون مین
مانند کرنے انکے کی پہلی صورت مین (یعنے اسی طرح بیٹھکر پڑہتے) پس یہ ہوئین
نو رکعتین اے بیٹے میرے اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے کوئی نماز
دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کرین اسپر اور تھے جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری (یعنے
مانع ہوتی کھڑے ہونے رات کے سے) پڑہتے اول روز مین بارہ رکعتین اور
نہین جانتی مین نبیِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات
مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے
آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزے رکھے ہون سارا مہینہ سوائے رمضان

کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث عَنْ[له] عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے ان میں ساتھ پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (یعنے تشہد کے لیے) مگر جو بیچ آخر اس کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عَنْ[عه] اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا شوکانی[عه] نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کو ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اس کو ابو حاتم نے اور ذہلی اور دار قطنی نے علل میں اور موقوف ٹھیرایا اسکو بیہقی نے اور بہت لوگوں نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ حق یہی ہے کہ یہ موقوف ہو انتہے ایک حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر کی روایت ہے اور ایک حدیث بھی بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ کی روایت ہے اور ایک حدیث بخاری کی نافع کی روایت ہے اور

له جو حدیث مشکوٰۃ میں باب الوتر کے پہلے فصل میں ہے [illegible]
عه مشکوٰۃ میں باب الوتر کے دوسرے فصل میں ہے [illegible]
عه نیل الاوطار مصری کے جلد دوم صفحہ ۲۲۳ میں ہے

ایک حدیث سعید بن منصور کی بکر بن عبد اللہ مزنی کی روایت سے اور ایک حدیث طحاوی کی اور ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث صحیح مسلم کی بھی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث طبرانی کی ابن عباسؓ کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی بھی ابن عباسؓ کی روایت سے یہ سات حدیثین مخالف مذہب امام اعظم اور انکے مقلدون کے ایک رکعت وتر پڑھنے کے باب مین مسئلہ سی و دوم مین آگے آتے ہین

مسئلہ سی و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظمؒ کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے بَلْ يَتَشَهَّدُ عِنْدَ الثَّانِيَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَتَشَهَّدُ عِنْدَ الثَّالِثَةِ وَيُسَلِّمُ یعنے نماز وتر مین دو رکعت پڑھکر تشہد مین بیٹھے اور سلام نہ پھیرے تیسری رکعت پڑھکر تشہد مین بیٹھے اور سلام پھیرے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ اب آتی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے وتر کرتے ساتھ تین رکعت کے نہ بیٹھتے کسی مین مگر انکے آخر مین **فائدہ** ہدایۃ السائل الے ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ کہا محمد بن نصر نے نہین پاتے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر ثابت صحیح کہ تحقیق حضرتؐ نے وتر پڑھے ہون ساتھ تین رکعت ملی ہوئی کے بعد اسکے کہا ہان ثابت ہوا حضرتؐ سے کہ تحقیق انھون نے وتر پڑھے تین ولیکن نہین بیان کیا راوی نے کہ آیا وہ اکٹھی تین رکعت ہین یا جدا جدا ہین یعنے یا دو سلام سے ہین اور جو حدیثین کہ تین رکعت وتر پڑھنے کے باب مین وارد ہوئی ہین اور جو حدیثین کہ تین وتر پڑھنے سے منع کے باب مین آئی ہین حافظ ابن حجر نے اُن مین یون تطبیق

ـــــــــــــــــــ

۱ عینی شرح ہدایہ چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۸۲۳ مین ہے ۱۲

۲ زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کے صفحہ ۲۲۹ مین ہے ۱۲

۳ ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل چھاپہ بھوپال کے صفحہ ۲۵۵ مین ہے ۱۲

دی ہے کہ نہ پڑھی جاوین تین رکعت ساتھ دو تشہد کے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھ نماز مغرب کے اور کہا کہ حدیثین تین رکعت وتر پڑھنے کی حمل کی گئی ہین ساتھ ایک تشہد کے جو کہ آخر مین ہے اور روایت اس فعل کی جماعت سلف سے کی ہوا انتہے راقم کہتا ہے کہ ابن حجر کا اس طرح پر تطبیق دینا یعنے تین رکعت وتر کے بیچ مین نہ بیٹھنا اور اخیر ہی رکعت مین بیٹھنا موافق ہے حاکم کی اس حدیث کے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی اور امام اعظم کے نزدیک تین رکعت وتر جو دو تشہد کے ساتھ ہین تو اس باب مین دلیل انکی انکے مقلد یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ دارقطنی اور بیہقی نے روایت کی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وتر رات کے تین (رکعت) ہین مانند دن کے وتر مغرب کی نماز کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ عینیؒ نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ نہین روایت کیا اس حدیث کو اعمش سے مرفوع سوائے یحیے بن زکریا کے اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن مسعودؓ پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کے راویون مین یحیے بن زکریا بن ابی الحواجب ضعیف ہے

مسئلہ سی و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم رح کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہے جو کہ درمختار مین لکھا ہے لَمْ یَفْصِلْ بِسَلَامٍ یعنے وتر کی نماز مین نہ فرق کرے ساتھ سلام کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا

حاشیہ:

۱ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ جلد اول چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۲۳۴ مین ہے

۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر جلد دوم کے صفحہ ۲۱ مین ہے

۳ یہ عبارت ردالمحتار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۴۹۳ کے حاشیہ پر ہے

۴ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الوتر کے پہلی فصل مین ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہی پس جب ڈری ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑہے ایک رکعت طاق کردیگی اسکے لیے جسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پہیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **تیسری** حدیث **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تہے سلام پہیرتے درمیان ایک رکعت کے اور دو رکعتوں کے بیچ وتر کے یہانتک کہ حکم کرتے ساتھ بعض حاجت اپنی کے یعنے ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پہیر کر بوقت ضرورت باتیں بہی کرلیتے تہے روایت کیا اسکو بخاری نے **چوتھی** حدیث **عَنْ** بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ اِرْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ رَوَاهُ سَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ روایت ہی بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ کہا نماز پڑہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعتیں پہر کہا اے غلام کوچ کر واسطے ہمارے پہر کہڑے ہوے اور وتر پڑہا ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اس حدیث کو سعید بن منصور نے ساتھ اسناد صحیح کے **پانچویں** حدیث **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ بِتَسْلِيمَةٍ وَاَخْبَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کَانَ یَفْعَلُہٗ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق تہے
فرق کرتے درمیان دو رکعت کے ساتھ سلام کے اور خبر دی انہوں نے کہ تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تہے کرتے اسیطرح روایت کیا اسکو طحاوی نے کہا شوکانی نے نیل الاوطارمین
اور اسناد اس حدیث کی قوی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک
بعض اہل علم کے صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور تابعین سے اعتقاد کرتے تھے
یہ کہ فصل کرے مرد درمیان دو رکعتوں کے اور تیسری کے وتر کرے ساتھ ایک رکعت کے
اور یہی کہتے ہین امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق راقم کہتا ہے کہ
اگر کوئی شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہ لیا کرے اور اسکے پہلے کوئی بھی شفع نہ پڑھے
تو بھی کافی ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثین ہین جو آگے آتی ہین چھٹی حدیث عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ
رَکْعَۃٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو روایت کیا اس حدیث
کو مسلم نے ساتوین حدیث عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ
یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر حق ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے
وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑہے تین رکعت پس
چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑہے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت
کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے آٹھوین حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ

وَرَغَّبَ فِيْهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ وَلَوْرَكْعَةً رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز
رات کے اور ترغیب دی اس مین یہانتک کہ فرمایا کہ تمہارے پر نماز رات کی ہے اگرچہ ہوا ایک
ہی رکعت روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے **نوین** حدیث **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ
قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ
الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ وَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ
دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہے واسطے تمہارے بیچ
امیر المومنین معاویہ کے (یعنے کیا فتوی دیتے ہو انکے اس فعل مین) کہ نہین وتر پڑہتے
مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا انہون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت
مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑہے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک
اسکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ
دی انکو اسلیے کہ انہون نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس
حدیث کو بخاری نے **فائدہ** یہ حدیثین صریح دلیل ہین اس بات پر کہ ایک رکعت وتر کہ
جس سے پہلے کچھ بھی نہ پڑھا جاوے درست ہے اور جائز ہے اور اس باب مین اور بھی
حدیثین ہین اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ یعنے وتر پڑہو اے
قرآن ماننے والو پس تحقیق اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور صحیح کہا اسکو
ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے معنے ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو بھی ہین اور

سب صحیح اور درست اور حضرت کے اقوال و افعال سے ثابت ہی لیکن خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ
وتر ایک ہی رکعت ہی کیونکہ خدا بھی ایک ہی ہو اور ایک ہی رکعت وتر کو دوست رکھتا ہے
پس اسی سبب سے اکثر وتر پڑہنا حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور
سید محمد صدیق حسن صاحب نے ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مین لکھا ہی کہ یہی مذہب
ہے جمہور علما کا عراقی نے کہا جو صحابہ کہ ایک رکعت وتر پڑہتے تھے وہ یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل اور ابی بن
کعب اور ابو موسی اشعری اور ابو الدردا اور خذیفہ اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس
اور معاویہ اور تمیم الداری اور ابو ایوب انصاری اور ابو ہریرہ اور فضالہ بن عبید اور
اور عبداللہ بن الزبیر اور معاذ بن الحارث قاری اور وہ مختلف ہے بیچ صحت اسکی کے اور
تابعین مین سالم بن عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور حسن بصری اور
محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح اور عقبہ بن عبد الغافر اور سعید بن جبیر اور نافع بن جبیر بن
مطعم اور جابر بن زید اور زہری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمان ہیں سوا انکے اور بہی ائمہ مین سے
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اوزاعی .... اور اسحاق اور ابو ثور اور داؤد
اور ابن حزم مین اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی کہ روایت کیا شافعی نے
کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوی مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت پس سوا اسکے نہین کہ یہہ
نفل ہی پس جو چاہے زیادہ کری اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی ہی ساتہ اسکی شافعی
نے کہ تحقیق امر بیچ نفلوں کے فراخ ہے یعنی پڑہنے والے کے اختیار ہی خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ
اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ یہ بات صحت کو پہنچ چکی ہی کہ صحابہ
کی جماعت نے وتر فقط ایک ہی رکعت پڑہا ہی اور پہلے اسکے کوئی نہین پڑہا اور تحقیق
محمد بن نصر وغیرہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق حضرت عثمان نے پڑہا قرآن رات کو ایک ہی
رکعت مین اور نہ پڑہی کوی اور رکعت اور بخاری مین ہی کہ سعد نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور

---

۱۰ یہ عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مطبوعہ بہوپال کے صفحہ ۲۵۵ مین ہے

۱۱ یہ عبارت زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۲۵ مین ہے

معاویہ نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور اچہا جانا اسکو ابن عباس نے اور کہا کہ تحقیق وہ (یعنے معاویہ) فقیہ ہے اور یہ سب باتین رد ہین ابن تین کے قول کا اسلیے کہ کہا اُس نے کہ فقہا نے معاویہ کے اس قول پر عمل نہین کیا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین کہ ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقیہ ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین ہوئے ہین انکے اس قول کیطرف التفات نہ کی جاوے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کے نیچے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کم سے کم وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہا کرے نماز اسکی درست ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ جو کہتے ہین کہ ایک رکعت وتر جائز نہین اور ایک رکعت وتر پڑہنے والے کی نماز ہوتی ہی نہین سو رد کرتی ہین انکی اس قول کو یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین) اور امام اعظم جو ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین ہین تو دلیل انکی انکے مقلد اس باب مین یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ روایت کی عبد الحق نے بیچ احکام کے جہت ابن عبد البر سے اپنی روایت کی خدری سے کہ تحقیق حضرت نے منع کیا ایک رکعت پڑہنے سے یہ کہ نماز پڑہے مرد وتر کرے ایک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہ اسکے حجت اسلیے کہ محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے عثمان بن ربیعہ ہے (اور وہ ضعیف ہے) کہا اور غالب بیچ حدیث اسکی کے وہم ہے

مسئلہ سی و سوم

۵۳

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ مین لکہا ہے وَلَا يَجُوزُ الرَّكْعَةُ الْوَاحِدَةُ یعنے ایک رکعت وتر جائز نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ایک تو اس حدیث کا جو کہ مسئلہ سی و یکم مین پہلے گذری اور ان حدیثون کا جو کہ مسئلہ سی و دوم مین اوپر مذکور ہوئین

۵۰ [illegible] صحیح بخاری [illegible] احمدی [illegible]

۵۱ [illegible] صحیح مسلم [illegible]

۵۲ [illegible] شرح [illegible] عینی شرح [illegible] ہدایہ [illegible]

مسئلۂ سی و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم رح کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہہ ہی جو کہ عینی[۱] شرح ہدایہ اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فِی الْمُحِیطِ اَنْ یُوْتِرَ قَاعِدًا مَعَ الْقُدْرَۃِ عَلَی الْقِیَامِ وَلَا عَلَی الرَّاحِلَۃِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ یعنے محیط مین ہی کہ وتر بیٹھکر پڑہنے بہی اور سواری پر پڑہنے بھی بغیر عذر کے جائز نہین ہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ان دو حدیثون کا پہلی[۲] حدیث عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّہَتْ بِہٖ یُوْمِیْ اِیْمَاءً صَلٰوۃَ اللَّیْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَیُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری ان کو اشارہ کرتے اشارہ کر نماز پڑہتے سفر مین سواری پر نماز شب کے سوائے فرض کے اور وتر بہی پڑہتے سواری پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری[۳] حدیث وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی اسی سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے وتر پڑہتے اونٹ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ[۴] کہا نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے واسطے مذہب ہمارے کے (یعنے شافعیہ) اور مذہب امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کے اس بات پر کہ سفر مین سواری پر وتر پڑہنے جائز ہین منہ سواری کا خواہ کسی طرف کو ہو اور وتر سنت ہین نہین ہین واجب اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وتر واجب ہین اور نہین جائز ہے پڑہنا اسکا سواری پر اور دلیل ہماری یہ حدیثین ہین جو کہ مذکور ہوئین

[۱] یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۵۱۶ مین اور ردالمحتار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۴۶۳ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے صفحہ ۱۴۱ مین ہے

[۲] یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب صلوۃ السفر کے پہلی فصل مین ہے

[۳] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۲۴۴ مین ہے

[۴] یہ مضمون شرح صحیح مسلم چھاپہ [illegible] کے جلد اول کے صفحہ ۲۴۴ مین ہے

مسئلہ سی و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِنْ صَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ بِتَسْلِیْمَةٍ جَازَ وَتُکْرَہُ الزِّیَادَةُ عَلٰی ذٰلِکَ یعنے کہا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ اگر آٹھ رکعت (نماز نفل) ایک سلام سے پڑہے تو جائز ہے اور آٹھ سے زیادہ نفل پڑہنے ایک سلام سے مکروہ ہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے صحیح مسلم کی حدیث کا جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے مسئلہ سی ام مین پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ سی و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالم گیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا تَقْنُتْ فِیْ صَلٰوۃٍ غَیْرِھَا یعنے نہ قنوت پڑہے سوای (نماز وتر کے) اور نمازون مین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے قنوت پڑہتے بیچ نماز صبح کے اور مغرب کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے +

دوسری حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ ھَلْ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَبَعْدَ الرُّکُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے انس رضی اللہ تعالی

صبح کی نماز مین قنوت پڑہنے کا بیان

عنہ سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کیا قنوت پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ نماز صبح کے پس
کہا ہان پس کہا گیا واسطے ان کے قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے
روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ باب
ہے مستحب ہونے قنوت کا سب نمازون مین جب نازل ہو ساتھ مسلمانون کے کوی حادثہ اور
پناہ دے اللہ اس سے اور مستحب ہے پڑھنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑھنے
کا رکوع سے سر اٹھانیکے بعد ہے اخیر رکعت مین اور مستحب ہے بلند پڑہنا قنوت کا مذہب
امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت ہے پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور شیخ
ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین لکھا ہے کہ کہا حازمی نے بیچ کتاب ناسخ اور منسوخ کے کہ
تحقیق روایت کی گئی ہے یعنے قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ لوگون سے
مثل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابی موسی اشعری اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور
برار بن عازب اور انس اور سہل بن سعد ساعدی اور معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت
عائشہ کے اور کہا گئے ہین طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر کیا تابعین مین
سے ایک جماعت کا انتہے اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اسکے نہین ہین تو دلیل انکی یہ حدیث
ہے جو کہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے سعید بن طارق
اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا مینے اپنے باپ کو اے باپ میری تحقیق نماز پڑہی
تو نے پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے کیا قنوت
پڑہتے تھے وے بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے میری یہ بدعت ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا طیبی نے نفی کرنا اس صحابی کا نہین لازم
آتا نفی قنوت پر کیونکہ اُس نے شہادت اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل
حسن اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس وغیرہ صحابہ نے شہادت اسکی اثبات کی دی
ہے اور سبل مین کہا ہے اور مروی ہے خلاف اسکا خلفاء اربعہ سے اور تطبیق ان

ف یہ عبارت صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۰ کی شرح مین ہے
۲ یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ مین ہے
۳ یہ عبارت بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین اور ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۵۷ مین ہے
۴ یہ عبارت سبل السلام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی کے جلد اول صفحہ ۲۳۳ مین ہے

دونون کی اس طرح پر ہی کہ حضرت کبہی صبح کی نماز مین قنوت پڑہتے تھے اسیطرح لکہا ہے
مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ سی وہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیث کے ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لَا تَجُوْزُ فِي الْقُرٰى یعنے جمعہ نہین جائز ہے گاؤن مین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْجُمُعَةُ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ قَالَ عُثْمٰنُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرٰى عَبْدِ الْقَيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑہا گیا اسلام مین پیچہے جمعہ کے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مدینہ کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد جواثا کے کہ گاؤن ہے گاؤن بحرین سے کہا عثمان نے (وہ) گاؤن ہے گاؤن عبد القیس سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ابو داؤد نے اور لفظ اسکے ابو داؤد کے ہین۔

فائدہ بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہی جمعے کا بیچ قری یعنے گاؤن کے اتصے اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑہنا گاؤن مین درست ہی اور جواثی گاؤن ہی شہر نہین اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مسجد عبد القیس کے بیچ بحرین کے گاؤن مین ہے کہ نام اس گاؤن کا جواثی ہے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثے گاؤن ہے شہر نہین اور مولوی سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ جواثی نام گاؤن کا ہے گاؤن بحرین کی اسیطرح ہی بیچ روایت وکیع کے ابن طہمان

جمعہ کی نماز گاؤن مین پڑہنے کے بیان مین

سے نزدیک ابوداؤد نے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق نے اوپر پڑہنے جمعے کے گاؤن مین **ف** ابوداؤد کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی وکیع اس کا راوی ہے اور وہ اس حدیث کی یہ تفسیر کرتا ہے کہ جواثے گاؤن ہے اور قسطلانی[ح] **شرح صحیح بخاری** مین ہے کہ کہا نووی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق اصولیون کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جس وقت کہ نہ مخالف ہو ظاہر کے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثے گاؤن ہے شہر نہیں اور شوکانی نے **نیل الاوطار**[ح] مین لکھا ہی کہ بیچ روایت ابن ابی شیبہ کے ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے طرف اہل بحرین کی لکھا کہ جمعہ پڑہو جہان کہ ہو تم اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور یہ حکم گاؤن اور شہرون (یعنے) دونو کے لیے ہی اور بیہقی لیث بن سعد سے لایا ہے کہ جمعہ پڑہتے تہے اہل شہر کے اور اسکے گردے کے رہنے والے بیچ عہد حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتہ حکم انکے کے اور بیچ انکے جماعت صحابہ سے تہی اور عبد الرزاق ساتہہ اسناد صحیح کے ابن عمر سے لایا ہے کہ وہ دیکہتے تہے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑہتے تہے اور عیب نہین کرتے تھے اوپر انکے اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع طرف مرفوع کے ہی اور بیچ اس باب کے سوائے اسکے اور بہی حدیثین ہین انتہے اور **محلی شرح موطا امام مالک** مین لکھا ہی کہ روایت کیا بیہقی نے کہ تحقیق ابا ہریرہ نے لکھا طرف حضرت عمر کی کہ پوچہتے تہے ان سے جمعے سے اور وہ بحرین مین تہے پس لکھا حضرت عمرؓ نے طرف ابو ہریرہؓ کی کہ جمعہ پڑہو جسجگہہ کہ ہو تم اور امام شعرانی نے **میزان شعرانی**[ح] مین لکھا ہے کہ بیہقی نے روایت کی ہے ام عبد اللہ دوسیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہی اوپر ہر ایک گاؤن کے اور اگرچہ نہون بیچ اسکے مگر چار یعنے جس گاؤن مین فقط چار آدمی رہتے ہون وہان بہی اوپر جمعہ فرض ہے اور نیز انہین نے **کشف الغمہ**[ح] مین لکھا ہے کہ تہے کہتے ابن مسعود

ح یہ عبارت قسطلانی کی جو چھپا ہے نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۵ مین ہے

ح یہ مضمون نیل الاوطار چھپا مصر کے جلد سوم کے صفحہ ۱۱ مین ہے

ح یہ عبارت میزان شعرانی چھپا دہلی کے صفحہ ۹۹ مین ہے

ح یہ عبارت کشف الغمہ چھپا مصر کے صفحہ ۲۱۲ مین ہے

کسنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر اور اگرچہ نہون بیچ اسکے مگر چار او کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ حضرت صنے فرمایا کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر ف پس معلوم ہوا کہ گاؤن مین جمعہ پڑھنا بے شک و بی شبہ جائز ہے اور جو گاؤن مین جمعہ نہ پڑہے یا اس مین درست کہا نہین وہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے مخالف ہی اسلیے کہ جمعہ فرض ہے فرضون اللہ تعالی کے سے ثابت ساتھ کلام اور حدیث اور اجماع کے ۔

مسئلہ سی و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ لَیْسَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوۃٌ مَسْنُوْنَۃٌ فِی الْجَمَاعَۃِ یعنی کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نماز استسقاء مین جماعت کی ساتھ نماز پڑہنی سنت نہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظمؒ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ جَہَرَ فِیْہِمَا بِالْقِرَاءَۃِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگون کے طرف عیدگاہ کی واسطے طلب مینہ کے پس پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی ان مین قرارت اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تہے اور اٹہائے دونو ہاتھ اپنے یعنے دعا کی لیے اور پہیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

ط یہ حدیث حجۃ اللہ البالغہ چھاپہ بریلی کے صفحہ ۱۰۵ میں ہے عبارت ہدایہ چھاپہ مجتبائی انور کے جلد اول کے صفحہ ۱۵۱ میں اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۴ میں اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۷۶۵ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۵۵ میں ہے یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ الاستسقاء کے فصل اول میں ہے یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ الاستسقاء میں ہے ۔

نماز استسقا کے بیان میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي
فِي الْعِيدِ لَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوعَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فروتنی کرتے کپڑے لپچے نہ پہرے ہوئے خشوع
کرتے آہستگی کرتے گڑگڑاتے پہر پڑہی دو رکعتیں جیسا پڑہتے ہیں عید میں نہ خطبہ پڑہا
جیسا خطبہ تمہارا ہی کہ پڑہتے ہو تم روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن
ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور ابوعوانہ اور ابن حبان نے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ شَكَى النَّاسُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ
الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ
فَخَرَجَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ
قَالَ إِنَّكُمْ شَكَيْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ
أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ
وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى رَأَى بَيَاضَ
إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى
النَّاسِ وَنَزَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ رَعْدًا وَبَرْقًا ثُمَّ أَمْطَرَتْ
رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَقَالَ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہ کہا شکایت کی لوگون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ برسنے بارش کی پس حکم کیا منبر
کا پہر رکہا گیا انکے واسطے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلیں پہر آپ
نکلے جب ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پہر بیٹہے منبر پر پہر تکبیر کہی اور تعریف کی اللہ کی پہر فرمایا شکوہ
کیا تمنے اپنے ملک کی خشکسالی کا اور البتہ حکم فرمایا اللہ نے دعا کرنیکا اس سے اور وعدہ فرمایا

کو قبول فرمائیگا تم سے پہر فرمایا سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے ساری جہان کا بڑا مہربان
نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر اللہ کرتا ہے جو
چاہے ای اللہ تو ہے اللہ نہین لائق پوجنے کے مگر تو بے پروا ہی اور ہم فقیر ہین بہیج ہمپر
باران اور کر جو اتارا تو نے ہمپر توانائی اور پہنچنا ایک وقت تک پہر اٹہائے ہاتہہ اپنے پہر اونچا
کیا انکو یہانتک کہ نظر آتی تہی سفیدی انکی دونون بغلون کی پہر پہیری لوگون کیطرف
پیٹہہ اپنی اور پلٹ کر اوڑہی اپنی چادر اٹہائے ہوئے تہے اپنی ہاتہہ پہر متوجہ ہوئے لوگونپر
اور نیچے اترے اور پڑہی دو رکعتین پہر ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے (بادل) سو گرجا او
چمکا پہر برسا روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مستحکم ہے

ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم[1] مین کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ استسقا مین نماز پڑہنی سنت
نہین ہے بلکہ انکے نزدیک استسقا کیا جاوے ساتہہ دعا کے بغیر پڑہنے نماز کے اور کہا
تمامی علمائے سلف اور خلف صحابہ اور تابعین نے اور جو بعد انکے تہے کہ استسقا مین نماز
پڑہنی سنت ہے اور اسبات مین سوائے ابو حنیفہ کے کسینے بہی مخالفت نہین کی ۔ واللہ تعالے اعلم

مسئلہ سی و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ شرح[2] وقایہ
اور ہدایہ اور در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے
بِلَا قَلْبِ رِدَآءٍ یعنے استسقا مین پلٹ کر چادر نہ اوڑہے اور یہہ مذہب امام اعظم
کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث
ابو داؤد کی حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ سی و ہشتم مین اوپر مذکور ہوئی دوسری
حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَسْقٰى لَنَا أَطَالَ الدُّعَآءَ وَأَكْثَرَ الْمَسْأَلَةَ قَالَ ثُمَّ
تَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ فَقَلَبَهٗ ظَهْرَ الْبَطْنِ وَتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَهٗ رَوَاهُ

[1] یعنی صحیح مسلم چھاپہ لکہنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۲ میں
[2] شرح وقایہ چھاپہ لکہنؤ کے صفحہ ۱۴۲ میں اور ہدایہ چھاپہ [illegible] کے صفحہ ۱۲۳ میں اور در المختار چھاپہ [illegible] کے جلد اول کے صفحہ ۴۷۵ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۶۵ میں ہے

احمدؒ روایت ہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب کہ مینہ مانگا واسطے ہمارے النبی کی دعا اور بعث کیا سوال کہا راوی نے
پہر پہرے قبلے کیطرف اور پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی پس ظاہر چادر کا باطن کر دیا (یعنے
چادر کو الٹا دیا) اور پہرے لوگ ساتہہ حضرتؐ کی روایت کیا اسحدیث کو احمد نے ف کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ اصل حدیث کی صحیح بخاری مین ہے کہا نووی نے شرحؒ صحیح
مسلم مین کہ امام شافعی اور امام مالک اور جمہور علما نے دلیل پکڑی ہے ساتہہ اسحدیث
کے اس بات پر کہ استسقا مین چادر پلٹ کر اوڑہنی مستحب ہے لیکن ابوحنیفہ اس بات کی قائل
نہین ہین اور نزدیک شافعیہ کے مثل امام کے مقتدیون کو بہی امام کے ساتہہ ہی چادر پلٹ
کر اوڑہنی مستحب ہے اور اسی بات کی قائل ہین امام مالک وغیرہ اور مخالف ہی اس بات کے
(یعنے مقتدیون کی چادر پلٹ کر اوڑہنے کے باب مین) ایک جماعت علماؤن کی اور یہ حدیث
اس شخص کے دمین ہی جو انکار کرتا ہے اس بات کا اسیطرح لکھا ہے شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین

مسئلہ چہلم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہؒ اور کنز
الدقائق اور ردالمحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین باب
الاستسقا مین لکھا ہے لَا خُطْبَةَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنے نماز استسقا مین خطبہ پڑہنا
نہین جائز ہے امام اعظم کے نزدیک سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا
ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث ابوداود کی اس باب مین بہی وہی ہے جو کہ
حضرت عائشہ کی روایت سی مسئلہ سی وہفتم مین پہلے گذری دوسری حدیث
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا یَدَیْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ

ف یہ عبارت صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۳ کی سطر ... مین ہے ف یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ... کے صفحہ ۱۳۲ مین ہے ف یہ عبارت ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۵۶ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۴۹ مین اور ردالمحتار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۶۲۵ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۵۵ مین ہے ف یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے

اَلْاَیْمَنَ عَلَی الْاَیْسَرِ وَالْاَیْسَرَ عَلَی الْاَیْمَنِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن مینہ مانگنے کو پس نماز پڑہائی ہمکو دو رکعتین بغیر اذان کی اور بغیر تکبیر کے پہر خطبہ سنایا ہمکو اور دعا مانگی اللہ عز وجل سی اور پہیرا منہ اپنا طرف قبلہ کی دونون ہاتھ اوٹہائے ہوئی پہر پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی پس کیا داہنی طرف کو بائین طرف اور بائین طرف کو داہنی طرف روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسکو ابو عوانہ اور بیہقی نے اور کہا بیہقی نے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے نعمان بن راشد اور کہا خلافیات مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین **تیسری حدیث عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَبَدَاَ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَدَعَا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہی عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس مینہ مانگا اور پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی جب سامنے ہوئے قبلہ کے اور شروع کی نماز پہلے خطبہ کے پہر سامنے ہوئے قبلے کے پہر دعا مانگی روایت کیا اسحدیث کو احمد نی

مسئلہ جہل و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور رد المحتار شرح در المختار مین گہن کی نماز کے باب مین لکہا ہے صَلَّی الْاِمَامُ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ کَھَیْئَۃِ النَّافِلَۃِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ رُکُوْعٌ وَّاحِدٌ یعنے نماز پڑہائی امام ساتہ آدمیون کے دو رکعتین مانند ہیئت نفلون کے (کرے) ہر رکعت مین ایک رکوع اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا **پہلی حدیث عَنْ** عَائِشَۃَ

کسوف نماز کے بیان مین

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا اللَّفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَبَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً **روایت** ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہی گہن کی نماز مین قرارت اسکی پس ادا کیے چار رکوع دو رکعت مین اور چار سجدی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور اسکی ایک روایت مین ہی پس بہیجا پکارنے والے کو کہ پکار دی اور نماز جماعت کے لیے **دوسری حدیث** عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گہن مین آیا آفتاب زمانی مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہی اور قیام کیا طویل برابر سورہ بقرہ کی قرارت کی پہر رکوع کیا لنبا پہر اٹہا یا سر پہر کیا قیام طویل اور وہ کم تہا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کم تہا پہلے رکوع سے پہر سجدہ کیا پہر اوٹہا یا سر پہر کیا قیام طویل اور وہ کم تہا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کم تہا اس پہلے رکوع سے پہر سر اٹہا یا پہر کیا قیام طویل اور وہ کم تہا اس پہلے قیام سے پہر رکوع کیا طویل اور وہ کم تہا اس پہلے رکوع سے پہر سر اٹہا یا پہر سجدہ

کیا پیغمبر سلام ہیبر اس وقت کہ روشن ہو چکا تھا آفتاب پیغمبر خطبہ سنایا لوگون کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **تیسری** حدیث **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ زَلْزَلَةٍ سِتَّ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ هٰکَذَا صَلٰوةُ الْاٰیَاتِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَذَکَرَ الشَّافِعِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِثْلَهٗ دُوْنَ اٰخِرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے اسی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی زلزلے مین چھہ رکوع اور چار سجدے سے اور فرمایا اسیطرح ہے نماز نشانیون کے ظہور کی روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے اور ذکر کیا شافعی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکی مانند اسکے آخر کے سوا **چوتھی** حدیث **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گہن مین آیا سورج بیچ زمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا نماز پڑہی حضرت نے ساتھ لوگون کے ادا کئے چھہ رکوع ساتھ چار سجدون کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **پانچوین** حدیث **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِهِمْ فَقَرَاَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوْلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَةَ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ کَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ یَدْعُوْا حَتّٰی انْجَلٰی کُسُوْفُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گہن مین آیا آفتاب بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہای حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے صحابہ کو پس پڑہی ایک سورت لنبی سورتون مین سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پہر کہڑے ہوئے دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورت لنبی سورتون مین سے پہر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پہر بیٹہے وہ جیسے کہ تہے یعنے ہیئت نماز پر سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے **فائدہ** نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے کہ گہن کی نماز مین ہر رکعت مین دو قیام اور دو قرارت اور دو رکوع کرے اور سجدے دو ہی کرے مثل اور نمازون کی اور ساتھہ اسی کے قائل ہین امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور جمہور علما اور کہا کوفیون نے دو رکعتین پڑہین اور نفلون کی طرح اور دلیل انکی جو روایتین کہ خلاف ان حدیثون کے آئی ہین وہ سب مخالف اور معلل اور ضعیف ہین اور کہا ایک جماعت نے علماؤن مین سے کہ جن مین سے ہین اسحاق بن راہویہ اور ابن خزیمہ اور ابن منذر کہ جس جس طرح سے حضرت سے پڑہنا اس نماز کا ثابت ہوا ہے ان سب طرح سے پڑہنا اس نماز کا جائز ہے پہر کہا نووی نے کہ قوی بات یہی ہے انتہی مختصرا

مسئلہ چہل و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لَيْسَ فِي الْكُسُوفِ خُطْبَةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ یعنے گہن کی نماز مین خطبہ نہین ہے اسلیے کہ نہین نقل کیا گیا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم رح نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس رض کی روایت سے مسئلہ چہل و یکم مین اوپر مذکور ہوئی دوسری حدیث عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ

ـــ
۱ بمضمون صحیح مسلم چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۵ کی شرح مین ہے
۲ چہاپہ ہدایہ مطبع یوسفی کے فارسی چہاپہ صفحہ ۱۵۵ جلد اول کے کنز الدقائق مین اور کنز چہاپہ دہلی کے مطابق چہاپہ رد المحتار صفحہ ۵۹۳ مین اور دیگر چہاپہ ایضا کے جلد اول کے صفحہ ۵۹۵ مین اور فتاوی عالمگیری چہاپہ صفحہ ۱۰ مین ہے
۳ بہ روایت بخاری جلد اول صفحہ ۱۴۴ چہاپہ احمدی اور مسلم چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۶ مین ہے

فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ

ترجمہ روایت ہے اسمار رضی اللہ عنہا سے کہا پس پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنے نماز گہن کی سے) اور تحقیق روشن ہوا آفتاب پس خطبہ پڑہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھہ اس تعریف کے کہ وہ لائق ہے اسکو پھر کہا اما بعد روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین

مسئلہ چہل وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے وَیُطَوِّلُ الْقِرَآءَۃَ فِیْھِمَا وَیُخْفِیْ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اور لمبی کرے قرارت گہن کی دو رکعتون مین اور خفیہ پڑہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی بھی اُس حدیث کا جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ چہل ویکم مین پہلے گذر چکی ہے ۔

مسئلہ چہل وچہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور انکے شاگرد ابو یوسف اور محمد کا مخالف صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنْ قَیَّدَ الْخَامِسَۃَ بِسَجْدَۃٍ بَطَلَ فَرْضُہٗ عِنْدَنَا یعنے اگر اس نے پانچوین رکعت کا سجدہ کر لیا تو باطل ہوئے فرض اسکے ہمارے نزدیک **فائدہ** یعنے مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف و محمد کا یہ ہے کہ کسینے چار رکعت نماز پڑہنی تھی اور بہولکر پانچ رکعت پڑہ گیا تو ہر صورت مین نماز اسکی باطل ہو جاوے گی از سر نو پڑہنی چاہیے سو اس مسئلہ مین

۴۳ یہ عبارت ہدایہ [illegible] ... اور شرح وقایہ چھاپہ [illegible] ... اور کنز الدقائق ... اور رد المحتار ... فتاوی عالمگیری ... [illegible]

۴۴ یہ عبارت ہدایہ [illegible] ... کنز الدقائق ... وقایہ ... رد المحتار ... فتاوی عالمگیری ... [illegible]

امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف اور محمد نے خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی
الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا
فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس
کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس فرمایا (تمہارے پوچھنے کا)
کیا سبب ہے عرض کیا صحابہؓ نے پڑہی آپنے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے بعد سلام پہیرنے کے روایت کیا اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا ترمذی نے حدیث ابن مسعود کی حدیث حسن
صحیح ہی اور عمل اسپر ہے بعض اہل علم کا کہتے ہین کہ جب نماز پڑہے کوئی شخص ظہر
کی پانچ رکعت (بہولکر) پس نماز اسکی جائز ہے پس سجدے کرے سہو کے دو سجدے
اور اگرچہ نہ بیٹہے چوتہی رکعت مین اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد اور
اسحاق کا اور کہا بعض انکے نے جبکہ نماز پڑہے ظہر کی کوئی شخص پانچ رکعت اور نہ
بیٹہے چوتہی مین بقدر التشہد کے فاسد ہوتی ہے نماز اسکی اور یہ قول سفیان
ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ دلیل
ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف اور خلف کی مذہب
کی کہ جو شخص کہ بہول کر اپنی نماز مین ایک رکعت زیادہ پڑہجاوے نماز اسکی باطل
نہین ہوتی اور کہا ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے کہ اگر بہول کر ایک رکعت زیادہ پڑہجاوے
تو نماز اسکی باطل ہوجاتی ہے اور لازم ہے اسکو اعادہ اسکا اور یہ حدیث (اس مسئلہ مین)
ابو حنیفہ اور کوفیون کے مذہب کے رد مین ہے

مسئلہ چہل و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہو جوکہ ہدایہ
اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکہا ہے لَا يُصَلِّىٰ عَلَىٰ مَيِّتٍ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ یعنے نہ پڑہی جاوی میت پر
نماز جنازہ کی مسجد مین اور یہ مذہب امام اعظم کا اور انکے شاگردون امام محمد اور ابو یوسف
کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد اور ابو یوسف نی اس مسئلہ مین خلاف کیا
ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَتْ أَدْخِلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللهِ
لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ
وَأَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ
کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نی
داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین ان پر پس انکار کیا گیا یہ حضرت
عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی
اسکے کی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ
جنازی کی نماز پڑہنی عورتون کو بہی جائز ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک
مین لکہا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کی جمہور علما نے اوپر جائز ہونے
نماز کے اوپر جنازے کے مسجد مین اور نووی شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے
کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگون کے بیچ جائز ہونے نماز کے اوپر
میت کی مسجد مین اور جو لوگ کہ اس کے قائل ہین انہین مین سے ہین امام احمد اور
اسحاق اور ساتہہ اسی کے قائل ہین ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذہب اور

اور ابی حنیفہ اور مالک نے کہ نہین جائز ہے نماز جنازی کی مسجد مین **دوسری**
حدیث **عَنْ** نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ صُلِّيَ
عَلیٰ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ مَالِكٌ ترجمہ روایت ہی نافع سی اور اس نے نقل کی
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق اس نی کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن
خطاب کے مسجد مین روایت کیا اس حدیث کو مالک نے **تیسری** حدیث **وَرَوَیٰ**
ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَغَیْرُهٗ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی عَلیٰ اَبِی بَکْرٍ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَّ صُهَیْبًا
صَلّٰی عَلیٰ عُمَرَ فِی الْمَسْجِدِ وَوُضِعَتِ الْجَنَازَةُ تُجَاهَ الْمِنْبَرِ ترجمہ روایت کی ہے
ابن ابی شیبہ وغیرہ نے کہ نماز پڑھی جنازی کی حضرت عمر نے ابوبکر پر مسجد مین اور صہیب
نے نماز پڑہی جنازی کی حضرت عمر پر مسجد مین اور رکہا گیا جنازہ سامنے منبر کے۔
فائدہ زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ
یہ معاملہ صحابہ کے سامنے ہوا اور کسینے انکار اسکا نہ کیا پس ہوگیا اس بات پر اجماع
صحابہ کا سکوتی اور امام اعظم کے نزدیک جو نماز جنازے کی مسجد مین جائز نہین
ہے تو دلیل ان کی اس باب مین انکے مقلد یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ ابوداؤد
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے اوپر جنازے کے مسجد مین پس نہین
ہے کوئی چیز واسطے اُسکے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا نووی نے شرح صحیح
مسلم مین یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کہا امام احمد نے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے صالح مولی توءمہ اور وہ ضعیف
ہے انتہے اب اگر کوئی یہ کہے کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری اس مین ذکر ہے
انکار کا کہ حضرت عائشہ صدیقہ پر انکار کیا صحابہ نے اور یہ دلیل ہے اوس پر کہ
مسجد مین جنازی کی نماز پڑہنا سنت نہین کیونکہ اگر سنت ہوتی تو صحابہ انکار

نہ کرتے سواسکا جواب دو طرح پر ہے اول یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا تب حضرت عائشہ رض
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سہیل پر اور اسکے بہائی پر مسجد مین جنازے کی نماز
پڑہنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو
کچہ جواب نہ دیا یعنے لاجواب ہوگئے دوم بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین
صحابہ کا جنازے کی نماز پڑہنا حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر کے جنازے پر ثابت ہے
جیسا کہ مؤطا امام مالک مین روایت ہی نافع سے اس نے نقل کی عبداللہ بن عمر رض
سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن خطاب رض کے مسجد مین اور حضرت
ابوبکر رض پر مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنے کی حدیث اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ چہل و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثوں کے یہہ ہے
جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکھا ہے وَلَوْ كَبَّرَ الْإِمَامُ خَمْسًا لَمْ يُتَابِعْهُ الْمُؤْتَمُّ یعنے جنازے کی نماز
مین اگر امام پانچ تکبیرین کہے تو مقتدی متابعت اسکی نہ کرے اور یہ مذہب امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں
کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ترجمہ روایت ہی عبدالرحمن بن ابی
لیلے رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ زید بن ارقم تکبیر کہتے تہے ہمارے جنازے پر
چار تکبیر اور بیشک اس نے کہی ایک جنازے پر پانچ تکبیر پہر پوچہا مینے اسکو پس
کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیرین کہتے تہے اسی طرح روایت کیا اس

اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے دوسری حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سِتًّا وَقَالَ اِنَّہٗ بَدْرِیٌّ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَصْلُہٗ فِی الْبُخَارِیِّ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے تکبیر کہی سہل بن حنیف پر چھہ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کے مجاہدون مین ہے اور روایت کیا اسکو سعید بن منصور نے اور اصل اسکی بخاری مین ہے **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک مین ہی کہ ابن مسعود جنازہ کی نماز مین پانچ تکبیرین کہین اور حضرت علی اہل بدر پر چھہ تکبیرین کہا کرتے تہے اور اور صحابہ پانچ اور صحابہ کے سوای اور لوگون پر چار اور ابن عباس تین کہتے تہے اور انس کبھی تین کبھی چار اور کہا ترمذی نے کہ اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحاب وغیرہ مین سے بعض لوگون کا یہی مذہب ہے کہ جنازہ کی نماز مین پانچ تکبیرین کہنی چاہئین اور کہا امام احمد اور اسحق نے کہ اگر جنازہ کی نماز مین امام پانچ تکبیرین کہے تو اسکی متابعت کیجاوے

مسئلہ چہل و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کہ یہ ہے جو کہ فتاوے قاضیخان اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی وَیَدْعُوْا فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ بِالْاَدْعِیَۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ وَلَا یَقْرَءُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی اور دعا کرے جنازہ کی نماز مین ساتھہ دعائین مشہورہ کے اور نہ پڑہے جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ طَلْحَۃَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّہَا سُنَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچھے ابن

حاشیہ:

حدیث ہے مسلم الخ کے باب الجنائز مین ہے ۳ ابوداؤد کے صفحہ ۴۵۸ مین ہے ۶ زرقانی جلد ۲ کے صفحہ ۷۱ مین ہے ۷ ترمذی جلد ۱ کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے ۸ فتاوی قاضیخان جلد اول کے صفحہ ۹۴ مین اور شرح وقایہ مطبوعہ کے صفحہ ۔۔ مین اور رد المحتار جلد اول کے صفحہ ۸۹۵ مین اور فتاوی عالمگیری جلد اول کے صفحہ ۹۵ مین ہے ۹ بخاری چھاپہ احمدی کے صفحہ ۱۷۸ مین ہے

عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے جنازے پر پس پڑہی سورہ فاتحہ اور کہا کہ جان رکھو کہ وہ سنت ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **دوسری حدیث** **وَعَنْہُ** قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** اور روایت ہو اسی سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچھے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑھی سورہ فاتحہ اور سورہ اور پکار کر پڑھی یہانتک کہ سنا ہمنے پس جب فارغ ہوے پکڑا مینے انکو ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس پوچھا مینے انسے (یعنے حال پکار کر پڑہنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا) پس کہا سنت اور حق ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے **فائدہ** یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھہ کوئی اور سورہ قرآن کی بہی پکار کر پڑہنی سنت ہی **تیسری حدیث** **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى جَنَازَةٍ اَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنت ہی بیچ نماز کے اوپر جنازے کے یہ کہ پڑہے بیچ تکبیر پہلی کے سورہ فاتحہ آہستہ پہر تکبیر کہی تین اور سلام پہیرے نزدیک آخر تکبیر کے **چوتھی حدیث** **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُّكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى سِرًّا فِي نَفْسِهٖ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہی ابی امامہ بن سہیل سے کہ تحقیق خبر دی اسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تحقیق سنت ہی بیچ نماز کے یہ کہ تکبیر کہے امام پہر پڑہے

فاتحۃ الکتاب پڑہیے تکبیر پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پہر درود بہیجے اوپر نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دل اپنے کے (یعنے آہستہ) روایت کیا اسحدیث کو شافعی نے اپنی مسند مین **فائدہ** کہا شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ کہا ابن حجر نے بیچ فتح (یعنے فتح الباری شرح صحیح البخاری) کے کہ اسناد اسحدیث کی صحیح ہے **راقم** کہتا ہے کہ جس طرح سے نسائی کی حدیث سے جنازی کی نماز مین سورہ فاتحہ اور کسی اور سورہ کا پکار کر پڑہنا سنت ہی معلوم ہوتا ہے اسی طرح سے آہستہ پڑہنا بہی سنت ہو غرضکہ پوکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنا دونو طرح سے جائز ہے **پانچوین حدیث** فِی الْبُخَارِیِّ قَالَ الْحَسَنُ یَقْرَأُ عَلَی الطِّفْلِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا صحیح بخاری مین ہے (بطریق تعلیق کے) کہ کہا حسن بصری نے پڑہتے تہے اوپر جنازی لڑکے کے سورہ فاتحہ اور کہتے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشرو اور پیشوا اور ثواب **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ وصل کیا اس حدیث کو عبد الوہاب بن عطا خفاف نے بیچ کتاب الجنائز اپنی کے ❖

مسئلہ چہل و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے یَجُوْزُ دَفْعُھَا اِلٰی مَنْ یَّمْلِكُ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ کَانَ صَحِیْحًا مُّکْتَسِبًا یعنے جائز ہے (زکوۃ) دینی اس شخص کو کہ صاحب نصاب نہ ہو اور اگرچہ تندرست اور کسب کرنے کی طاقت بہی رکہتا ہو اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ

حاشیہ:

۱ یہ مضمون روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی لکہنو کے صفحہ ۱۸۲ مین ہے

۲ یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی کے پارہ پانچ مین ہے

۳ یہ مضمون قسطلانی شرح صحیح بخاری چہاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۴۵۳ مین ہے

۴ یہ عبارت ہدایہ شرح صحیح بخاری چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۴ مین اور در المختار چہاپہ دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۶۹ مین اور فتاوی عالمگیری چہاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۶۹ مین اور فتاوی قاضیخان چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۰ مین ہے

۵ یہ حدیث مشکوۃ مین باب من لا تحل لہ الصدقۃ کے دوسرے فصل مین

اور منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے

أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا مجھکو خبر دی دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور حضرت تہے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تہے مال زکوۃ پس مانگا ان دونون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر ہم مین اور پست کی (یعنے سر سے پاؤن تک ہمین دیکھا) پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون مین تم کو اور نہین ہے حصہ اس صدقے مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکہتا ہو کسب کی روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے **فائدہ** کہا منتقے الاخبار مین کہ کہا امام احمد نے کہ اسناد اسکی بہت کہری ہے انتہے اور لایا ہے اسحدیث کو ابن حجر بلوغ المرام مین صرف مسند امام احمد ہی کی روایت سے اور کہا کہ قوی کہا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے دوسری حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ترجمہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب تندرست کے کہ قوت رکہتا ہو کسب کرنے کی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ

۱ یہ مضمون منتقی الاخبار [illegible] بلوغ المرام [illegible] دہلی صفحہ ۱۳۱ میں ہے

۲ یہ حدیث مشکوٰۃ [illegible] باب من لا تحل له الصدقة [illegible] فصل دوسرے میں ہے اور ترمذی [illegible] صفحہ ۱۱۷ میں ہے

سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ **فائدہ** شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار[1] مین لکھا ہے کہ مذہب اکثر علما کا یہی ہے کہ قوی کسب کرنے والے کے لیے صدقہ حلال نہین لیکن مخالف ہوئے ہین اسکو ابو حنیفہ رح

مسئلہ چہل و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے[2] مَنْ کَانَ لَهُ نِصَابٌ فَاسْتَفَادَ فِي أَثْنَاءِ الْحَوْلِ مِنْ جِنْسِهِ ضَمَّهُ إِلَيْهِ وَزَكَّاهُ **ترجمہ** یعنے جو شخص کہ ہو صاحب نصاب پس جو مال کہ سال کے بیچ مین اصل نصاب سے بڑہجاوے اپنی قسم مین ملجاوے گا اور زکوۃ اسکی ادا کرے مثلاً اسکے پاس اس سال مین ایک سو روپیہ رکھا تہا جب چہہ مہینے یا اٹہہ مہینے گزر گئے تو سو روپیہ اور اسکے پاس آگیا تو یہ سو بہی اس پہلے سو کے ساتہہ ملاوے اور زکوۃ دو سو کی دے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا[3] عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي رَفْعِهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہون تیرے پاس دو سو

---

[1] یہ عبارت مجمع البحار چہاپہ نولکشور کے جلد ثانی کے صفحہ ۲۰۹ مین ہے

[2] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۸۱ مین اور شرح وقایہ چہاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۶۲ مین اور کنز الدقائق کلان چہاپہ دہلی کے صفحہ ۶۰ مین اور رد المحتار چہاپہ مصری کے جلد دوم کے صفحہ ۲۳ مین اور فتاوی عالمگیری چہاپہ نولکشور جلد اول کے صفحہ ۶۸ مین ہے

[3] یہ عبارت بلوغ المرام کے باب الزکوٰۃ مین ہے

درہم اور گذر جاوے اس پر ایک برس تو اس مین پانچ درہم مین اور نہین ہے تجھ پر کچھ یہانتک کہ ہو تیرے پاس بیس دینار اور گذرے اسپر ایک سال سو اس مین آدہا دینار ہے پھر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور نہین ہے مال مین زکوۃ جبتک کہ گذرے اس پر ایک برس روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور وہ حسن ہے اور تحقیق اختلاف کیا مرفوع ہونے مین اسکے اور ترمذی کی روایت مین ہی ابن عمرؓ سے جس نے حاصل کیا مال تو زکوۃ نہین ہی اسپر جبتک کہ گذری اسپر ایک سال اور راجح ہے موقوف ہونا اُس کا

فائدہ ایک دینار ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہے اور بیس دینار کے اس ملک کے حساب سے ساڑہی سات تولہ ہوتے ہین سو جسکے پاس ساڑہی سات تولہ سونا ہو اسکا چالیسوان حصہ زکوۃ دیوے اور جسکے پاس اس سے کم سونا ہو اسپر زکوۃ نہین اور یہہ حدیث دلیل ہی اس پر کہ نصاب سونے کے ساڑہے سات تولے سونا ہی اور ذکر نصاب زکوۃ چاندی کا مسئلہ پنجاہم مین آگے آتا ہے

مسئلہ پنجاہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ فِیْ قَلِیْلِ مَا اَخْرَجَتْہُ الْاَرْضُ وَکَثِیْرِہٖ الْعُشْرُ یعنے کہا امام اعظم نے کہ زمین مین سے خواہ تہوڑی چیز نکلے خواہ بہت زکوۃ کا اس مین سے دسوان حصہ ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی

عشر کا بیان

الله علیه وسلم نے نہیں ہیچ کم پانچ وسق کے کھجوروں مین سے زکوۃ اور نہیں پانچ اوقیہ
سے کم مین ہیچ چاندی کے زکوۃ اور نہیں ہیچ کم کے پانچ راس اونٹوں سے زکوۃ روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** پانچ وسق کی تیس من ہوتے ہین زکوۃ
کے دسوین حصہ کی یعنی تین من ہوئے اگر پانچ وسق یعنے تیس من سے کم کھجورین
ہون توان مین زکوۃ واجب نہیں اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو
درہم ہوئے اور دوسو درہم کے ساڑہے باون روپیے چہرہ شاہی کہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے
ہوتے ہین سوجسکی پاس اسقدر چاندی یا روپے ہون تووہ چالیسوان حصہ یعنی ایک روپیہ
پانچ آنہ زکوۃ کی اس مین سے دیوے اور جسکی پاس اسقدر چاندی یا روپے نہین تو اسپر زکوۃ واجب نہیں

مسئلہ پنجاہ و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یَصُوْمُ عَنْهُ
الْوَلِیُّ وَلَا یُصَلِّی یعنی میت کیطرف سے ولی نہ روزہ رکھے اور نہ نماز پڑہے اور یہ مذہب امام
اعظم اور امام مالک کا ہے سو امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث
کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ
رضی الله تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو
روزہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ پنجاہ و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی حدیث کے یہی جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور
فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِنْ لَمْ یَنْوِ حَتّٰی اَصْبَحَ

أَجْزَأَتْهُ النِّيَّةُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الزَّوَالِ یعنے اگر رات کو فرض روزے کی نیت نہ کرے تو دن کو زوال کیوقت تک نیت کرنی جائز ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی اسحدیث کا عَنْ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلٰى تَرْجِيْحِ وَقْفِهِ وَصَحَّحَهُ مَرْفُوْعًا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَلِلدَّارَقُطْنِيِّ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ روایت ہے حفصہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ٹھیرالیا روزہ پہلے فجر کے تو اسکا روزہ نہین روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور جھکے ترمذی اور نسائی اسکے وقف کی ترجیح کیطرف اور صحیح کہا اسکو مرفوع کرکے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور واسطے دارقطنی کے ہے نہین ہے روزہ اس کا جس نے نہ ٹھیرایا اسی رات سے

مسئلہ پنجاہ وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہی جو کہ فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَكَذَا هٰذَا فِي الْاَيَّامِ الْكَثِيْرَةِ يَدْخُلُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ یعنے اور اسیطرح سی یہ بیچ بہت دنونکی داخل ہو یعنے بیچ جگہہ اعتکاف کے پہلے ڈوبنے آفتاب کے **فائدہ** نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین اور علامہ محمد نے زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اعتکاف مین بیٹھنے والا داخل ہو بیچ جگہہ اعتکاف کے پہلے غروب ہونیکے آفتاب کے اور یہ مذہب امام اعظم اور مالک اور شافعی اور امام احمد بن حنبل کا ہی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

ص ۵۲ بحوالہ بلوغ المرام

ص ۵۳ بحوالہ عالمگیری مطبوعہ...

ص ۵۴ ...

ص ۵۵ ...

عن عکرمہ بیان

نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب چاہتے تھے کہ اعتکاف کرین نماز پڑہتے فجر کی پہر داخل ہوتے اپنے اعتکاف کی جگہہ مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث صاف دلیل ہی اسپر کہ ابتدا اعتکاف کے بعد نماز فجر کی ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور لیث کا بیچ ایک قول کے اور ائمہ اربعہ جو قائل اسکے نہین ہین سو انکے نزدیک تاویل اسکی یہ ہے کہ حضرت ساتھہ نیت اعتکاف کے پہلے غروب ہونے آفتاب کے مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑہتے تو اس حجرے مین کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف کی جگہہ مین صبح کو اسی طرح لکہا ہے شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین سو جواب اسکا یہ ہے کہ تاویل باطل اور بالکل خلاف ہی ظاہر حدیث کے اور سنت مقدم ہے احتمال عقلی پر ایسا ہی لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ پنجاہ و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لَا يَلْبَسُ قَمِيصًا وَلَا سَرَاوِيلَ وَلَا عِمَامَةً یعنے محرم نہ پہنے کرتہ اور نہ پائجامہ اور نہ عمامہ **فائدہ** ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکہا ہے کہ جس محرم کے پاس تہبند نہ ہو پائجامہ ہی ہو تو وہ پائجامہ کو توڑکر اسکا تہبند بنا لیوے اور اگر پائجامہ ہی پہنا رہیگا تو اسپر دم آویگا یعنے جانور ذبح کرے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي

اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول اذا لم یجد المحرم نعلین لبس خفین واذا لم یجد ازارا لبس سراویل متفق علیہ ترجمہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے تھے کہ جس وقت نہ پاوی محرم پاپوشین تو پہنے موزی اور جس وقت کہ نہ پاوی تہ بند پہنے پائجامہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ۔

مسئلہ پنجاہ و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور **شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے من اخر الحلق حتی مضت ایام النحر فعلیہ دم عند ابی حنیفۃ یعنے جو شخص کہ تاخیر کرے سر کے منڈانے مین یہانتک کہ قربانی کے دن گذر جاوین تو اس پر دم لازم آتا ہے امام اعظم کے نزدیک سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف فی حجۃ الوداع بمنی للناس یسئلونہ فجاءہ رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء اخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال ارم ولا حرج فما سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اتاہ رجل فقال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ اخر فقال افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع مین بیچ منا کے واسطے لوگون کے پوچھتے تھے مسائل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آیا حضرت

کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تہا مین پس ہنڈوایا مینے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے
پس فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہین گناہ پہر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تہا مین پس
نحر کی مینے پہلے کنکریون مارنے کے مناروں پر فرمایا اب پہینک کنکریان اور نہین
گناہ پس نہ پوچہے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوی یا موخر ہوی مگر
کہ فرمایا کر اور نہین گناہ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم
کی مین یہہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینے پہلی پہینکنے کنکریون کے
فرمایا پہینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینے خانہ کعبہ کا
پہلے پہینکنے کنکریون کے فرمایا اب کنکریان پہینک لے اور نہین گناہ۔

مسئلہ پنجاہ و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور
کنز الدقائق اور در المختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَلَا یُشْعِرُ عِنْدَ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے نہ زخم کیا جاوی اونٹ کو نزدیک ابی حنیفہ کے اسلیے کہ انکے نزدیک
اشعار مثلہ ہے یعنے تکلیف دینا ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ مین لکہا ہے وَلِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ
اَنَّہٗ مُثْلَۃٌ وَاَنَّہٗ مَنْھِیٌّ عَنْہُ یعنے نزدیک ابیحنیفہ کے تکلیف دینا ہے اور تکلیف
دینے سے منع کیا گیا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین اسحدیث کا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِھَا
الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ
بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَمَالِکٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذے الحلیفہ کے پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا

اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنی اسکی کے اور پونچھہ ڈالا خون اسکا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیون کا پہر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر (کہ نام اسکا قصوا تہا) پس جبکہ اٹھایا اونٹنی نے آنحضرت کو بیدا پر (کہ نام ایک جگہہ کا ہے) لبیک کہی ساتہہ حج کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** کہا ترمذیؒ نے کہ سنا مینے ابا سائب سے کہ کہتے تہے کہ ہم بیٹھے تہے ایک جگہہ وکیع کے پاس پہر حدیث بیان کی انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اشعار کیا آپنے (یعنے اونٹنی کی کوہان کو زخم کیا بائین طرف سے) اور کہا کہ ابوحنیفہؒ کہتے ہین کہ اشعار مثلہ ہے (یعنے تکلیف دینا ہے) تو کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے بہی یہی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو یہ سنکر سخت غصہ ہوئے وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھکو بتلاتا ہون اور تو حضرت کی حدیث کے مقابلے مین ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق اس بات کی ہے تو کہ قید کیا جاوے پہر نہ خلاصی ہو تیری جب تک کہ باز نہ آوے تو اس بات کے کہنے سے اور کہا ترمذیؒ نے کہ سنا مینے یوسف بن عیسے سے اس نے سنا وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اس نے اسحدیث کو (یعنے جس حدیث مین کہ حضرت کے اشعار کرنیکا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکھو طرف قول اہل رای کی اس مقدمہ مین اسلیے کہ اشعار سنت ہے اور قول اہل رائے کا بدعت ہے

مسئلہ پنجاہ وہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کے یہ ہے کہ جسکو شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہے کہ مدینہ حرم نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث **عن** علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیہا حدثا او اوی

مُحدِثًا فَعَلَیہِ لَعنَۃُ اللّٰہِ وَالمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ لَا یُقبَلُ اللّٰہُ مِنہُ یَومَ القِیَامَۃِ صَرفًا وَّلَا عَدلًا مُتَّفَقٌ عَلَیہِ **ترجمہ** روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے (یعنے مانند حرم مکہ کے ہے جو چیزین کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین) درمیان عیر کے ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت (یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کے) یا جگہ دی بدعتی کو پس اسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ اسسے دن قیامت کے فرض اور نہ نفل روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَن سَعدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَینَ لَابَتَیِ المَدِینَۃِ اَن یُقطَعَ عِضَاھُھَا اَو یُقتَلَ صَیدُھَا وَقَالَ المَدِینَۃُ خَیرٌ لَّھُم لَو کَانُوا یَعلَمُونَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغبَۃً عَنھَا اِلَّا اَبدَلَ اللّٰہُ فِیھَا مَن ھُوَ خَیرٌ مِّنہُ وَلَا یَثبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاوَائِھَا وَجَھدِھَا اِلَّا کُنتُ لَہٗ شَفِیعًا اَو شَھِیدًا یَومَ القِیَامَۃِ رَوَاہُ مُسلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونو کنارون سنگستان مدینہ کی یہ کہ کاٹی جاوین درخت خاردار اسکے یا مارا جاوی شکار اسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے انکے یعنے واسطے رہنے والے مومنین اسکے کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنے اسکی بھلائی کو تو نہ چھوڑین اسکو اور نہ جاوین وہان سی اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا کوئی اسکو بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اس مین اس شخص کو کہ بہتر ہوگا اس سے یعنے نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہ ہونا اسکا بلکہ مفید ہوگا اسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنے نہین صبر کریگا کوئی اسکی سختی اور بھوکھ پیاس اور اسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اسکے شفاعت کرنے والا یا کہ گواہ ہون گا یعنے اس کی اطاعت کا دن قیامت کے روایت

کیا اسحدیث کو مسلم نے تیسری حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ
اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
ترجمہ روایت ہی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ
احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکہتا ہے ہمکو اور دوست رکہتے ہین ہم اسکو
یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو (یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا) اور تحقیق مین
حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کے ہی روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے چوتھی حدیث عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَّصِیْدُ فِیْ
حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ
فَجَآءَ مَوَالِیْہِ وَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ
ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَّصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ وَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ
طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ
اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ روایت ہی سلمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہ کہا دیکہا مینے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار
کرتا تہا بیچ حرم یعنے گرد ے مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹہیرایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے پس چہین لیے سعد نے کپڑے اسکے پس آئے مالک اسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ
مقدمہ اسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹہیرائی
ہے یہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص پکڑے اُس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اس مین پس چاہیے کہ
چہین لے اسباب اسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہی مجہکو وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اسکا یعنے از راہ احسان

کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے

مسئلہ پنجاہ و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی ...... کتابون مین لکھا ہے حِيلَةُ الْمِصْرِيِّ اِذَا اَرَادَ التَّعْجِيلَ اَنْ يَبْعَثَ بِهَا اِلٰى خَارِجِ الْمِصْرِ فَيُضَحِّي كَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ یعنے شہر والے اگر گاؤن مین اپنی قربانی بھیجدیوین تو اس حیلہ سے انکو بعد صبح قبل نماز عید قربانی کرنی جائز ہے اور یہہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور ان کے شاگرد محمد نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا حاضر تھا مین عید اضحیٰ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو جب ادا کر چکے حضرت نماز اپنی لوگون کے ساتھ دیکھا بکری کیطرف کہ تحقیق ذبح ہو چکی تھی سو فرمایا جس نے ذبح کر لی پہلی نماز کے تو ذبح کرے وہ دوسری بکری اور جس نے نہ ذبح کی ہو تو ذبح کرے نام پر اللہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اس چیز کا کہ شروع کرین

ہم بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نے کہ کیا یہ یعنی تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید کی پس سوا اسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اسکو واسطے اہل اپنے کے نہین ہے قربانی سے کچھ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوای اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے (یعنے اسنے کہانے کیلیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا) اور جس نے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنے موافقت کی اُنکی طریقہ کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے چوتھی حدیث وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہے اسی سے کہ کہا سُنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑہتے ہوئی پس فرمایا تحقیق اول اس چیز کا کہ شروع کرین ہم ساتھ اسکے بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین ہم پس ذبح کرین ہم پس جو شخص کہ کرے پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے

مسئلہ پنجاہ و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے ذُکِرَ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَلَا یَعُقُّ

حاشیہ: مسند احمد بخاری ... فتاوی عالمگیری ... [illegible]

عَنِ الْغُلَامِ وَلَا عَنِ الْجَارِيَۃِ وَاِنَّہٗ اِشَارَۃٌ اِلَی الْکَرَاھِیَۃِ کَذَا فِی الْبَدَائِعِ فِیْ کِتَابِ الْاُضْحِیَۃِ **ترجمہ** یعنے ذکر کیا گیا جامع صغیر مین اور نہ عقیقہ کیا جاوے لڑکے کیطرف سے اور نہ لڑکی کیطرف سے اور تحقیق یہ اشارہ ہی طرف مکروہ ہونے اسکے کے اسیطرح ہی بدائع مین بیچ کتاب ضحیہ کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَعَبْدُالْحَقِّ لٰکِنْ رَجَّحَ اَبُوْحَاتِمٍ اِرْسَالَہٗ وَاَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ نَحْوَہٗ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیقہ کیا حسن اور حسین کا ایک ایک دنبے سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن جارود اور عبدالحق نے لیکن ترجیح دیا ابوحاتم نے ارسال کو اسکے اور نکالا ابن حبان نے حدیث سے انس کے اسیطرح دوسری حدیث **عَنْ** یُوْسُفَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّھُمْ دَخَلُوْا عَلٰی حَفْصَۃَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْھَا عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَاَخْبَرَتْھُمْ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَخْبَرَتْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** روایت ہی یوسف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ وہ آئے حفصہ عبدالرحمن کی بیٹی کے پاس پس پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا کہ خبر دی انہون نے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ مین دو بکریون کا کہ سن مین برابر ہون اور لڑکی کے عقیقہ مین ایک بکری کا روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین علی اور ام

(حاشیہ:) ۱ حدیث ابوداؤد جلد دوسری کتاب الضحایا کے صفحہ ۳۶ مین اور بلوغ المرام کے باب العقیقہ مین ۲ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۳۲ مین

کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر
اور ابن سے بھی روایت ہے تیسری حدیث عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ تُذْبَحُ
عَنْہُ یَوْمَ سَابِعِہٖ وَیُحْلَقُ وَیُسَمّٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لڑکے گرو ہین عقیقہ مین اپنے
ذبح کیا جاتا ہے اسکے لیے ساتوین دن اسکے اور سر منڈایا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا
ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور صحیح کہا ترمذی نے چوتھی حدیث عَنْ اُمِّ کُرْزٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی
مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ
وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
صَحِیْحٌ **ترجمہ** روایت ہے ام کرز رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے قرار دو تم جانورون کو پرندون کو انکے گھونسلون پر کہا ام کرز نے اور
سنا مینے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کیطرف سے دو بکریان (یعنے عقیقہ مین) اور لڑکی کی
طرف سے ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ (یعنے یہ خیال نکرو کہ بیٹے کی
طرف سے نر چاہیے اور بیٹی کیطرف سے مادہ) روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے اور روایت
ترمذی اور نسائی کی ہے قول راوی سے یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ آخر تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے

مسئلہ شصتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح

وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَیَجُوزُ بَیْعُ الْکَلْبِ وَ الْفَهْدِ وَالسِّبَاعِ الْمُعَلَّمِ وَغَیْرِ الْمُعَلَّمِ فِی ذٰلِكَ سَوَاءٌ یعنے جائز ہے بیع کتے کی اور چیتے کی اور درندون کی برابر ہے کہ سکھائی ہوئے ہون یا بے سکھائی ہوئے **فائدہ** جس درندی کو شکار کی تدبیر اور آداب سکھا لیتے ہین اسکو معلم کہتے ہین ورنہ غیر معلم غرضکہ کتا خواہ چیتا جو درندہ ہو خواہ معلم ہو یا نہ ہو امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک بیع اسکی درست ہو اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک بیع اسکی حرام ہے سو اس مسئلہ مین بھی امام اعظم نے خلاف کیا ہو ان چار حدیثون کا جو کہ مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب مین آگے آوینگی انشاء اللہ تعالی اور دلیل امام اعظم کی حنفیہ اس مسئلہ مین یہ حدیثین پیش کرتے ہین پہلی حدیث مسند امام اعظم مین ہے کہ روایت کی ابو حنیفہ نے ہیثم سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہ رخصت دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیمت مین کتے شکاری کی **ف** کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین کہ سند اس حدیث کی جید ہے اسواسطے کہ ہیثم نے ذکر کیا اسکو ابن حبان نے ثقات مین **جواب** اسکا یہ ہو کہ اس سند کی حدیثون کی سند جید ٹھیرانا اور اسکی حدیثون کے راویون کو ثقہ کہنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص موضوع یعنے بناوٹی حدیثون کی اسناد مین بعض راوی ثقہ دیکھکر یہ کہدے کہ سند انکی جید ہے اور راوی انکے ثقہ ہین اور یہ حدیثین لائق عمل کے ہین کیونکہ اس سند کی حدیثین چار وجہ سے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنیکے نہین ہین **وجہ اول** یہ ہو کہ اس سند کو امام اعظم کی جمع کی ہوئی کہنا محض کذب ہے اسلیے کہ اس سند کو محمود بن محمد خوارزمی نے امام اعظم کے وفات پانے سے بعد پانچسو چوبیس [۵۲۴] برس کے تالیف کیا ہے اور اسکو امام اعظم کے نام پر لگا دیا ہے اور سلسلہ اسکی اسناد کا محمود بن محمد خوارزمی سے لیکر امام اعظم تک پانچسو چوبیس برس کے فاصلہ تک کا بالکل بے نشان ہے کیونکہ امام اعظم سنہ ایکسو پچاس ہجری

ف جوہرہ مسند امام اعظم چھاپہ دہلی کے صفحہ ۱۲۷ مین ہے

ف یہ مضمون فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد تیسری کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے

مین اس جہان سے رحلت فرما گئے ہین چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب[۱] مین اَلنُّعمانُ

ابْنُ ثَابِتِ الْکُوفِیُّ اَبُوحَنِیْفَةَ الْاِمَامُ یُقَالُ اَصْلُہٗ مِنْ فَارِسٍ وَیُقَالُ مَوْلٰی

بَنِیْ تَیْمٍ فَقِیْہٌ مَشْہُوْرٌ مِنَ السَّادِسَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِیْنَ وَمِائَةٍ عَلَی الصَّحِیْحِ

وَلَہٗ سَبْعُوْنَ سَنَةً ترجمہ یعنے نعمان بیٹا ثابت کا کوفے کے رہنیوالا امام ابوحنیفہ

کوئی کہتا ہے کہ یہ اصل مین فارسی ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام مین

یہ فقیہ مشہور ہین چھٹے طبقے سے صحیح مذہب یہ ہے کہ ۱۵۰ھ ایک سو پچاس ہجری مین فوت ہوئے

ہین اور انکی عمر ستر برس کی ہوئی اور مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم سنہ چھ سو چوہتر ہجری

مین رائج ہوئی ہے چنانچہ کہا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین[۲] مین

کہ مسند امام اعظم کہ بالفعل مشہور ست تالیف قاضی القضاۃ ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد

الخوارزمی است کہ در سنہ ششصد و ہفتاد و چہار آن را رائج ساختہ انتہے اب غور کیجیے کہ

جس حدیث مین سے فقط ایک ہی راوی چھوٹا ہوا ہو وہ حدیث تو مرسل یعنے ضعیف کہلاتی

ہے اور لائق اعتبار اور حجت پکڑنے کے ہوتی ہے نہین بھلا جس کتاب کی حدیثون کے پانچ

سو چوبیس برس کے عرصہ کے راویون کا پتہ ہی ندارد ہو اس کتاب کی حدیثون کا کیا ہی

ٹھکانہ ہے اور ہماری دانست مین حنفیہ نے مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو اپنے دل

کی تسکین کے لیے امام اعظم کے نام پر اسلیے نسبت کر دیا ہے تاکہ امام مالک اور امام شافعی

اور امام احمد بن حنبل کیطرح یہ بھی حدیث کے جمع کرنیوالے لوگون مین شمار کیے جاوین۔

نقل مشہور ہے ❊ پیران نمے پرند مریدان می پرانند ❊ امام اعظم کو تو بجز سترہ روایتون

کے اور کوئی روایت ہی نہین ملی تھی چنانچہ عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون حضرمی نے

کتاب تاریخ عبر دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر[۳] مین لکھا ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْمُجْتَہِدِیْنَ تَفَاوَتُوْا فِی الْاِکْثَارِ مِنْ ہٰذِہِ الصِّنَاعَةِ وَالْاِقْلَالِ

فَاَبُوْحَنِیْفَةَ یُقَالُ بَلَغَتْ رِوَایَتُہٗ اِلٰی سَبْعَةَ عَشَرَ حَدِیْثًا اَوْ نَحْوِہَا وَمَالِکٌ

اِنَّمَا صَحَّ عِنْدَہٗ مَا فِی کِتَابِ الْمُوْطَا وَغَایَتُھَا ثَلٰثُ مِائَۃِ حَدِیْثٍ وَنَحْوُھَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِیْ مُسْنَدِہٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ حَدِیْثٍ وَلِکُلٍّ مَا اَدَّاہُ اِجْتِھَادُہٗ ترجمہ یعنی تو جان لے کہ ائمہ مجتہدین حدیث کی قلت و کثرت میں متفاوت تھے کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ کی روایتین حدیث کی سترہ ہوئی ہین یا اسکی مثل اور مالک کے نزدیک وہی حدیثین صحت کو پہونچی ہین جو موطا مین ہین اور وہ نہایت تین سو ہین یا مثل اسکی اور احمد بن حنبل کے مسند مین پچاس ہزار حدیثین ہین اور ہر ایک کے لیے اسقدر حدیثین ہین جو انکے اجتہاد نے بہم پہونچائی ہین انتہے سیوطی محدثین کے دفتر مین ابوحنیفہ کا کہین نام بھی نہین اور کتب صحاح ستہ مین انکی روایت کا کہین نشان بھی لیکن یہ جو بعض حنفیہ نے لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس کئی صندوق حدیث کی کتابون کے تھے اور یہ بھی لکھا ہے کہ امام اعظم نے تین سو مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہے اور انکے مسند کی روایت پانچو آدمیون نے ان سے کی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی ہین یہ تو حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ حق گو بعض حنفیہ بھی ایسی باتون کے قائل نہین اور اپنے حنفیون بھائیون کی ایجاد انکو سمجھتے ہین اور بیان اس کا اس کتاب کے تیرہوین مغالطے کے جواب مین آگے آویگا انشاءاللہ تعالی غرضکہ مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو امام اعظم کیطرف نسبت کرنا ایسا ہی جیسا کہ کہا ہے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین مین پس این سند را نسبت بحضرت امام کردن ازان باب ست کہ مسند ابی بکر را مثلا از مسند امام احمد نسبت بحضرت ابوبکر صدیق نمائیم واز تصانیف الشان انگاریم دوم مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم طبقہ رابعہ کی کتاب ہے جیسا کہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ مسند خوارزمی کتاب طبقہ رابعہ کی ہے اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عجالہ نافعہ مین و طبقہ احادیث کہ

ملاحظہ ہو حاشیہ (ہاتھ سے لکھا ہوا، ناقابل قرأت جزوی)

کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنرا رعایت کردہ اند پس حال
آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند وآنہارا اصلے نیافتہ اند مشغول بروایت
آنہا میشدند یا یافتند ودران قدحی وعلتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا نرا بر ترک روایت
آنہا وعلی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک
کردہ شود انتہے اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین حدثین طبقہ رابعہ
کی جو اچھی سے اچھی ہین ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مغلوب بحنت
انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدثیین ہین انتہی
سوم حدیث مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کی بسبب انقطاع یا بخیسو جو بیس برس
کے راویون کے فاصلے کے مردود سمجھی جاوے گی اسلیے کہ حدیث بلا اسناد جسکے مبدا
سند مین سقوط وانقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے
اور بیان اسکا مسئلہ نود ویکم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ایسی کتاب کی حدثیونکو
شیخین کی حدثیون سے مقابلہ کرانا بلکہ شیخین کی حدثیون سے بھی انکو مقدم سمجھنا بجز
تعصب مذہبی کے اور کیا سمجھا جاویگا ✤ ہاں ایسی چاہیے شاباش ایسی چاہیے ✤ مقلدینکو
خواہ کوئی کتنا ہی قرآن اور حدثین سنادی اور دکھلادی یہ حضرات تو اپنے مذہب کا
خلاف کبھی نہین کرینگے اور قرآن اور حدیث پر کبھی نہ چلینگے اور یہ وہ بات ہی کہ دین جائی
پر مذہب نہ جائی دوسری حدیث ترمذی مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت سے کتے کی مگر کتے شکاری کی جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث اسوجہ سے نہین ہے صحیح اور
ابو المہزم یعنے جو کہ اسحدیث کے راویون مین سے ہی نام اسکا یزید بن سفیان ہی اور کلام کی ہی
اسمین شعبہ بن حجاج نے اور تقریب التہذیب مین لکھا ہی کہ ابو المہزم تمیمی بصری کہ نام
اسکا یزید اور کہا گیا ہے عبد الرحمن بن سفیان متروک ہی تیسرے طبقہ سے تیسری حدیث

نسائی میں روایت ہی ابی الزبیر سے اسنے نقل کی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع کتے کی سے اور بلی کی سے مگر کتے شکاری
کی جواب اسکا دو طرح ہے اول یہ کہ یہ حدیث صحیح نہین اسلیے کہ اسحدیث کی راویون
مین سی حجاج بن محمد اور حماد بن سلمہ یہ دونو راوی ثقہ تو ہین لیکن اخیر عمر مین حافظہ ان
کا خلط ملط ہو گیا تہا اسیطرح لکھا ہے تقریب التہذیب مین اور کہا ابو عبد الرحمن
نسائی نے اسحدیث کی اخیر مین کہ (یہ حدیث) منکر ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ جو روایت
کی گئی ہے جابر سے نقل کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی (یعنے جو حدیث کہ ابہریرہ
کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی) اسناد اسکی صحیح نہین دوم یہ حدیث مخالف ہے جابر ہی
کی اسحدیث صحیح کے جو کہ مسلم مین روایت ہی ابی الزبیر سے کہ کہا اسنے پوچہا مینے جابر
سے مول لینے بلی اور کتے کے سی پس کہا جابر نے جہڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے ٭
چوتھی حدیث دار قطنی مین روایت ہی ابی الزبیر سے نقل کی اسنے جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیمت سی بلی کے اور کتے کے مگر شکاری
کتے کی جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ اسحدیث کے
راویون مین ایک تو حماد بن سلمہ ہے اور حال اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا اور دوسرا سوید
بن عمرو ہے اور تقریب التہذیب مین لکھا ہی کہ سوید بن عمرو کلبی ابو الولید کوفی عابد
ہے اسکے حق مین ابن حبان نے بہت بڑا کلمہ کہا ہے دوم یہ حدیث بہی مخالف ہی صحیح مسلم
کی اسحدیث کی جو کہ جابر ہی کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی سوم دار قطنی کہ جسکی یہ حدیث
ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور کتاب طبقہ ثالثہ مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور
لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی چنانچہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ مین فرماتے
ہین وطبقہ ثالثہ احادیثی کہ جماعت از علما متقدمین بر زمان بخاری و مسلم یا معاصرین آنہا
یا لاحقین آنہا در تصانیف خود روایت کردہ اند التزام صحت ننمودہ و کتب آنہا در شہرت

وقبول در مرتبہ طبقہ اولی وثانیہ نرسیدہ ہرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر در علوم حدیث ووثوق وعدالت وضبط واحادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم بالوضع نیز درآن کتب یافتہ میشود ورجال آن کتب بعضی موصوف بعدالت اند وبعضی مجہول واکثرآن حدیث معمول بہ نزد فقہا نشدہ اند بلکہ اجماع برخلاف آنہا منعقد گشتہ انتہی **پانچوین** حدیث **بیہقی** نے روایت[۱] کی ہے حسن بن ابی جعفر سے نقل کی اوس نے ابی الزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو (یعنے جوکہ دارقطنی کے روایت سے اوپر گذری) **جواب** اسکا بھی تین طرح سے ہے **اول** یہ کہ کہا سید محمد مرتضی حسینی حنفی نے **عقود الجواہر المنیفہ**[۲] مین کہ اس حدیث کا راوی حسن بن ابی جعفر نہین ہے قوی اور **تقریب التہذیب**[۳] مین لکھا ہے کہ حسن بن ابی جعفر جفری بصری ضعیف الحدیث ہے **دوم** یہ حدیث بھی مخالف ہے جابر ہی کی اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی **سوم** بیہقی کی جسکی یہ حدیث ہے کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور حدیث کتاب طبقہ ثالثہ کی مخالف حدیث صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا اوپر گذرا اسیواسطے کہا علامہ محمد نے **زرقانی**[۴] **شرح موطا** امام مالک مین کہ حدیث جابر کی شکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین جو آئی ہے سو ضعیف ہے ساتھ اتفاق ائمہ حدیث کے انتہے **چھٹی** حدیث **طحاوی**[۵] نے روایت کی ہے عمرو بن شعیب سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے حکم کیا ایک شکاری کتے کے قاتل پر چالیس روپے کا اور کھیت کے کتے پر ایک مینڈھے کا **جواب** اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت موقوف ہے اور روایت موقوف مقابل مین مرفوع حدیثون کے لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے اس کتاب مین پہلے گذرے **دوم** یہ کہ اسکے راویون مین ابن جریج راوی ضعیف ہے اسلیے کہ **تقریب التہذیب**[۶] مین لکھا ہے کہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج عموی چھٹے طبقے سے مدلس ہے اور مرسل

روائتین بیان کیا کرتا تھا **سوم** یہ کہ طحاوی کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کے مقابل روایت صحیحہ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا قریب گزرا **راقم** کہتا ہے کہ حنفیہ نے کتے اور بلی کی بیع کے جائز کرنیکے لیے اور اپنے مذہب کے بنانے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحیح صحیح حدیثون کے باطل کرنے کے واسطے زور تو بہت ہی لگایا لیکن آخر کار کسی سے کچھ بن نہ آیا اسلیے کہ اس باب مین حنفیہ جتنی حدیثین لائے ہین ان سب حدیثون سے شکاری کتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز ہوتی اُن سے ثابت ہو اور عجوبہ بات یہ ہے کہ ان مین سے بھی کوئی حدیث ثابت نہین ہے سب ضعیف اور واہی ہی ہین چنانچہ بیان انکا اوپر گذرا پس اسی سبب سے شیخ ابن الہمام رئیس حنفیہ کہ جس نے تائید مذہب حنفی کی اپنے اوپر لازم و واجب سمجھ لی ہوئی تھی اور جہانتک اس سے ہو سکتا تھا حنفی مذہب کے بنانے اور صحیح صحیح حدیثون کے باطل کرنیکے واسطے روایات غیر صحیحہ اور واہیہ سے حجت پکڑ کر حیلہ سازیان کیا کرتا تھا وہ بھی اس مقدمہ مین لاچار ہو کر **فتح القدیر** مین لکھ گیا ہے کہ احادیث صحیحہ مین اسکا استثنا مذکور نہین اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ جو حدیثین کہ شکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین وارد ہوئی ہین بالاتفاق ضعیف ہین ذکر کیا ہے مینے ان کو شرح مہذب مین بیچ باب مایجوز بیعہ کے

حاشیہ: ۱ے عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد ثالث کے صفحہ ۱۰۹ مین ہے ۲ے عبارت نووی کی صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۲ مین ۳ے عبارت فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰۳ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد سوم کے صفحہ ۳۱ مین ہے ۱۲

مسئلہ تصدیق و تکیم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **فتاوے قاضیخان** اور **فتاوے عالمگیری** مین لکھا ہے بَيْعُ السِّنَّوْرِ وَالسِّبَاعِ وَالْوَحْشِ وَالطَّيْرِ جَائِزٌ عِنْدَنَا مُعَلَّمًا كَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ یعنے بیچنا بلی اور

درندے وحشی اور جانور کا جائز ہے نزدیک ہمارے سکھایا ہوا ہو یا بے سکھایا ہوا +

فائدہ یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسپر کہ بلی کا بیچنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں اس حدیث کا عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا پوچھا مینے جابر سے مول لینے سے بلی اور کتے کے پس کہا جابر نے جھڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کتے اور بلی کی بیع کے جائز ہونے مین دلیل امام اعظم کی جو کہ حدیثین غیر صحیحہ اور واہیہ حنفیہ لائے ہین وہ سب حدیثین بہی اور انکی جواب بہی مسئلہ شصتم مین قریب مذکور ہوئی یہان حاجت انکی نقل کرنے کی نہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھیے

مسئلہ شصت ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر ص کی حدیث کی یہ ہے جو کہ در المختار مین لکھا ہو بِخِلَافِ الشَّاۃِ الْمُصَرَّاۃِ فَلَا یَرُدُّھَا مَعَ لَبَنِھَا اَوْصَاعَ تَمْرٍ بَلْ یَرْجِعُ بِالنُّقْصَانِ یعنی بخلاف بکری بند کی گئی ہے پس نہ واپس کرے خریدار اسکو ساتھ دودہ اسکے کے یا ساتھ ایک صاع کہجوروں کے بلکہ لیوے اسکو کم قیمت کرکے **فائدہ** اس مسئلہ مین امام اعظم اور امام محمد نے جن احادیث کا خلاف کیا ہے وہ حدیثین قریب آوینگی اور ان مین فرمایا ہے پیغمبر نے کہ اونٹنی اور بکری کے تہن مین نہ جمع رکہو دودہ گاہک کے دکہلانے کیواسطے سو جو ان کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دیوے تین سیر کہجور عوض دودہ کے ساتھہ دیکر سو کہا امام اعظم اور امام محمد انکے شاگرد نے کہ مخالفت کی جاوی اس حدیث کی اور اس اونٹنی یا بکری کو مشتری واپس نہ دیوے بلکہ اسکی قیمت مقررہ سے کچہ کم کر دیوے اور اس حدیث کی مخالفت کرنیکی وجہ انکی یہ ہے کہ انکے نزدیک یہ حدیث مخالف انکی اصول

(حاشیہ: ۴۹ (حدیث) جابر ... مسلم ... ۵۰ (عبارت) در المختار ...)

کے ہیں چنانچہ رد المحتار شرح در المختار مین لکہا ہی وَلَمْ یَاْخُذْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٌ
بِہٖ لِاَنَّہٗ خَبَرٌ مُخَالِفٌ لِلْاُصُوْلِ **ترجمہ** یعنے اور نہین لیا (یعنے نہین عمل کیا) ابو حنیفہ
اور محمد نے ساتھ اس حدیث کی اسلیے کہ وہ حدیث مخالف ہی اصول کی **فائدہ** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جو حدیث کہ حنفیہ کے اصول کے موافق ہو اسکو تو حنفیہ مانتے ہین اور جو انکے
اصول کے خلاف ہو اسکو لغو اور مردود جانتے ہین لیکن تعجب ہے کہ اپنے مونہہ سے یہ سیان مٹھو
لوگ بھی پیغمبر سے محبت اور انکی حدیث پر چلنے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت
امت محمدی کہلاتے ہین اللہ اپنی پناہ مین رکہے ایسے مذہب سے ان لوگون کو تو پیغمبر سے
کچھ بھی محبت نہین بلکہ یہ لوگ تو پیغمبر کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپ کو سنت
جماعت امت محمدی کہلانیکا انکا زبانی جھوٹا دعوی ہے اگر انکو پیغمبر صلعم سے محبت
ہوتی تو پیغمبر صلعم کی حدیث کو اپنے امام کے قول اور اصول کے خلاف ہونیکی جہت سے کبھی
ترک نکرتے اور اپنے آپکو جہنم کیطرف لے جانیکی راہ کو کبھی صاف نکرتے اسلیے کہ فرمایا اللہ
تعالی نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ
لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا
یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جسوقت کہ
مقرر کرے خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہووے واسطے انکے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی
کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر سو جاننا چاہیے کہ مسئلہ
مذکور مین امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد نے خلاف کیا ہے ان دونو حدیثون کا پہلی
حدیث **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلِبَهَا
اِنْ شَاءَ اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ نہ تھن مین جمع

رکھو دودہ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکہانیکو سو جوان کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکہے خواہ پہیر دیوے اسکو ایک صاع کہجور اعوض اسکے دودہ کے ساتھہ دیگر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث بخاری**[۵] مین روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ الْاِسْمَاعِيلِيُّ مِنْ تَمْرٍ یعنے جو مول لیوی بکری تہن مین دودہ بہرے کو پس پہیر دے اسکے ساتھہ ایک صاع (یعنے عوض اسکے دودہ کے) اور زیادہ کیا اس حدیث مین اسماعیلی نے کہجور سے **فائدہ** دغاباز لوگ کئی دن کا دودہ گای بکری کا بند رکہتے ہین تا مول لینے والا دہوکے سے مول لیوی سو فرمایا کہ بعد لینے کی اسکو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دے ایک صاع کہجور دودہ کی عوض بدلہ دیکر کہا ترمذی[۶] نے کہ اس باب مین انس اور ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بہی روایت ہی اور اسپر عمل ہی ہمارے اصحاب کا کہ انہین مین سے ہین امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا امام نووی[۷] نے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور اسکے قائل ہین امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقیہ محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کی ہے اور کہا جمہور علمائنے اسکی مخالفت کرنیوالونکے جواب مین کہ جب کوئی بات سنت سی ثابت ہوجاوی تو نہ رد کیا جاوے اسکو ساتھہ عقل کے انتہے مختصرا

مسئلہ شصت و سوم

امد ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ[۸] اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذْ قَالَ الْمَوْلٰى لِمَمْلُوْكِهٖ اِذَا مِتُّ فَاَنْتَ حُرٌّ عَنْ دُبُرٍ مِنِّيْ اَوْ اَنْتَ مُدَبَّرٌ اَوْ قَدْ دَبَّرْتُكَ فَقَدْ صَارَ مُدَبَّرًا ثُمَّ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ یعنے جب مولی نے اپنے مملوک سی کہا جب مرجاؤن مین تو تو آزاد ہے بعد میرے یا تو مدبر ہے

[۵] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی ... کے صفحہ ۲۰۹ ... میں ہے

[۶] ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۲۴ میں ہے

[۷] یہ مضمون صحیح مسلم مع شرح نووی چھاپہ ... کے جلد دوم کے صفحہ ... میں ہے

[۸] ہدایہ ... چھاپہ ... کے جلد دوم کے صفحہ ... میں اور شرح وقایہ چھاپہ ... کے صفحہ ... میں اور کنز الدقائق چھاپہ ... دہلی کے صفحہ ... میں اور رد المحتار شرح در المختار چھاپہ ... جلد ... میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ ... جلد دوم کے صفحہ ... میں ہے

یا مینے بچہ کو مدبر کیا پس ہوا وہ مدبر پہر نہین جائز ہے بیع اسکی **فائدہ** مدبر اسکو کہتے ہین کہ جسکو کہے مولا کہ میرے مرنیکے بعد تو آزاد ہے مذہب امام اعظم کا یہی ہے کہ مدبر کی بیع جائز نہین سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ غَیْرُہٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْہِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاہُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاہُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَجَآءَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَھَا اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْھَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَھْلِکَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَھْلِکَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِکَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِکَ شَیْءٌ فَھٰکَذَا وَھٰکَذَا یَقُوْلُ فَبَیْنَ یَدَیْکَ وَعَنْ یَّمِیْنِکَ وَعَنْ شِمَالِکَ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اسکے پاس کچہ مال سوا اس غلام کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدے اسکو مجہہ سے پس خریدا اسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھہ سو درہم کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے پس خریدا اسکو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھہ سو درہم روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرت نے وہ درہم اس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اسکی پہر اگر بچ رہے کچہ پس خرچ کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے اہل و عیال تیرے سے کچہ پس واسطے ناتے داروں تیرے کے ہے پہر اگر بچ رہے ناتے داروں تیرے سے کچہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہے راوی یعنے تفسیر کرتا ہے اسطرح اور اس طرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے یعنے دے سائلون کو کہ آگے اور داہنے اور بائین تیرے جمع ہون **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا نووی نے کہ مذہب جمہور علماء کا یہ ہے کہ نہین جائز ہے بیع مدبر

۱ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب انفاق العبد المنقول میں ہے "ف" یہ عبارت نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ۳۰ مصری کی ہے

کی کسی طرح سے بھی اور یہ حدیث ان کے رد میں ہے اور مطلق حاجت کے لیے جائز ہے بیع مدبر کی نزدیک عطا اور ہادی اور قاسم اور مؤید باللہ اور ابوطالب کے اور اسی بات کی طرف میل کی ہو ابن دقیق العید نے اور کہا کہ جو کوئی منع کرے مطلق مدبر کی بیع کو یہ حدیث اس پر حجت ہی +

مسئلہ شصت و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِذَا حَصَلَ الْاِیْجَابُ وَالْقُبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ وَلَاخِیَارَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلَّا مِنْ عَیْبٍ اَوْعَدَمِ رُؤْیَةٍ **ترجمہ** یعنے جب ایجاب و قبول دونو پائے گئے تو بیع لازم ہوگئی اب کسی کو اختیار نہیں مگر خریدی ہوئی چیز میں) اگر کچھ عیب نکل آوی یا اسکو دیکھا نہ ہو تو بیع ٹوٹ سکتی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَایِعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک ان میں سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب اپنے کے (یعنے اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے) جبتک کہ جدی نہ ہوں مگر بیع خیار میں (یعنے جس بیع میں شرط کی ہوگی کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اس چیز کو اور چاہوں گا نہ رکھوں گا تو اس میں باوجود جدی ہونیکے اختیار باقی رہتا ہے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ بَیْعِهِمَا مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَکُوْنُ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِذَا کَانَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ

لہ دیکھو نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ۱۳۷ ... ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ لکھنؤ کے جلد ۳ ... اور شرح وقایہ کے ص ۳ میں ... چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۹ میں ... اور کنز الدقائق کلاں چھاپہ دہلی کے جلد ۴ میں ... اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد ۴ کے صفحہ ۵ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد ۳ میں ... کے صفحہ اول میں اور فتاوی قاضیخان چھاپہ لکھنؤ کے جلد دوم کے صفحہ ۳۳ میں ہے

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الخیار کے پہلی فصل میں ہے

لہ یہ حدیث مسلم چھاپہ دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۲ میں ہے

فَاِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اور روایت ہو اسی سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بائع اور مشتری پس
ہر ایک ان مین سے اختیار رکھتا ہو اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع انکی
بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار روایت
کیا اس حدیث کو مسلم نے **تیسری حدیث** **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ **ترجمہ** اور روایت ہو اسی سے کہا سنا مینے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بائع اور مشتری ساتھ اختیار کے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون
مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **چوتھی حدیث**
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ
خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَّكَانِهِمَا **ترجمہ** روایت ہو عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالے
عنہ سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اس نے اسکے دادا سے مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے مختار ہین پھیرنے کے جبتک کہ جدی ہون مگر
یہ کہ ہو بیع خیار اور حلال نہین اسکو کہ جدا ہو اس سے خوف سے اسکے کہ پھیر دی اسکو روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ اور
ابن جارود نے اور ایک روایت مین جب تک کہ جدی ہون جگہہ سے اپنے **فائدہ** کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن ہو **پانچوین حدیث** **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

سلہ یہ حدیث ترمذی کی جلد اول باب البیوع کے صفحہ ۲۱۳ مین ہے ۱۲
سلہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الخیار مین اور ترمذی کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۴ مین ہے
سلہ یہ حدیث مشکوۃ کے کتاب البیوع کے باب الخیار کے پہلی فصل مین ہے ۱۲

فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہی حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری (یعنے بیچ صفت بیع اور ثمن اسکے کے) اور بیان کیے عیب مبیع اور ثمن کے برکت دی جاتی ہے واسطے ان دونو کے بیچ معاملہ بیچنے کھونچنے انکے کی اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولے دور کیجاتی ہے برکت انکی بیچنے کھونچنے کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نی

مسئلہ شصت و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی تین حدیثون کے یہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ بَاعَ ثَمَرَۃً لَمْ یَبْدُ صَلَاحُھَا اَوْ قَدْ بَدَ اَجَازَ الْبَیْعُ یعنے جو شخص کہ بیچے پھل کہ نہین ظاہر ہوئی پختگی اسکی یا ظاہر ہو پختگی اسکی جائز ہے بیع اوسکی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُھَا نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَکَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِھَا قَالَ حَتّٰی تَذْھَبَ عَاھَتُہٗ ترجمہ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع سے میوی کی جبتک کہ ظاہر ہو پکنا اسکا منع فرمایا بیچنے اور خریدنی والے کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ جب پوچھے جاتے تھی پکنے سی اسکے فرماتے جب تک کہ جاتی رہی آفت اسکی دوسری حدیث عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

۴ عبارت ہدایہ یہ ہے ... کنز الدقائق ... ۴ ... ۴ ... [illegible]

سَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ترجمہ روایت ہو انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے خرما کے جبتک کہ زہو ہووے کسی نے پوچھا اور کیا ہے زہو ہونا اسکا فرمایا سرخ ہو اور زرد ہو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور یہ عبارت بخاری کی ہے تیسری حدیث وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ترجمہ اور روایت ہو اسی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے انگور کے جبتک سیاہ ہو اور بیع سے غلہ کے جب تک پختہ ہو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے ۔

مسئلہ شصت و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر ص کی صحیح حدیث کو یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے يَجُوْزُ بَيْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ یعنے جائز ہے بیع تر کھجورون کی ساتھہ سوکھی کھجورون کے برابر برابر نزدیک امام اعظم کے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہو اس حدیث کا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ترجمہ روایت ہو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الرخصت فی العرایا وبیع الاصول والثمار میں ہے یہ عبارت بعینہا ہے ہ ۳ یہ ترجمہ فارسی عبارت کا ہے ۔ زیلعی کنزیہ کے جلد ۲ کے صفحہ ۹۳ مین اور شرح وقایہ چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۲۱۳ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۱۳ مین اور رد المحتار چھاپہ مصری کے جلد ۴ کے صفحہ ۵ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد ۳ کے صفحہ ۲۱۸ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ لکھنؤ کے جلد دوم کے صفحہ ۴۱ مین ہو ۔ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الربا مین ہے ۱۲

سنا میںنے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے بیچنے سے تر کھجور کے ساتھ سوکھی کھجور
کے پس فرمایا کیا کم ہو جاتی ہے تر کھجور جب خشک ہو جاوے کہا گیا البتہ پھر منع فرمایا
اس سے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور صحیح کہا اسکو ابن مدینی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

مسئلہ شصت و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق
اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے عَنْ تَلَقِّی الْجَلَبِ وَهٰذَا اِذَا کَانَ
يَضُرُّ بِاَهْلِ الْبَلَدِ فَاِنْ كَانَ لَا يَضُرُّ فَلَا بَاسَ بِهٖ یعنے اناج لیکر بنجارے چلے
آتے ہیں تو شہر کے باہر جاکر اُن سے غلہ خرید کرنا مکروہ ہے جب شہر والونکو ضرر پہونچے اور اگر ضرر نہ پہونچے تو کچھ
خوف نہیں ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے
ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ
حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ
لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهٗ سِمْسَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ترجمہ روایت ہے طاؤس
سے نقل کی اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
نہ آگے بڑھکر خریدو تاجروں سے اور نہ بیچوا وے جنیر شہری گاؤں کے رہنے والے کی کہا میں نے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کیا ہے اسکی یہ بات نہ بیچوا وے جنیر شہری گاؤں کے
رہنے والے کی کہا نہ ہووے اسکا وہ دلال روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور
عبارت بخاری کی ہے دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى
مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی

---

١ یہ عبارت ہدایہ ترجمہ فارسی چھاپہ ... جلد ... صفحہ ... متن ... ٢٠٨ ... کنز الدقائق ... رد المحتار چھاپہ ... صفحہ ١٠٣ ...

٢ متن ... بلوغ المرام ... کتاب البیوع باب ... ونہی عنہ متن ... ١٠٧

٣ یہ حدیث ... مسلم چھاپہ ... جلد ... صفحہ ... متن ... ١٢

اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے جا ملو تم قافلے سے
کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو جا ملا اس سے اور خریدا اس سے پس جس وقت کہ آوے بازار مین
پس وہ مختار ہی درمیان پھیر نے اور رکھنے کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم

مسئلہ شصت و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف صحیح حدیثون کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یَنْعَقِدُ نِکَاحُ الْحُرَّۃِ الْعَاقِلَۃِ الْبَالِغَۃِ بِرِضَائِہَا وَاِنْ لَمْ یَعْقِدْ عَلَیْہَا وَلِیٌّ بِکْرًا کَانَتْ اَوْ ثَیِّبًا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ فِیْ ظَاہِرِ الرِّوَایَۃِ ترجمہ یعنے منعقد ہوتا ہے نکاح عورت آزاد عاقلہ بالغہ کا اسکی مرضی کے ساتھہ اور اگرچہ اسکا نکاح اسکے ولی نے نہ کیا ہو عورت خواہ باکرہ ہو خواہ ثیبہ ہو امام اعظم اور ابی یوسف کی مذہب مین بیچ ظاہر روایت کی سوا امام اعظم اور انکے شاگرد ابی یوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِہَا فَلَہَا الْمَہْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اَبُوْعَوَانَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بولی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا بلا اذن اپنے ولی کی تو نکاح اسکا باطل ہی پھر اگر صحبت کی اس نے تو اسکی واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ خدمت لی فرج سے اسکے پھر اختلاف کرین ولی تو سلطان ولی ہے اسکا جسکا کوئی ولی نہین روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے ف ابوداود اور ترمذی نے فقط

فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ کو تین بار روایت کیا ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا یحییٰ بن سعید انصاری اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور بہت حافظوں نے ابن جریج سے مانند اسکی **دوسری** حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِیَةَ هِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور راوی اسکے معتبر ہیں **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کو بیہقی نے بھی روایت کیا ہے کہا ابن کثیر نے کہ صحیح موقوف ہونا اسکا ہے ابوہریرہ پر اور دارقطنی میں ہے کہ جو عورت کہ نکاح اپنا آپ ہی یعنے بدون اذن ولی کی کرتی تھی اسکو ہم زانیہ کہتے تھے اور کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ لایا ہے بیہقی اس حدیث کو ایک طریق سے موقوف اور ایک طریق سے مرفوع **تیسری** حدیث عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ **ترجمہ** روایت ہے ابموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا اس حدیث کو بھی ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا ان دونوں نے اور ذکر کیا حاکم نے اس حدیث کی بہت طرق میں اور کہا کہ تحقیق صحیح ہوئی ہے روایت بیچ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں سے اور وہ یہ ہیں حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور زینب

لہ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ ... صفحہ ۲۲۲ میں ... باب لا نکاح الا بولی ... ہے

لہ نیل الاوطار ... جلد ۵ ... صفحہ ۲۵ میں ہے

لہ یہ حدیث ... باب الولی ... النکاح والاستئذان ... فصل ثانی میں ہے ۱۲

لہ نیل الاوطار ... جلد ... صفحہ ۲۵ میں ہے

نبت جحش سے اور ذکر کیا اُسنے اس باب مین تین صحابہ کا چوتھی حدیث **عَنْ** عِکْرِمَۃَ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَمَعَتِ الطَّرِیْقُ رَکْبًا فَجَعَلَتْ اِمْرَأَۃٌ مِّنْھُنَّ ثَیِّبٌ اَمْرُھَا بِیَدِ رَجُلٍ غَیْرِ وَلِیٍّ فَاَنْکَحَھَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرُ فَجَلَدَ النَّاکِحَ وَالْمُنْکِحَ وَرَدَّ نِکَاحَھَا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ **ترجمہ** روایت ہی عکرمہ بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اسنے اکٹھی ہوی سوار راہ مین پس کیا ایک عورت ثیبنے کام اپنا بیچ ہاتھ ایک مرد کے بدون ولی کے پس نکاح کیا اسنے پس پہونچی یہ خبر حضرت عمرؓ کو پس کوڑی ماری حضرت عمرنے اس شخص کو جسنے نکاح کیا اور کوڑی ماری اس شخص کو جسنے بیچ مین ہوکر نکاح کروایا اور توڑ دیا نکاح انکا روایت کیا اسحدیث کو شافعی اور دارقطنی نے **پانچوین** حدیث **عَنْ** الشَّعْبِیِّ قَالَ مَا کَانَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ فِی النِّکَاحِ بِغَیْرِ وَلِیٍّ مِنْ عَلِیٍّ کَانَ یَضْرِبُ فِیْہِ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ **ترجمہ** روایت ہی شعبی سے کہ کہا اسنے نتھا کوی شخص اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے بہت سختی کرنیوالا بیچ نکاح کے بغیر ولی کے حضرت علیؓ سے تہے حضرت علی مارتے بغیر ولی کے نکاح کرنیوالی کو روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار[ته] مین کہ گئے ہین اسطرف حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ اور عائشہؓ اور حسن بصری اور ابن المسیب اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلے اور عترت اور امام احمد اور اسحاق اور شافعی اور اہل علم کہتے ہین کہ نہین جائز ہی نکاح بغیر ولی کی کہا ابن منذر نی کہ اس باب مین کسی صحابہ سے بہی خلاف اسکا مجھے معلوم نہین ہوا انتہے اور امام اعظم جو قائل اسکے نہین ہین تو دلیل انکی اسباب ہین انکے مقلد یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ مسلم[عه] مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا یعنے عورت شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور کواری طلب اذن کی کیجاوی بیچ ذات اپنی کے اور اذن اسکا چپ رہنا اسکا ہے سو جو[ا]

له یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۱۳ [illegible] میں ہے

ته یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۲ [illegible] میں ہے

ته یہ عبارت نیل الاوطار [illegible] مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے

عه یہ حدیث صحیح مسلم [illegible] مطبوعہ مصر کی جلد اول کے صفحہ [illegible] میں ہے

اسکا دو طرح پر ہی اول یہ کہ اسحدیث سی یہ مراد نہین کہ بدون ولی کی عورت شوہر دیدہ اگر نکاح اپنا آپہی کرلی تو جائز ہے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ نکاح اُسکا ولی بدون اسکی رضا کی نہین کر سکتا ہے دوم عورت کو ولی سی نکاح کا اذن لینے کے باب مین صاف صاف اور صریح صریح حدیثین ہین اور یہ حدیث صریح نہین ہی اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئی غیر صریح پر عمل جائز نہین ہوتا اسی طرح لکھا ہی نووی[۷۵] نے شرح صحیح مسلم مین اور شوکانی نے نیل الاوطار[۷۶] مین اور زرقانی[۷۷] نے شرح موطا امام مالک مین۔

مسئلہ شصت و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ[۷۸] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذَا خَرَجَ اَحَدُ الزَّوْجَیْنِ اِلَیْنَا مِنْ دَارِ الْحَرْبِ مُسْلِمًا وَقَعَتِ الْبَیْنُوْنَۃُ بَیْنَہُمَا یعنے اگر کافر مرد یا اسکی عورت مسلمان ہوکر دار الحرب سے دار الاسلام مین آجاوے تو انکا نکاح آپسمین نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اسحدیث کا عَنْ[۷۹] اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنَتَہٗ زَیْنَبَ عَلٰی اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِیْنَ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ یُحْدِثْ نِکَاحًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہٗ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ ترجمہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پھیر دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابی العاص بن ربیع کو بعد چھہ برس کے ساتھ پہلی نکاح کے اور نہ نکاح نیا کیا اسکا روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور حاکم نے

مسئلہ ہفتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ[۸۰] اور شرح وقایہ

[۷۵] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ ... کے جلد اول کے صفحہ ۴۵۸ میں ہے
[۷۶] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ... کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے
[۷۷] یہ مضمون زرقانی چھاپہ مصر کے جلد ... میں ہے
[۷۸] یہ عبارت ہدایہ ترجمہ فارسی چھاپہ ... کے جلد دوم کے صفحہ ۲۴ میں اور شرح وقایہ ... اور کنز الدقائق کلان چھاپہ ... کے صفحہ ۱۱۰ میں اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۳۹۱ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے
[۷۹] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب النکاح میں ہے
[۸۰] یہ عبارت ہدایہ ترجمہ فارسی چھاپہ ... کے جلد دوم کے صفحہ ۲۶ میں اور شرح وقایہ ... کے صفحہ ۱۰۲ میں ہے اور کنز الدقائق کلان چھاپہ ... کے صفحہ ۸۶ میں اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد دوسرے کے صفحہ ۳۹۶ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۴ میں اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۹۹ میں ہے

اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہو إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ امْرَأَتَانِ حُرَّتَانِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَعْدِلَ بَيْنَهُمَا فِي الْقَسْمِ بِكْرَيْنِ كَانَتَا أَوْ ثَيِّبَيْنِ أَوْ إِحْدٰهُمَا بِكْرًا وَالْأُخْرٰى ثَيِّبًا یعنے اگر کسی کی دو عورتین ہون آزاد پس واجب ہے اوسپر کہ برابری کرے درمیان انکے بیچ نوبت کے خواہ وہ دونو باکرہ ہون خواہ ہون شوہر دیدہ یا ہو ان مین سے ایک باکرہ اور دوسری شوہر دیدہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ[1] أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہو ابو قلابہ سے کہ نقل کی اس نے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے ثیب پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے (یعنے نوبت درمیان نئی اور پرانی کے) اور جسوقت کہ نکاح کرے ثیب سے رہے اسکے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس نے پہونچائی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنْ[2] أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہو ابی بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب القسم کے پہلی فصل میں ہے

[2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب القسم کے پہلی فصل میں ہے اور صحیح مسلم کے جلد اول کے صفحہ ۴۷۲ میں ہے ۱۲

باکرہ پایا انکو کہ نہیں ہی بسبب تیرے اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہون میں تیرے پاس اور سات سات رات رہون اور سب بی بیون کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہون تیری پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نے تین راتین رہیے تیرے پاس اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ رضی کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات رات ہی اور ثیبہ کے پاس تین رات روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **تیسری حدیث عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِلْبِکْرِ سَبْعَۃُ اَیَّامٍ وَ لِلثَّیِّبِ ثَلٰثٌ ثُمَّ یَعُوْدُ اِلٰی نِسَآئِہٖ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ **ترجمہ** روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے باکرہ کے سات رات رہنا ہی اور واسطے شوہر دیدہ کے تین رات پہر عود کرے طرف عورتون اپنی کے روایت کیا اسکو دارقطنی نے **چوتھی حدیث وَعَنْہُ** قَالَ لَمَّا اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفِیَّۃَ اَقَامَ عِنْدَھَا ثَلٰثًا وَکَانَتْ ثَیِّبًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** اور روایت ہی اسی سے کہ کہا جبکہ لیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو رہی پاس اسکے تین راتین اور تہی وہ ثیبہ روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابوداؤد کی اسحدیث کے مرد صحیح ہین اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ حدیث انس کی حجت ہی کوفیون پر اسلیے کہ ان کے نزدیک امن بابہ مین باکرہ اور شوہر دیدہ یکسان ہین اور یہی یہ حدیث حجت ہی اوزاعی پر اسلیے کہ اسکے نزدیک ہی شوہر باکرہ کے پاس تین راتین اور شوہر دیدہ کے پاس دو راتین انتہی

مسئلہ ہفتاد و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی وَاِنْ تَزَوَّجَ حُرٌّ اِمْرَاَۃً عَلٰی خِدْمَتِہٖ اِیَّاھَا سَنَۃً اَوْ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ

۱ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ نار رقی دہلی کے
۲ صفحہ ۲۳۳ مین مرقوم ہی حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۳۳ مین ہی
۳ الفاظ کے مضمون نیل الاوطار بمطبوعہ مصر کے جلد ششم کے صفحہ ۲۳۳ مین ہی
۴ عبارت ہدایہ مترجم جلد اول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ ۳۰۴ مین اور کنز الدقائق کے صفحہ ۱۰۰ مین ہی
۵ کلمات حاشیہ دہلی کے رد المحتار جلد دوم کے صفحہ ۴۴۳ مین اور فتاوی عالمگیری مطبوعہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۰ مین اور فتاوی قاضیخان مطبوعہ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۲ مین ہی
یہ مضمون نیل الاوطار مطبوعہ مصر کے جلد ۶ کے صفحہ ۲۰۳ مین ہی

فلہا مہر مثلہا ترجمہ یعنے اور اگر آزاد مرد نے نکاح کیا عورت کو اور پر خدمت اسکی کے پر
کہ خدمت کرے اسکی کے یہ کہ خدمت کرے اسکی ایک برس یا اور پر تعلیم کرنے قرآن کی پس واسطے
اسکے ہے مہر مثل اسکا فائدہ یعنے اگر نکاح کرے کسی عورت سے اور مہر مقرر کرے اسکے برس
دن کی خدمت کرنی یا قرآن پڑہا دینا اسکو تو یہ مہر باندہنا اسکو کافی نہوگا اور مہر مثل اسکو دینا
آویگا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ
وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَ سُوْرَةُ
كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ
فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد
رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اسنے
یا رسول اللہ تحقیق بخشی مینے جان اپنی واسطے آپکے اور کہڑی رہی دیر تک یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تھے کچہ جواب ہست نیست کا ندیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول
اللہ نکاح کردو میرا اس سے اگر یعنے حکم کرو اسکو نکاح کرنیکا مجہ سے اگر نہین ہے آپکو اسمین کچہ حاجت
پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچہ چیز کہ مہر مین دیوے تو اسکو کہا اس شخص نے کہ نہین میرے
پاس کچہ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرت نے پس ڈہونڈلا یعنے کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے
کی پس ڈہونڈہا اُسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتہ
تیرے قرآن سے کچہ یعنے تجہکو کچہ قرآن یاد ہے کہا اس شخص نے کہ ہان سورہ فلانی اور فلانی

پہلی فصل میں باب الصداق کے
ہے جو مشکوۃ میں

پس فرمایا نکاح کردیا مینے تیرا اسکے بسبب اس چیز کے کہ ساتھہ تیرے ہے قرآن سے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا پس تحقیق نکاح کردیا مینے تیرا اس سے پس سکھلا اسکو قرآن سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مقرر کرنا مہر کا قرآن کی سورتین پڑہا دینے پر اور یہی جائز ہے قرآن پڑہا کر اسکی پڑہائی لینا اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور اس بات کے قائل ہین عطا اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحٰق وغیرہ اور ایک جماعت قائل اسکی نہین ہوئی اور انہین مین سے ہین زہری اور ابوحنیفہ اور یہ حدیث اور حدیث صحیح ہے اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ یعنی تحقیق زیادہ تر لائق ہے وہ چیز کہ لو تم اوپر اسکے مزدوری اللہ کی کتاب ہے یہ دونو حدیثین رد کرتی ہین اس شخص کے قول کو جو منع کرتا ہے اسکو اور نقل کیا قاضی عیاض نے کہ جائز ہے مزدوری لینا قرآن کے پڑہانے پر نزدیک تمام علما کے سوائے ابوحنیفہ کے اور **زرقانی** نے شرح موطا امام مالک مین لکھا کہ قرآن کی پڑہائی لینی جائز ہے اور اسی کے قائل ہین جمہور اور تینون امام لیکن برا جانا ہے اسکو ابوحنیفہ اور اسکے شاگردون اور ایک جماعت نے انتہی اور زہری اور ابوحنیفہ وغیرہ جو لوگ کہ عورت کا مہر قرآن کی سورتین اسکو پڑہا دینی باندہنے کے جواز کے قائل نہین ہین دلائل انکے اس باب مین یہ ہین **پہلی دلیل** سعید نے اپنی سنن مین روایت کی ہے ابی النعمان ازدی سے کہ نکاح کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اوپر (پڑہا دینے) سورتون کے قرآن سے پہر فرمایا نہ ہوگا واسطے کسیکے بعد تیرے یہ مہر سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا ابن تیمیہ نے منتقی الاخبار مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے بعض راویون مین جہالت ہے اور حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی **دوسری دلیل** ابوداؤد مین کہ کہا محمد بن راشد نے کہ تہا کہتا مکحول کہ قرآن کی سورتین مہر مقرر کرنا جائز نہین واسطے کسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کی ہے ابوعوانہ نے طریق لیث بن سعد سے مانند اسکی سو جواب

ع یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ ازہر کی جلد اول کے صفحہ ۴۵۸ مین ہے
ع یہ مضمون بخاری چھاپہ مصری کے ... صفحہ ۱۷۵ مین ہے
ع یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصری کی جلد ... صفحہ ... مین ہے
ع یہ مضمون منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۲۳ مین ہے
ع یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصری کی جلد ... صفحہ ... مین ہے
ع یہ مضمون ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کی جلد اول کے صفحہ ۲۸۶ مین ہے ۱۲

اسکا یہ ہے کہ یہ دونو قول تابعین کے ہین اور قول تابعی کا مقابل مین حدیث صحیح مرفوع کے ہرگز لائق قبول کے نہین ہو سکتا اسی طرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین

مسئلہ ہفتاد و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اَنْ یُزَوِّجَهُ الْمُتَزَوِّجُ بِنْتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ لِيَكُوْنَ اَحَدُ الْعَقْدَيْنِ عِوَضًا عَنِ الْاٰخَرِ فَالْعَقْدَانِ جَائِزَانِ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَهْرُ مِثْلِهَا ترجمہ یعنے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی یا اپنی بہن کا نکاح اس شرط پر کسی سے کر دیوے کہ عوض اسکے وہ اپنی بیٹی یا بہن اپنی اسکو نکاح مین دیوے اور مہر کچھ نہ باندہین تو اس صورت مین نکاح دونون کا صحیح ہے لیکن دونو کو مہر مثل دینا آوے گا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صُدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاتَّفَقَا مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ عَلٰى اَنَّ تَفْسِيْرَ الشِّغَارِ مِنْ كَلَامِ نَافِعٍ ترجمہ روایت ہے نافع سے نقل کی اسنے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے (شغار یہ ہے) کہ نکاح کر دے مرد اپنی بیٹی کو اس شرط پر کہ نکاح کر دے اس سے دوسرا اپنی بیٹی کو اور نہ ہو انکے درمیان مہر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور اتفاق کیا دونون نے دوسری وجہ سے اسپر کہ تحقیق تفسیر شغار کی کلام ہے نافع کی

مسئلہ ہفتاد و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن و حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون

حاشیہ:
- مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ہشتم
- صفحہ ۶ مین ہے
- یہ عبارت ہدایہ چھاپہ مطبع فاروقی چھاپہ دہلی مطبوعہ لکھنؤ کے جلد دوم کے صفحہ ۲۰۲ مین اور رد المحتار شرح در المختار چھاپہ دہلی جلد دوم کے صفحہ ۳۲۳ مین ہے
- ہدایہ حدیث بلوغ المرام کتاب النکاح مین ہے
- یہ عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۲ مین اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشوری کے صفحہ ۱۷۰ مین اور کنز الدقائق چھاپہ احمدی کے دہلی مطبوعہ کے صفحہ ۱۰۹ مین اور رد المحتار شرح در المختار مطبوعہ دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۴۰۳ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی جلد اول کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے

مین لکھا ہو مُدَّۃُ الرِّضَاعِ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے مدت دودہ چھوڑانے کی تیس مہینے ہین نزدیک ابحنیفہؒ کے اور لفظ ہدایہ کے ہین انتہی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلے مین کلام اللہ کی صریح تین آیتون کا بھی اور حدیث کا بھی اسلیے کہ بچے کو دودہ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے پہلی آیت فرمایا اللہ تعالی نے حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّ وَضَعَتْہُ کُرْھًا وَحَمْلُہٗ وَفِصَالُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا یعنے پیٹ مین رکھا اسکو اسکی مان نے تکلیف سے اور حمل مین رہنا اس کا اور دودہ چھوڑانا تیس مہینے مین ہے فائدہ موضح القرآن مین لکھا ہو پیٹ مین رہنا اور دودہ چھوڑانا تیس مہینے مین ہو لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودہ چھوڑتا ہے اور نو مہینے ہین حمل کے اور تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کمتر مدت حمل کی چھے مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودہ پلانیکی جبکہ ہوئی دو برس بسبب فرمانے اللہ تعالی کے حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ یعنے جو آیت کہ آگے آتی ہے) تو باقی رہے حمل کے لیے چھہ مہینے اور تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے (اس بات کا کہ اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہے اور اکثر مدت (بچے کو) دودہ پلانیکی چوبیس مہینے ہین اور تفسیر جلالین مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہین اور باقی (یعنے چوبیس مہینے بچے کو) دودہ پلانے کی اکثر مدت ہو اسیطرح لکھا ہے اور تفسیرون مین بھی دوسری آیت فرمایا اللہ تعالی نے سورہ بقرہ مین وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ ترجمہ یعنے اور بچے والیان دودہ پلاوین اولاد اپنی کو دو برس پوری واسطے اسکے جو ارادہ کرے یہ کہ پورا کرے دودہ پلانا فائدہ تفسیر بیضاوی مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ نہایت مدت (بچے کو) دودہ پلانے کی دو برس ہے اور نہین

اعتبار ہی بعد دو برس کے دودہ پلانیکا اور **تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن** اور **نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام** مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیت مین رد ہی ابو حنیفہ کے قول کا اسلیے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک مدت دودہ پلانیکی اڑہائی برس ہی اور اس مین رد ہی (ابو حنیفہ کے شاگرد) زفر کے قول کا بہی اسلیے کہ اسکے نزدیک مدت دودہ پلانیکی تین برس ہی **تیسری آیت** فرمایا اللہ تعالی نے سورہ لقمان مین حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ یعنے اٹہائی ہے اسکو مان اسکی سستی سی اور پر سستی کے اور دودہ چھوڑانا اسکا بیچ دو برس کے ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَرَجَّحَا الْمَوْقُوفَ **ترجمہ** اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا نہین دودہ چھوڑانا مگر دو برس مین روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی اور ابن عدی نے سند مرفوع سے اور موقوف سے اور ترجیح دی دونون نے موقوف کو **ف** کہا ترمذی نے دودہ پینا نہین حرام کرتا مگر جو کم ہو دو برس سی اور جو ہو بعد دو برس پورے کے پس تحقیق نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور عمل اسی پر ہی اکثر اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ لوگون کا (یعنے تابعین اور تبع تابعین کا) اور کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین کہ مدت دودہ چھوڑانیکی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو برس ہے اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ تمام علمار صحابہ اور تابعین اور علمار شہرون کے جو پہلے گذر چکے ہین اور سوقت مین موجود ہین یہی کہتے ہین کہ نہین ثابت ہوتی حرمت مگر ساتھہ دودہ پلانیکے کم دو برس مین لیکن (تمام جہان کے خلاف) ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اڑہائی برس مین حرمت ثابت ہوتی ہے انتہی

مسئلہ ہفتاد و چہارم

ف: عبارت تفسیر فتح البیان چھاپہ بھوپال کے جلد اول کے صفحہ ۲۶۲ مین اور نیل المرام مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان کے صفحہ ۲۶۳ مین ہے ۱۲

ف: یعنی پارہ ۲۱ سورہ لقمان کے دوسرے رکوع مین ہے

ف: یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الرضاع مین ہے

ف: یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۰ مین ہے

ف: یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد ثانی کے صفحہ ۳۱۱ مین ہے

ف: عبارت شرح صحیح مسلم کی نووی چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۴۶۹ مین ہے ۱۲

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون میں لکہا ہی وَلَا يُقْبَلُ فِي الرِّضَاعِ شَهَادَةُ النِّسَاءِ یعنے واسطے ثبوت رضاع کے عورتون کی گواہی قبول نکیجاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہی عقبہ بن الحارث رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اس نے نکاح کیا یحیے کی مان کو جو بیٹی تہی ابی اہاب کی پہر آئی ایک عورت اور بولی مینے دودہ دیا ہے تم دونون کو پہر پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ کیا ہوگا اور تحقیق کہا گیا سو کہا گیا پہر جدا کردیا عقبہ نے اور نکاح کیا عورت نے دوسرے کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ واسطے ثبوت رضاع کے ایک اکیلی عورت کی گواہی بہی قبول ہے اور واجب ہے عمل اسپر اور یہی مروی ہی عثمانؓ اور ابن عباسؓ اور زہری اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور احمد بن حنبل اور ابی عبید سے لیکن کہا ابی عبید نے کہ واجب ہی عمل مرد پر ساتہہ گواہی دینے عورت کے پس جدا کردی خود ہی عورت کو اور نہین ہی واجب حکم اسکا حاکم پر یعنے حاکم کے کہنے پر حصر نہ رکہے خود ہی اسکو جدا کردی

مسئلہ ہفتاد و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ

ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی قَلِيْلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرُهٗ سَوَاءٌ اِذَا حَصَلَ فِيْ مُدَّةِ الرَّضَاعِ يَتَعَلَّقُ بِهِ التَّحْرِيْمُ یعنے تہوڑا اور بہت دودہ پینا برابر ہے جبکہ مدت رضاع کے اندر ہووی تعلق رکہتا ہے ساتہہ اسکے حرام ہونا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین حرام کرتا ہی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے دوسری حدیث وَعَنْهُ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ يُّحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہی اسی سی بولی تہین اُس چیز مین جو اتری ہی قرآن سی دس رضاعتین جو معلوم ہین حرام کرتی ہین پہر منسوخ ہوئین ساتہہ پانچ کے جو معلوم ہین پہر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اس مین ہی جو پڑہا جاتا ہے قرآن سے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابن مسعود اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن الزبیر اور عطا اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عروہ بن زبیر اور لیث بن سعد اور شافعی اور احمد بیچ ظاہر مذہب اپنے کے اور اسحاق اور ابن حزم اور جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ پانچ بار دودہ چوسنا حرام کرتا ہے اور پانچبار سے کم چوسنا حرام نہین کرتا اور دلیل انکی یہی حدیثین ہین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین) اور روایت کی گئی ہے یہی بات امام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے ✦

ہدایہ کی عبارت ہدایہ ۱ ... فارسی چھاپہ ... کی جلد دوم کے صفحہ ... مین اور شرح وقایہ ... نولکشوری کے صفحہ ... مین اور کنز الدقائق کلان ... اور درمختار چھاپہ ... کے صفحہ ۱۰۹ ... مین اور رد المحتار چھاپہ ... دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۴۰۲ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ ... کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۲ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشوری کی جلد اول کے صفحہ ... مین ہے

٭ یہ حدیث مسلم چھاپہ ... نولکشوری کی جلد اول کے صفحہ ۴۶۸ مین ہے

٭ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشوری کی جلد اول کے صفحہ ۴۶۹ مین ہے

۴۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد چھٹی کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے

مسئلہ ہفتاد و ششم

لعان کے بیان مین

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذَا قَالَ الزَّوجُ لَیسَ حَملُكِ مِنِّی فَلَا لِعَانَ وَهٰذَا قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ وَزُفَرَ یعنے جب کہی خاوند عورت کو کہ حمل تیرا مجہ سے نہین ہے تو نہین ہے لعان اور یہ قول یعنی یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَن سَهلِ بنِ سَعدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُ قَالَ اِنَّ عُوَیمِرَ العَجلَانِیَّ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَیتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقتُلُهٗ فَیَقتُلُونَهٗ اَم کَیفَ یَفعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَد اُنزِلَ فِیكَ وَفِی صَاحِبَتِكَ فَاذهَب فَاتِ بِهَا قَالَ سَهلٌ فَتَلَاعَنَا فِی المَسجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَیمِرٌ کَذَبتُ عَلَیهَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِن اَمسَکتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اُنظُرُوا فَاِن جَاءَت بِهٖ اَسحَمَ اَدعَجَ العَینَینِ عَظِیمَ الاَلیَتَینِ خَدَلَّجَ السَّاقَینِ فَلَا اَحسِبُ عُوَیمِرًا اِلَّا قَد صَدَقَ عَلَیهَا وَاِن جَاءَت بِهٖ اُحَیمِرَ کَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحسِبُ عُوَیمِرًا اِلَّا قَد کَذَبَ عَلَیهَا فَجَاءَت بِهٖ عَلَی النَّعتِ الَّذِی نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِن تَصدِیقِ عُوَیمِرٍ فَکَانَ بَعدُ یُنسَبُ اِلٰی اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ ترجمہ روایت ہی سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اس شخص کے سے کہ پاوی ساتھہ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنے اور یقین کری کہ اُس نے زنا کیا ہے اسکی عورت سی کیا قتل کرے اسکو یعنے جائز ہے قتل اسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول اس قاتل کو کہا کیا کرے یعنے آیا صبر کرے عار پر یا کچہ اور کرے پس

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نے (یعنی میان بیوی نے مسجد مین اور مین تھا ساتھہ اور لوگون کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونون لعان سی کہا عویمر نے جھوٹ بولا مین اسپر یا رسول اللہ اگر رکھون مین اسکو پھر طلاق دی اسکو تین بار پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچی کو (یعنے جو اسکے حمل مین ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکھین اسکی اور بڑی ہون کولی اور بھرا ہوا ہو گوشت دونو پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اسپر (یعنے جس شخص کیطرف نسبت زنا کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اس طرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اسکے نطفے سے ہے اور اگر لائے بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اسپر (یعنے عویمر سرخ رنگ کا تھا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیان کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنے عویمر کی ہے (یعنے اس زانی کی صورت کا جنا) پس تھا لڑکا پیچھے اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف مان اپنی کی (یعنے بموجب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ یعنے بیٹا صاحب فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

مسئلہ ہفتاد و ہفتم

اما ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنْ كَانَتْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا اَيَّامًا وَاِنْ كَانَتْ عَشَرَةً فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا وَقِيْلَ الصَّحِيْحُ اِنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَقَادِيْرِ لَيْسَ بِلَازِمٍ وَيُفَوَّضُ اِلٰى رَاْيِ الْمُلْتَقِطِ يُعَرِّفُهَا اِلٰى اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنَّ

صَاحِبُهَا لَا يَطْلُبُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهٖ **ترجمہ** یعنے اگر کوئی شخص چیز پڑی
ہوئی پاوے (وہ) اگر قیمت مین کم دس درہم سی ہو تو مشہور کرے لوگون مین چند روز اور اگر قیمت
مین دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو تو مشہور کرے لوگون مین برس دن تک اور بعضون نے
کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہین اور یہ موقوف ہے پڑی ہوئی
چیز پانے والے کی رائے پر سو مشہور کرے لوگون مین اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب
کوئی نہین آنیکا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے پھر صدقہ کرے اسکو اور یہ مذہب
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے
ان تین حدیثون کا پہلی حدیث **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا
قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ
قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى
يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے حضرت سے حال پڑی ہوئی
چیز پانے کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اسکا یعنے جس مین پڑی ہوئی چیز ہو اور پہچان
رکھ سر بند اسکا پھر مشہور کر اسکو لوگون مین ایک برس پس اگر آوے مالک اسکا دیدے
اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام مین لا اسکو کہا اس شخص نے پس گم ہوئی بکری
کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے
کے کہا اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھے اس سے
یعنے چھوڑ دے اسکو اور نہ لے اسلیے کہ وہ ضائع نہین ہوتا اسکے ساتھ مشک اس کی ہے
اور موزی اسکے وارد ہوتا ہے پانی پر اور کھاتا ہے درخت مین سے یہانتک کہ ملے مالک

ط
یہ حدیث مشکوٰۃ مین
باب اللقطہ کے بیچ
فصل پہلی مین ہے ۱۲

اسکا دوسری حدیث وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق اُس نے کہا کہ آیا ایک مرد طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا اُس نے حال پڑی ہوئی چیز کے پانے کا پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر پاوے کوئی شخص پڑی ہوی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگوں میں اسکو ایک برس تک پھر پہچان رکھے سر بند اسکا اور ظرف اسکا پھر خرچ کرے اسکو پس اگر آیا مالک اسکا پس دے اسکے تئین اسکو **تیسری حدیث** عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ نَعَمْ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے (یعنے شعیب سے) اور شعیب نے اپنے دادا سے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیے گئے میوے لٹکے ہوئے سے (یعنے درخت میں) پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حاجت کا پہونچے اُس سے اس حال میں کہ نہ بھرنے والا ہو جھولی کو پس نہیں گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے (یعنے کھاوے اور جھولی باندھکر نکلے) پس اوسپر

(حاشیہ) لہ صحیح مسلم جلد دوم ... لہ جلد دوم ... صفحہ ... لہ مشکوٰۃ ... باب اللقطہ ... فصل ...

بدلہ ہے دو مثل اسکے اور سزا اور جو شخص کہ چراوے میوے مین سے کچھ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا ہو اسکو کھلیان نے پس پہونچی سپر کے مول کو پس اوسپر ہے ہاتھہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوئے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرت حکم پڑی ہوئی چیز کے پائی سے پس فرمایا کہ جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گاؤن آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس لوگون مین مشہور کر اسکو برس روز تک پس اگر آوے مالک اُسکا دیدی اسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہے اور جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اس مین اور مال گڑے ہوئے مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور روایت کی ابوداؤد نے اسی سے قول اسکے سے اور سوال کیے گیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لقطہ سے آخر حدیث تک **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

مسئلہ ہفتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یَجُوْزُ الِالْتِقَاطُ فِی الشَّاۃِ وَالْبَقَرِ وَالْبَعِیْرِ یعنے جائز ہے پکڑنا بکری اور گاے اور اونٹ کا **ف** یعنے اگر کسی کی بکری یا گاے یا اونٹ گم ہو جاوے تو اسکا پکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار مین ہے کہ پکڑنا ان کا مستحب ہے اور فتاوی عالمگیری مین ہے کہ پکڑنا انکا افضل ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے بھی بخاری اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ زید بن خالد کی روایت سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ ہفتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ کَانَ الْمُلْتَقِطُ غَنِیًّا لَمْ یَجُزْ لَہٗ اَنْ یَّنْتَفِعَ بِھَا یعنے اگر پڑی ہوئی چیز کو غنی نے اوٹھا لیا ہے تو اسکو اپنے کام مین لانا جائز نہین ہے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم رح نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہے انہین تین حدیثون کا جو کہ مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے گذر چکی ہین۔ اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑی ہوئی چیز کو خواہ غنی نے اٹھا لیا ہو خواہ فقیر نے ہر ایک کو بعد تشہیر کرنے کے اپنے کام مین لانا جائز ہے اسلیے کہ حدیثین جو اس بابمین روایت کی گئی ہین ان مین یہ مذکور نہین کہ فقیر تو پڑی ہوئی چیز کو اپنے کام مین لے آوے لیکن غنی اپنے کام مین نہ لاوے حکم حضرت کا خواہ فقیر ہو خواہ غنی ہو سب کیلیے

مسئلہ ہشتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لُقْطَۃُ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ سَوَآءٌ یعنے حکم پڑی چیز کے پانے کا حل، اور حرم مین برابر ہے اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگردون ابو یوسف اور محمد کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا + عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُقْطَۃِ الْحَاجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری ہوئی چیز کے لینے سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہ ہے کہ مکہ مین پڑی ہوئی چیز کا اپنے ملک میر

لانے کے لیے اٹھا لینا درست نہین ہے خاص شہور کرنیکے لیے اٹھا لینا جائز ہے۔

مسئلہ ہشتاد و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف کا مخالف پیغمبر کی آٹھہ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ¹ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ کتب فقہ مین لکھا ہے وَعَصِيْرُ الْعِنَبِ اِذَا طُبِخَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ حَلَالٌ وَاِنِ اشْتَدَّ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ یعنے اور شیر انگور کا جب پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور اگرچہ اس مین شدت ہوجاوے (یعنے سکر پیدا ہوجاوے) اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے **فائدہ** نور الہدایہ² ترجمہ اردو شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ مثلث انگور کا اس کو کہتے ہین کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہجاوے پھر اسکو رکھہ چھوڑین یہانتک کہ اس مین شدت ہوجاوے اور جھاگ اٹھنے لگے (یعنے شراب بن جاوے) اسیطرح اس مین بعد جلانے کے پتلا کرنے کے لیے تھوڑا سا پانی ڈالکر پھر پکاوین اور اسکو رکھہ چھوڑین تو درست ہین یہ مثلث (یعنے پینا اس شراب کا) ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور ہدایہ³ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب مذکور مین لکھا ہے وَنَبِيْذُ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ مَطْبُوْخًا اَدْنٰى طَبْخَةٍ وَاِنِ اشْتَدَّ اِذَا شُرِبَ مَا لَمْ يُسْكِرْ بِلَا لَهْوٍ وَطَرَبٍ **ش** بَلْ لِقَصْدِ التَّقَوِّيْ ترجمہ یعنے اسیطرح نبیذ کھجور کا اور انگور خشک کا جب تھوڑا سا پکا لیا جاوے اگرچہ اس مین نشہ پیدا ہوجاوے لیکن ان تینون قسم کی شراب کا اس مقدار تک پینا درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ قوت کے لیے پیے **ف** فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے کہ نبیذ کہتے ہین ہر ستی دانے انگور

کے پانی سے کچا ہو خواہ پکا یا ہوا ہو اور ہدایہ[له] ...... وغیرہ کتب مذکورہ مین لکھا ہے لِاَنَّ الْمُفْسِدَ هُوَ الْقَدَحُ الْمُسْكِرُ وَهُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنے اسلیے کہ فساد کرنے والا وہ ہی پیالہ ہے جو نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے نزدیک ہمارے یعنے اخیر کا پیالہ جو کہ نشہ لاتا ہے وہی حرام ہے اور فتاوی عالمگیری[له] مین لکھا ہے اِذَا شَرِبَ تِسْعَةَ اَقْدَاحٍ مِنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ فَاَوْجَدَ اِلَيْهِ الْعَاشِرَ فَسَكِرَ لَمْ يُحَدَّ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ یعنے کھجور کی نبیذ کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** یعنے نو پیالون تک تو یہ شراب پینی حلال ہے لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اسوقت بھی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس وقت واجب ہوگی کہ شراب اس قدر پیے کہ زمین اور آسمان کو بھی نہ پہچان سکے اور شراب پینی حرام اس وقت ہوگی جبکہ بیہودہ بکنے لگجاوے چنانچہ شرح وقایہ اور در المختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے[له] اِعْلَمْ اَنَّ السُّكْرَ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ فِي حَقِّ وُجُوْبِ الْحَدِّ اَنْ لَا يَعْرِفَ شَيْئًا حَتَّى الْاَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِي حَقِّ حُرْمَةِ الْاَشْرِبَةِ اَنْ يَّهْذِيَ وَعِنْدَهُمَا اَنْ يَّهْذِيَ مُطْلَقًا وَاِلَيْهِ مَالَ اَكْثَرُ الْمَشَائِخِ **ترجمہ** یعنے جان تو کہ حد نشہ کی نزدیک ابی حنیفہ رہ کے واجب اسوقت ہوتی ہے کہ کچھ پہچانے یہانتک کہ زمین کو آسمان سے (فرق نہ کر سکے) اور حرمت مین شرابون کے یہ ہے کہ بیہودہ بکنے لگجاوے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد کا اور اسیطرف مائل ہوئے ہین اکثر مشائخ سو امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اُن آٹھ حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ عُمَرَ[له] رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نازل ہوئے

له عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد دوسری کے صفحہ ۴۹۱ مین ہے
له عبارت فتاوی سراجیہ کی جلد چوتھی کے صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر ہے اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۵ مین ہے
له عبارت شرح وقایہ چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۲۰۶ اور در المختار چھاپہ ہندی ... اور فتاوے عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد دوسری کے صفحہ ۲۵۲ مین ہے
له یہ حدیث بلوغ المرام کے باب حد شارب و بیان المسکر مین ہے

آیت شراب کے حرام کرنے کی جبکہ وہ پانچ چیز سے بنتی تھی انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں
اور جو سے اور شراب وہ ہی جو چھپاوی عقل کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
دوسری حدیث عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہو ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو چیز نشہ لاتی ہو
وہ شراب ہو اور جو نشہ لاتی ہے وہ حرام ہے **تیسری** حدیث عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُهٗ فَقَلِیْلُهٗ
حَرَامٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهٗ
ابْنُ حِبَّانَ **ترجمہ** روایت ہو جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو چیز کہ بہت نشہ لاتی ہے سو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے روایت کیا اس
کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن
حبان نے **چوتھی** حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ
اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ **ترجمہ** روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
کہ کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبع سے اور وہ ہے شیرہ شہد کا فرمایا جو چیز
کہ پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک میں اس حدیث
کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو بتیس صحابہ سے بھی زیادہ تر صحابہ نے روایت کیا ہے
پانچویں حدیث وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْهُ
الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور
روایت ہو اسی سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا جو چیز کہ نشہ لاوی بقدر
فرق کے یعنے آٹھ سیر کے بھر بھرا ہوا چلو بھی اسمیں سے حرام ہے روایت کیا اس حدیث کو

احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے چھٹی حدیث ابوداؤد میں روایت ہے دیلم حمیری
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا میںنے یا رسول اللہ ہم ہیں زمین سرد میں اور ساتھ زور قوت
کے کام کرتے ہیں ہم اس میں کام سخت کہ بدون قوت بدن کی اسکو نہیں کر سکتے اور ہم بناتے
ہیں شراب اس گیہون سے قوت حاصل کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے اوپر کاموں اپنے کی اور قوت
پاتے ہیں اور غالب آتے ہیں اوپر سردی شہروں اپنے کے فرمایا حضرت نے کیا نشہ لاتی
ہے وہ شراب کہا میںنے کہ ہان فرمایا پس بچو اسے کہا ہمنے کہ تحقیق لوگ نہیں چھوڑنے
والے اسکو فرمایا اگر نہ چھوڑیں اسکو تو قتل کرو انکو ساتوین حدیث مسلم میں روایت
ہے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ آیا ایک شخص یمن سے اور پوچھا اس نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک میں چینی کی کہا جاتا تھا اسکو
مزر پس فرمایا آنحضرت نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اُسنے ہان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اس شخص کے کہ پیوے
نشہ کی چیز یہ کہ پلاوے گا اسکو طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیوں کا یا فرمایا خبال
پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیوں کے زخموں سے آٹھوین حدیث مسلم میں روایت ہے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر یہ بات صحابہ میں پوکار کر کہدی کہ اے
لوگو اللہ تعالی نے (حکم) بھیجا ہے شراب کے حرام کرنیکا اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے انگور
اور کھجور اور شہد اور گیہون اور جو سے اور شراب وہ ہے جو زائل کرے اور ڈھانپ لیوے
عقل کو **فائدہ** کہا ترمذی نے کہ اس باب میں حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود
اور ابی سعید اور ابی موسی اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور حضرت عائشہ اور ابن عباس
اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور
ابوہریرہ اور وائل بن حجر اور قرۃ المزنی سے بھی روایتیں آتی ہین اور میزان شعرانی میں
لکھا ہے جو چیز پینے کی نشہ کرے اسکا تھوڑا سا پینا بھی اور بہت پینا بھی حرام ہے

اسلیے کہ وہ شراب ہے اور جو اسکو پیے اسکو حد مارنی چاہیے خواہ شراب انگور سے بنائی گئی ہو خواہ منقے سے خواہ گیہون سے خواہ جو سے خواہ جوار سے خواہ چاول سے خواہ شہد سے خواہ دودہ سے خواہ کسی اور چیز سے کچا ہو خواہ پکا یا گیا ہو اور اسپر سب علما کا اتفاق ہے لیکن مخالف ہوئے ہین اسکے ابو حنیفہ انتہے اور زرقانی[له] شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ سب چیزین نشہ لانیوالی حرام ہین اور اسی کے قائل ہین امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور جمہور علما اسلیے کہ مضمون ان سب حدیثون کا یہی ہے کہ نشہ لانیوالی چیز کا کہانا حلال نہین اور جو شخص کہ اسکو نہین مانتا کافی ہے رد اسکا یہی حدیثین اور شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع[له] البحار مین اور محمد بن علے الشوکانی نے فوائد[له] المجموعہ مین لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبد الرحمن اوسط کو کہ کنیت اسکی ابا شحم تھی بسبب پینے نبیذ کے حد ماری اور وہ اس صدمہ سے بیمار ہو گئے اور مر گئے اور مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس[عه] مین لکھا ہے کہ خمر اس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا اوسکے کے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینے مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کے اسوقت نہین تھی بلکہ کہجورون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنے ڈہانکنے اور خلط کرنے کے ہے اور خمر ڈہانک دیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو انتہے اور دلیل اسکی کہ شراب مدینے مین حرام ہوئی اور اس وقت مدینہ مین انگور کی شراب نہین تھی یہ حدیث ہے جو کہ مسلم[عه] مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا البتہ تحقیق نازل کی اللہ نے آیت شراب کے حرام ہونے کی اس وقت کہ نہ تھی مدینہ مین شراب کہ پی جاتی تھی مگر کہجور کی **فائدہ** کہا قرطبی نے کہ اس باب مین جس قدر حدیثین وارد ہوئی ہین سب کی سب کوفیون کے مذہب کو باطل کرنیوالی ہین کیونکہ کوفی اس بات کے قائل ہین کہ شراب انگور ہی کے پانی سے بنتی ہے اور انگور کے سوا اور جن جن چیزون سے شراب بنائی جاتی ہے اسکو

کوئی نہ تو شراب سمجھتے ہین اور نہ اس کو شراب کہتے ہین اور یہ بات اُنکی مخالف ہی عرب کے لغت کے بہی اور سنت صحیحہ کے بہی اور سمجہ صحابہ کے بہی اسلیے کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور سعد اور ابن عمر اور ابوموسی اشعری اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور حضرت عائشہ یہ سب صحابہ اور ابن مسیب اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور سوا انکے بہت سی محدثین اور امام مالک اور اوزاعی ہر چیز نشہ للانے والی کو شراب ہی سمجھتے ہین انتہی اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین اور ابوداود[عه] اور ابن ماجہ مین روایت ہو ابی مالک اشعری سے یہ کہ انہون نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پیوینگے لوگ میری امت سے شراب کو نام رکہین گے اس شراب کا ساتہ غیر نام اسکے کے اور دارمی[عه] مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے تحقیق اول اسچیز کا کہ اولٹا یا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نے (یعنے اسلام) جیسا کہ الٹا جاتا ہے باسن (یعنے شراب ہوگی) کہا گیا پس کس طرح لی جاوے گی شراب اور تغیر کیا جاوے گا حکم اسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اسکے وہ چیز کہ بیان کی (یعنے حرمت اسکی ساتہ اشد و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیلہ و تاویل کرینگے اسکے پینے مین بایں طریق کہ نام رکہینگے اسکا اور نام سوائے شراب کے پس حلال جانینگے اسکو

مسئلہ ہشتاد و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[عه] مین لکہا ہے اگر کوئی شخص اپنے محرمات ابدی اپنی مان بہن اور بیٹی اور انکے سوا جنکو حرام کیا ہے خدا نے جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے ان سے تو بہی اسپر حد نہین آتی اسلیے کہ محل شبہ ہے کیونکہ تمام بیٹیان آدم کی موضوع ہین اولاد کے لیے اور وہ مقصود اس جگہہ بہی حاصل

ہے اور عبارت ہدایہ کی یہ ہے وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا
لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ رح لٰكِنَّهُ يُوجَعُ عُقُوْبَةً إِذَا كَانَ عَلِمَ بِذٰلِكَ
وَقَالَ أَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِيُّ عَلَيْهِ الْحَدُّ إِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ
عَقْدٌ لَمْ يُصَادِفْ مَحَلَّهُ فَيَلْغُوْا كَمَا إِذَا أُضِيْفَ إِلَى الذُّكُوْرِ وَهٰذَا لِأَنَّ مَحَلَّ
التَّصَرُّفِ مَا يَكُوْنُ مَحَلًّا لِحُكْمِهِ وَحُكْمُ الْحِلِّ وَهِيَ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَلِأَبِي حَنِيْفَةَ
إِنَّ الْعَقْدَ صَادَفَ مَحَلَّهُ لِأَنَّ مَحَلَّ التَّصَرُّفِ مَا يَقْبَلُ مَقْصُوْدَهُ وَالْأُنْثٰى
مِنْ بَنَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ قَابِلَةٌ لِلتَّوَالُدِ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَنْعَقِدَ
فِيْ حَقِّ جَمِيْعِ الْأَحْكَامِ إِلَّا أَنَّهُ تَقَاعَدَ عَنْ إِفَادَةِ حَقِيْقَةِ الْحِلِّ فَيُوْرِثُ
الشُّبْهَةَ لِأَنَّ الشُّبْهَةَ مَا يُشْبِهُ الثَّابِتَ لَا نَفْسَ الثَّابِتِ إِلَّا أَنَّهُ ارْتَكَبَ
جَرِيْمَةً وَلَيْسَ فِيْهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ فَيُعَزَّرُ ترجمہ یعنے اور جس شخص نے اس عورت سے
نکاح کیا جو اسکو حلال نہ تھی پہر اس سے صحبت کی تو ابوحنیفہ کے نزدیک اسپر حد واجب
نہین ہے ولیکن مار پیٹ ہے اگر اُس نے جانکر کیا ہے تو ابویوسف اور محمد اور شافعی نے
کہا ہے کہ اُس پر حد ہے اگر اس نے عمدا کیا ہے اسلیے کہ اس عقد نے محل نہین پایا
پس لغو ہوا جیسے کہ لڑکون کے ساتہہ نکاح اور بے محل ہوتا اسلیے ہے کہ محل وہ ہے
جس مین حکم اسکا (یعنے اثر و فائدہ شرعی نکاح) محقق ہوا اور حکم حلت ہے اور وہ عورت
حرام ہے (یعنے وہ محل تحقق حکم نہین ہے) ابوحنیفہ کی یہ دلیل ہے کہ اس عقد نے محل
کو پایا اسلیے کہ محل وہ ہے جسمین مقصود حاصل ہو اور مقصود آدم کی بیٹیون سے
تولد تناسل ہے پس لائق تو یہ تہا کہ یہ نکاح سب احکام کی نظر سے صحیح ہوجاتا ولیکن
وہ اصلی حلت پیدا کرنے سے رہ چکا پر اس نے شبہ (یعنے شبہ نکاح) پیدا کردیا اسلیے
کہ شبہ اسی کام کا نام ہے جو امر اصلی کی شکل ہو نہ یہ کہ بعینہ امر اصلی ہو اور جبکہ اس
نکاح نے شبہ پیدا کردیا تو اسکے سبب حد جاتی رہی) ولیکن وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا

اور چونکہ اس مین حد مقرر نہین اسلیے وہ تعزیر (یعنے مار پیٹ کیا جاویگا) سو امام اعظم نے

خلاف کیا ہی اس مسئلہ مین کلام اللہ کا بہی اور حدیث کا بہی اسلیے کہ جو شخص اپنی محرمات

ابدی مثل ماں اور بہن وغیرہ سے نکاح کرے تو اسکو قتل کر دینا چاہیے فرمایا اللہ تعالے

نے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ یعنی حرام کی گئی ہین تمپر مائین تمہاری

اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی

عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ

بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ آتِيهِ بِرَأْسِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ

فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي بَدَلَ

خَالِي **ترجمہ** اور روایت ہی براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا گذرا مجہپر ماموں

میرا ابو بردہ بن نیار اور تہا ساتہہ اسکے نشان پس کہا مینے کہان جاتے ہو پس کہا

بہیجا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اس نے اپنے باپ

کی بیوی سے لاؤن مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سر اسکا روایت کیا اسحدیث

کو ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی

کی روایت مین یون آیا ہے کہ پس حکم کیا مجہکو حضرت نے یہ کہ مارون مین گردن اسکی اور

لے آؤن مین مال اسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کی **فائدہ**

خلاف کیا ہے امام اعظم کا اس مسئلہ مین ابو یوسف اور محمد نے اور کہا موافق شافعی

کے کہ واجب ہے حد اسپر جیسا کہ ہدایہ کی عبارت مین اوپر گذرا اور حنفیہ کہتے ہین کہ جو شخص

اپنے محرمہ کے ساتہہ نکاح کرے اسپر امام اعظم کے نزدیک اسلیے حد واجب نہین ہے کہ اسکے

نکاح مین شبہ پڑگیا جواب اسکا دو طرح ہے **اول** یہ کہ ایسا نکاح ہرگز ہرگز محل شبہ

نہین محل شبہ جب ہوتا کہ اسکو یہ معلوم ہوتا کہ جس سے مینے نکاح کیا ہے یہ میری ماں ہے

ط پارہ چوتھا ع حدیث مشکوٰۃ مین کتاب النکاح باب المحرمات فصل دوسری

اور جبکہ ایک شخص نے عمداً اپنی ماں سے نکاح کر لیا اور اس سے صحبت کرنے لگا تو پھر بھلا کس بات کا اس میں شبہ پڑا ہاں اگر کوئی شخص رات کو اپنی ماں کو اپنی بیوی سمجھکر اوپر جا پڑے اور نادانستہ اس سے صحبت کرے ویا اگر کسی کو کسی اور باعث سے یہ نہ معلوم ہو کہ میری ماں ہے اور اس سے نکاح کرے تو ان صورتوں میں البتہ محل شبہ ہے اور اگر کسی نے عمداً اپنی ماں سے نکاح کر لیا تو محل شبہ نہیں ہے **دوم** اپنی ماں کے ساتھہ نکاح کرنے والے پر حد واجب ہونے کا قائل ہونا معاذاللہ پیغمبر کے حق میں یہ اعتقاد کرنا ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ کو نہیں سمجھا تہا اگر سمجھتے تو بسبب محل شبہ ہونے کے اسکو قتل کا حکم کیوں دیتے غرض کہ حنفیہ نہ تو قرآن کی مخالفت سے ڈرتے ہیں اور نہ حدیث کی مخالفت سے کیونکہ اگر انکو قرآن اور حدیث کی مخالفت کا ڈر ہوتا تو قرآن کے مخالف یہ اعتقاد نہ رکہتے کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ اور نیز قرآن کے مخالف یہ نہ کہتے کہ بچے کو دودھ پلانے کی مدت اڑہائی برس ہے دو برس نہیں اور بعضے تین برس کے قائل نہ ہوتے جیسا کہ پہلے گذرا اسیطرح سے اگر حدیثوں کو مانتے تو صدہا حدیثوں کا انکار کبھی نہ کرتے اور یہی وجہ ہے کہ ماں کے ساتھہ نکاح کرنے والے کو قتل کر دینے کی حدیث بسبب اپنے اعتقاد بد کے نہیں مانتے ہیں اور خواہ مخواہ جہوٹا بناوٹی یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اسپر اسلیے حد واجب نہیں کہ اسکے نکاح میں شبہ پڑ گیا

مسئلہ ہشتاد و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے[1] وَاِحْصَانُ الرَّجْمِ اَنْ یَّکُوْنَ حُرًّا عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا قَدْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَۃً نِکَاحًا صَحِیْحًا وَدَخَلَ بِھَا وَھُمَا عَلٰی صِفَۃِ الْاِحْصَانِ یعنے اور محصن ہونا سنگسار ہونے کا یہ کہ ہو (زانی) آزاد و عاقل بالغ مسلمان اور یہ کہ صحیح نکاح کر چکا ہو

[1] یہ عبارت ہدایہ وغیرہ کی ہدایہ فارسی کا چھاپہ ... جلد دوم کے صفحہ ۲۹۹ میں اور شرح وقایہ عربی کا چھاپہ ... کے صفحہ ۱۰۲ میں اور کنز الدقائق کلان چھاپہ ... کے صفحہ ۱۶۱ میں اور در المختار چھاپہ ... لکھنؤ کے صفحہ ۲۵ میں اور فتاوی عالمگیری کا چھاپہ ... جلد دوم کے صفحہ ۱۵ میں ہے ۱۲

اور زنا کرنے والا اور زنا کرنے والی اور صفت محصن ہونے کے ہون **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہی حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر آزاد عاقل بالغ مسلمان زنا کرے تو اسکو سنگسار کرنا چاہیے اور اگر سوائی مسلمان کے اور کوئی زنا کرے تو اسکو سنگسار نکرنا چاہیے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰىةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ یہودی (یعنے ایک جماعت انکی) مین سے آئی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا انہون نے روبرو حضرت کی یہ کہ ایک مرد نے ان مین سے اور ایک عورت نے زنا کیا پس فرمایا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم تورات مین بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنیوالون کو اور دُرّی مارے جاتے ہین وہ کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق تورات مین بھی رجم ہے پس لاؤ تورات پس کھولا اسکو اور رکھدیا ایک نے ان مین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر (یعنے چھپا لیا ہاتھ کے نیچے) اور پڑھ گیا اسکے پہلے سے اور اسکو پیچھے سے پس کہا عبداللہ بن سلام نے اٹھا ہاتھ اپنا پھر اوٹھایا ہاتھ پس ناگہان اس مین تھی آیت رجم کی پس کہا یہودیون نے کہ سچ کہا عبداللہ نے اے محمد اس مین ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا ان دونو کے لیے سنگسار کرنیکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار

۹/ یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب الحدود فصل اول مین ہے

کیئے گیۓ دونو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم میں
کہ یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ حد مارنی کافر پر واجب ہے ✤

مسئلہ ہشتاد و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا يُقِيمُ الْمَوْلَى الْحَدَّ عَلَى عَبْدِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ الْاِمَامِ یعنی اور نہ مارے حد مولا غلام اپنے کو مگر ساتھ اذن امام کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اسکا پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے اسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ بدلے بالون کی رسی کے ہو (یعنے بدلے حقیر چیز کے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہین **دوسری** حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَهُوَ فِیْ مُسْلِمٍ مَوْقُوْفٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرو حد اپنی لونڈی غلامون پر روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور وہ مسلم مین موقوف ہے **تیسری** حدیث عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ

كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَىٰ أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے ابی عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اس نے خطبہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر کہا اے لوگو قائم کرو اپنے غلامون پر حد خواہ وہ محصن ہون خواہ نہ ہون روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے۔

مسئلہ ہشتاد و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَلَا يُجْمَعُ فِي الْبِكْرِ بَيْنَ الْجَلْدِ وَالنَّفْيِ یعنے جس عورت کی شادی نہ ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکو شہر سے نکالدینا اور دُرّے مارنے دونو کام جائز نہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دونو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجہ سے (یعنے یہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کے) کہ تحقیق مقرر کی اللہ تعالے نے واسطے عورتون کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتہ عورت غیر محصنہ کے سو دُرّے مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا روایت کیا اسحدیث کو امام مسلم نے دوسری حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَىٰ

هٰذا افتدى بامرأته فاخبرونى ان على ابنى الرجم فافتديت منه بمائة شاة وجارية لى ثم انى سألت اهل العلم فاخبرونى ان على ابنى جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم على امرأته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما والذى نفسى بيده لاقضين بينكما بكتاب الله اما غنمك وجاريتك فرد عليك واما ابنك فعليه جلد مائة وتغريب عام واما انت يا انيس فاغد على امرأة هٰذا فان اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها متفق عليه ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کی اور کہا دوسرے نے کہ ہاں یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجیے مجھکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اسکی عورت سے پس خبر دی مجھکو لوگون نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس بدلہ دیا مینے اسکی طرف سے سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی (یعنے اسکے سنگسار ہونیکے بدلے یہ دین) پھر تحقیق مینے پوچھا عالمون سے پس خبر دی مجھکو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا (یعنے بسبب محصن نہ ہونے اسکے کے) اور سوا اسکے نہین کہ سنگساری اسکی عورت پر ہی (یعنے اسلیے کہ وہ محصنہ تھی) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتہ مین ہی حکم کرونگا مین درمیان تمہارے ساتھہ کتاب اللہ کے اب بکریان تیری اور لونڈی تیری پھر آوینگی تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا اور خطاب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو کہ اے انیس جا اسکی عورت پاس اگر اقرار کرے زنا کا سنگسار کر اسکو پس اقرار کیا اس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اس عورت

کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ٭

مسئلہ ہشتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلعم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[له] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِہٖ یعنے جو شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے اسکو نہ قتل کرنا چاہیے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ[ع] سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَ مَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَحَسَّنَہُ التِّرْمِذِیُّ وَھُوَ مِنْ رِوَایَۃِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ سَمُرَۃَ وَ قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ سِمَاعِہٖ مِنْہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ وَمَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ وَصَحَّحَ الْحَاکِمُ ھٰذِہِ الزِّیَادَۃَ ترجمہ روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو ہم قتل کرینگے اس کو اور جو شخص کہ کاٹیگا اعضا اپنے غلام کے کاٹینگے ہم اعضا اسکے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور وہ روایت سے حسن بصری کے ہے سمرہ سے اور اختلاف کیا گیا ہے سننے مین اسکے اس سے اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ جو خوجا کریگا اپنے غلام کو خوجا کر ڈالینگے ہم اسکو اور صحیح کہا حاکم نے اس زیادتی سے۔

مسئلہ ہشتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[له] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون

[له] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ کلکتہ کے جلد چہارم کے صفحہ ۲۲۰ میں اور شرح وقایہ چھاپہ لکھنؤ کے ... اور کنز الدقائق کلاں چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۴۵۹ میں اور ردالمحتار چھاپہ مصر کے جلد پنجم کے صفحہ ۳۴۴ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۰ میں اور فتاوی قاضیخان چھاپہ لکھنؤ کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۶۰ میں ہے

[ع] یہ عبارت مشکوۃ المصابیح کتاب الجنایات میں ہے

[له] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ کلکتہ کے جلد دوم کے صفحہ ۳ میں اور شرح وقایہ چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۷۱ میں اور کنز الدقائق کلاں چھاپہ ... اور ردالمحتار چھاپہ ... صفحہ ۱۹۶ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۴۶ میں ہے ۱۲

مین لکھا ہے لَاقَطْعَ فِی الْفَاکِھَۃِ عَلَی الشَّجَرِ وَالزَّرْعِ الَّذِی لَمْ یُحْصَدْ یعنے درخت پر ہی میوہ چرانے والی کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے بسبب چرانے میوی کے کہ درخت اور کھیتی مین جو کہ ہنوز نہین کاٹی گئی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ابو داود اور نسائی کی اس حدیث کا جو عمرو بن شعیب کی روایت سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ ہشتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَلَا قَطْعَ بِنُقْرَۃٍ وَزْنُھَا عَشَرَۃٌ لَا تُسَاوِی عَشَرَۃً مَضْرُوبَۃً وَلَا بِدِینَارٍ قِیمَتُہٗ دُونَ عَشَرَۃٍ یعنے پس ہاتہ کاٹنا نہین جائز ہے بسبب چرانے چاندی کی اس ڈلی سے جو بوزن دس درم ہے مگر دس درم مضروب کے برابر نہین قیمت مین اور قطع نہین اس دینار سے جسکی قیمت دس درم سے کم ہو اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نقل کیا اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے ہاتہہ چور کا بسبب چرانے چوتہائی دینار کے یا زیادہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے *

دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَ سَارِقٍ فِی مِجَنٍّ ثَمَنُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا کاٹا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ چور کا بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اسکی تین درہم تہی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم

له یہ عبارت رد المحتار شرح در المختار چہاپہ ۔۔۔ کے جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ مین اور فتاوی عالمگیری چہاپہ دہلی کے جلد دو ۔۔۔ کے صفحہ ۱۷۱ مین ہے ۱۲

له یہ حدیث مشکوۃ مین باب قطع السرقہ کے پہلے فصل مین ہے

له یہ حدیث مشکوۃ مین باب [illegible] کے فصل [illegible] مین ہے ۱۲

یہ تیسری حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ متفق علیه ترجمہ روایت ہو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہشتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے اِذَا قُضِیَ عَلٰی رَجُلٍ بِالْقَطْعِ فِیْ سَرِقَةٍ فَوُهِبَتْ لَهٗ لَمْ یُقْطَعْ یعنے جب حکم کیا قاضی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا بعد اسکے جسکی چوری ہوئی وہ اگر چور کو بخشدی تو قاضی کو ہاتھ کاٹنا درست نہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَمَّا اَمَرَ بِقَطْعِ الَّذِیْ سَرَقَ رِدَاءَهٗ فَشَفَعَ فِیْهِ هَلَّا کَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْجَارُوْدِ وَالْحَاکِمُ ترجمہ روایت ہو صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو جب حکم فرمایا ہاتھ کاٹنے کا اسکے جس نے چرائی چادر اسکی پس سفارش کی حق مین اسکے کیون نہ ہوئی یہ سفارش پہلے اسکے کہ لاوے تو میرے پاس اسکو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن جارود اور حاکم نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہی اسحدیث کو مالک نے موطا مین اور شافعی اور حاکم نے بہت طرق سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ چور کو امام کے پاس لیجانیکے بعد اسکو اپنی چیز بخشدینی

یہ حدیث مشکوۃ مین باب الشفاعۃ کے فصل ثالث مین ہے
باب القطع میں ہدایہ کے جلد دوم کے صفحہ ۵۳ مین
فتاوی عالمگیری کے جلد دوم کے صفحہ ۲۶ مین
الموطا ۳ باب جامع الصلوۃ
نیل الاوطار کے جلد ہفتم کے صفحہ ۱۲۹ مین

حد ساقط نہین ہوتی اور اسپر اجماع کیا گیا ہے اور یہ جو روایت کی گئی ہے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ مطلق بخشندہ نہے سے چور پر حد نہین آتی سو یہ حدیث اس باب مین انکے رد مین ہے

مسئلہ نودم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِّنْهُ لَمْ یَرْجِعْ فِیْهَا یعنے اگر کوئی شخص ذی محرم کو کوئی چیز بخشدے تو اسکو واپس لینی نہین آتی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِی الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچہ پہر رجوع کرے اسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اس چیز مین کہ دی بیٹے اپنے کو اور مثل اس شخص کے کہ دیتا ہے کچہ پہر رجوع کرتا ہے اس مین مانند کتے کی ہے کہ کہایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بہر اقی کرڈالی پہر چاٹنے لگا اپنی قے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا ان دونو نے اسکو اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ حرام ہے رجوع کرنا بعد بخشدینے کے پہر کہا بعد اسکے نقل کرکے فتح الباری سے کہ یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور کہا کوفیون نے کہ نہین جائز ہے رجوع کرنا باپ کو

بعد بخشدینے کے خواہ بیٹا چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو جبکہ قبض کرے سو یہ انکی بے دلیل بات ہے

مسئلہ نود و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کی یہ ہے کہ حکم قاضی کا تمام عقود اور فسوق مثل نکاح اور طلاق اور بیع اور اقالہ مین امام اعظم کے نزدیک نافذ ہے ظاہر اور باطنا چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور در المختار اور فتاوی قاضیخان وغیرہ مین لکھا ہے وَكُلُّ شَيْءٍ قَضَى بِهِ الْقَاضِي فِي الظَّاهِرِ بِتَحْرِيمِهِ فَهُوَ فِي الْبَاطِنِ كَذَلِكَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَا إِذَا قَضَى بِالْحَلَالِ ترجمہ یعنے اور جو چیز کہ حکم کرے ساتھ اسکے قاضی ظاہر مین ساتھ حرام کرنے اسکے کے پس وہ حکم باطن مین ہے اسیطرح ہے نزدیک ابحنیفہ کے اور اسیطرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے کے مثلاً کوئی شخص کسی عورت پر دعوی کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لی اور وہ عورت اسکو ملجاوی تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اسکی بی بی ہے اور اس سے صحبت کرنا بھی اس شخص کو حلال ہے یعنے خدا کے نزدیک بھی اسیطرح ہوگیا اور مرد کو اس عورت کے لے لینے کا خدا کے نزدیک کچھ مواخذہ نرہا اور یہی حکم ہے عورت کے لیے بھی چنانچہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنِ ادَّعَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا وَأَقَامَتْ بَيِّنَةً فَجَعَلَهَا الْقَاضِي امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ تَزَوَّجَهَا وَسِعَهَا الْمُقَامُ مَعَهُ وَأَنْ تَدَعَهُ يُجَامِعُهَا وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح یعنی اگر عورت دعوی کرے کسی شخص پر اس بات کا کہ میرا اسے نکاح ہوا اور گواہ لے آوے (یعنے جھوٹے) اور قاضی حکم کردے اسکی عورت ہونیکا اور نہ تھا نکاح اس مرد کا اس عورت کے ساتھ تو جائز ہے اس عورت کو جماع کروانا اسی اور یہ مذہب ابحنیفہ کا ہے انتہے اسیطرح ہے اگر کسی کے مکان کا کسینے جھوٹا دعوے کیا کہ مینے اس سے خرید لیا ہے اور جھوٹے گواہ گذرانے اور قاضی نے حکم دیا اسکی بیع کا تو ہوگیا اسیطرح سے امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین اس حدیث کا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ

متن ان کتابون کے

۱ یہ عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد دوم کے صفحہ ۱۳۵ مین اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۲۲ مین اور کنز الدقائق چھاپہ کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۵۶ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد ... کے صفحہ ۱۰ مین اور در المختار چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۶۶ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ ایضاً کے جلد ... کے صفحہ ۱۱۰ مین ہے

۲ یہ عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۹ مین ہے

۳ یہ عبارت مشکوٰۃ کے کتاب الاقضیہ والشہادات مین باب الاقضیہ کے پہلے فصل مین ہے

تَعَالیٰ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھہ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے اوپر مانند اس چیز کے کہ سنتا ہون مین اس سے پس وہ شخص کہ حکم کرون مین واسطے اسکے ساتھہ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے پس نہ لیوے اسکو پس سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے ایک ٹکڑا آگ سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** خلاف کیا ہے اس مین امام اعظم کا امام ابو یوسف اور امام محمد نے اور کہا موافق شافعی کے سعدالدین شرح کنز الدقائق اور ملتقط و مستخلص مین لکھا ہی وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَّالشَّافِعِیُّ لَا یَنْفُذُ بَاطِنًا یعنے اور کہا ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہ نہین جاری ہوتی قضا باطن مین یعنے اللہ تعالی کی نزدیک اور اسیطرح سی خلاف کیا ہی امام اعظم کا امام زفر نے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے اس مسئلے مین اور کہا موافق حدیث ام سلمہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دلیل امام اعظم کی حنفیہ یہہ پیش کرتے ہین کہ جسکو ذکر کیا امام محمد نے مبسوط مین کہ پہونچا ہمکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ایک شخص نے انکے پاس گواہ قائم کر دیے ایک عورت کی نکاح پر اور عورت نے انکار کیا تو حضرت علی نے حکم دیدیا عورت کو کہ جاوی مرد کے پاس تو کہا عورت نے کہ اس مرد نے نہین نکاح کیا ہے مجھ سی اب اگر آپنے ایسا ہی حکم کیا ہے تو آپ نکاح توڑ ہوا دیجیے فرمایا حضرت علی نے مین نہین تجدید کرتا نکاح کی نکاح کر دیا تیرا دونون شاہدون نے سو **جواب** اس کا دو طرح سے ہی **اوّل** یہ کہ یہ حدیث بلا اسناد ہی اور حدیث بلا اسناد جسکی سند یا اسناد مین سقوط و انقطاع ہو

معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے چنانچہ نخبۃ الفکر میں لکھا ہے
ثُمَّ الْمَرْدُوْدُ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ لِسَقْطٍ اَوْطَعْنٍ فَالسَّقْطُ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ مَبَادِی
السَّنَدِ مِنْ مُصَنِّفٍ اَوْمِنْ اٰخِرِہٖ بَعْدَ التَّابِعِیِّ اَوْغَیْرِ ذٰلِکَ فَالْاَوَّلُ الْمُعَلَّقُ
ترجمہ یعنے پھر مردود یا یہ کہ ہو واسطے گرنے (اسناد) کے یا طعن (راوی) کے سو گرنا اسناد
کا یا یہ ہے کہ ہو ابتدا سند کی مصنف سے یا آخر سند کے سے بعد تابعی کے یا سوا اسکی کے
پس اول معلق ہے اور **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول** میں لکھا ہے کہ اکثر
محدثین نے ذکر حدیث معلق کا قسم مردود میں (شمار) کیا ہے انتہے اب اگر کوئی کہے کہ نخبۃ الفکر
اور منہج الوصول کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیثیں معلق جو کہ بخاری میں ہیں وہ بھی ضعیف
ہی ہونگی سو جواب اس کا یہ ہے کہ **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول**
میں لکھا ہے کہ بخاری جسقدر حدیثیں معلق لایا ہے ان سب کو ابن حجر نے اپنی کتاب التشویق
الی وصل التعلیق میں وصل کردیا ہے علاوہ اسکے فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی وغیرہ
بخاری کی شرحوں میں بخاری کی معلق حدیثوں کا وصل ہونا ثابت ہے اور بالفرض اگر اسکی
کسی حدیث معلق کا وصل ہونا پایۂ ثبوت کو نہ پہونچ سکے اور معارض ہو حدیث صحیح کے تو اسکو
بھی لائق عمل کے نہ سمجھا جاویگا **دوم** یہ روایت موقوف ہے حضرت علی پر اور روایت موقوف
قابل حجت کی نہیں ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم میں پہلے گذرا

مسئلہ نود و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[۵]
**اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار شرح درالمختار اور فتاوی
عالمگیری** وغیرہ میں لکھا ہے وَمَنْ اَفْلَسَ وَعِنْدَہٗ مَتَاعٌ لِرَجُلٍ بِعَیْنِہٖ اِبْتَاعَہٗ
مِنْہُ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اُسْوَۃٌ لِلْغُرَمَاءِ فِیْہِ یعنے ایک شخص مفلس ہوگیا اور اسکو
پاس وہ چیز ہے جو اس نے خرید کی تو اسکا بائع اور قرضخواہوں کے ساتھ مساوی ہے

---

۱ عبارت نخبہ الفکر چھاپہ ... صفحہ ۲ میں ... ذکر کا میں ... ۲ عبارت منہج الوصول ... چھاپہ ... میں ۳ عبارت منہج الوصول چھاپہ ... اصطلاح کے ... ۴ عبارت ... ۵ ہدایہ چھاپہ ... جلد دوم کے صفحہ ۳۰ میں ... اور شرح وقایہ ... صفحہ ۱۳۲ میں اور کنز الدقائق چھاپہ ... صفحہ ۲۳۳ میں ... اور ردالمحتار ... جلد ... الخامس ... صفحہ ۷۰ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ ... جلد ... صفحہ ۲۵ میں ...

بیچ اسکے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا لفظ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مَالَہٗ بِعَیْنِہٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْاِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَیْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے اپنا بعینہ مال کسی مفلس مرد کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضدارون کی بہ نسبت (یعنے جب کہ اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرض دار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بعینہ پاوے تو لے لیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارون کا اس مین حق نہین) روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور کہا ترمذی نے اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایتین آئی ہین (اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی مین کہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام ابوحنیفہ جو قائل اسکے نہین ہین سو اس باب مین تاویلین انکی مردود اور ضعیف ہین اور جو کہ اس باب مین حضرت علی اور ابن مسعود کی روایت کی سند لیتے ہین سو وہ ثابت نہین انتہے۔

مسئلہ نود و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَاتُرَدُّ الْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعِیْ یعنے مدعی پر قسم نہ دیجاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَّشَاھِدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا قسم اور گواہ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا اسناد اسکی جید ہے دوسری حدیث عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ ترجمہ روایت ہے جعفر بن محمد سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھ قسم کے ساتھ ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اسی کے حضرت علی نے بیچ تمہارے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اصح ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیثوں باب کے جماعت اصحاب اور تابعین نے اور جو لوگ کہ بعد انکے ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ جائز ہے حکم ساتھ گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین علی عہ اور ابوبکر عہ اور عمر عہ اور عثمان اور ابی اور ابن عباس او عمر بن عبدالعزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہا مدینہ اور ناصر اور ہادویہ اور مالک اور شافعی

مسئلہ نود و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگردوں ابو یوسف و محمد کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثوں کو یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق وغیرہ میں لکھا ہے مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْيَةِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ زَنٰى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْتَقِضْ عَهْدُهٗ ترجمہ یعنے جو ذمی جزیہ دینے والا جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا گالی دے نبی علیہ السلام کو یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو ان امور سے اسکا عہد نہیں ٹوٹتا اور رد المحتار شرح در المختار میں ہے وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا لَا يَنْقُضُ الْعَهْدُ

ف۱ یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۰۹ میں ہے
ف۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد سات کے صفحہ ۱۹۵ میں ہے ۱۲
ف۳ یہ عبارت ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۵۰۷ میں اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۹۲ میں اور کنز الدقائق مطبوعہ مطبع احمدی کے صفحہ ۱۹۰
ف۴ یہ عبارت رد المحتار شرح در المختار چھاپہ دہلی کے جلد سوم کے صفحہ ۴۰۷ میں ہے ۱۲

بِسَبٍّ وَّ لَا يُقْتَلُ الذِّمِّيُّ بِذٰلِكَ یعنے اور لیکن ابوحنیفہ اور اصحاب اسکے یعنے ابویوسف ومحمد پس کہتے ہین کہ نہین ٹوٹتا عہد ساتھہ گالی دینے (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے) اور نہ قتل کیا جاوے ذمی بسبب اس بات کے انتہے امام اعظم اور انکے شاگردون ابویوسف ومحمد نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان صریح دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ روایت ہو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت یہودیہ برا کہتی تہی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عیب وطعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا اسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خون اسکا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَخَذَ الْمِعْوَلَ فَجَعَلَهٗ فِيْ بَطْنِهَا وَاتَّكَا عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ روایت ہو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ تحقیق ایک اندہا کہ تہی اسکے پاس حرم گالی دیتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عیب وطعن کرتی تہی حضرت مین پہر منع کرتا تہا (وہ اندہا اس کو اس بات سے) پس باز نہ آتی تہی (وہ) پس جب ہوئی ایک رات لی (اس اندہے نے) ایک لکڑی سینخ لگی ہوئی پس کہا اسکو اسکے پیٹ مین اور تکیہ کیا اسپر (یعنے زور سے دبایا اسکو) پس قتل کیا اسکو پس پہونچی خبر اوسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا خبردار گواہ رہو تحقیق خون اسکا رائگان ہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے فائدہ کہا ابن حجر نے

[حاشیہ: ۱ یہ حدیث ابوداؤد و مجتبائی اول دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۲۴۲ مین ہے ۱۲ — ۲ یہ حدیث ابوداؤد و مجتبائی اول دہلی کے صفحہ ۲۴۲ مین اور بلوغ المرام کے باب قتال الجانی و قتال المرتد مین ہے]

بلوغ المرام مین کہ راوی اس حدیث کی معتبر ہین اور یہ دو نو حدیثین دلیل ہین اسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہے سباح الدم اور [۵۱] مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہی یہ دو نو حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا لائق قتل کے ہے ساتھ حد شرعی کے اور خون اسکا رائگان ہی یعنے اسکو قتل کرنا گناہ نہین پس اگر مسلمان ہے تو گالی دینی اسکی اسکا مرتد ہونا ہے اگر اسنے توبہ نہین کی ہی تو قتل کیا جاوے کہا ابن بطال اور ابن منذر نے کہ اجماع ہو چکا ہے اس بات پر کہ جو شخص گالی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہے قتل کر دینا اسکا اور حکایت کی گئی ہے یہی بات اوزاعی اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق سے اگر وہ توبہ نکرے تو اسکو قتل کرنا چاہیے اور اگر وہ ذمی ہی تو بھی قتل کیا جاوے انتہے اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن حنفی بھی چنانچہ [۵۲] فتح القدیر مین ہی کہ اگر ذمی جزیہ دینے والا از راہ تمرد و شرارت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو عہد ٹوٹ جاوے گا اور وہ قابل قتل کے ہے کیونکہ ذمی سے جزیہ حقیر سمجھکر لیا جاتا ہے اور جب وہ ہماری پیغمبر کو برا کہنے لگے تو گویا ہم اسے عاجز ہوئے انتہے

مسئلہ نود و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کی یہ ہے جو کہ [۵۳] چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل کرکے لکھا ہے اِنَّ مَا اَخَذَتْہُ الزَّانِیَۃُ اِنْ کَانَ بِعَقْدِ الْاِجَارَۃِ فَحَلَالٌ عِنْدَ الْاَعْظَمِ لِاَنَّ اَجْرَ الْمِثْلِ طَیِّبٌ وَاِنْ کَانَ السَّبَبُ حَرَامًا یعنے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی (بدلے زنا کرنے کے اگر لیا ہے مقرر کرکر یعنے جس طرح سے کہ کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کر لیتی ہین تو حلال ہی امام اعظم کے نزدیک اسلیے کہ تحقیق مزدوری یعنی مثل کی طیب ہے خواہ وہ سبب (کہ جسکی بدلے وہ مزدوری لیتی ہے حرام ہی ہے) انتہے اسی سبب سے امام اعظم

[۵۱] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد دوم کے صفحہ ۳۰۱ میں ہے

[۵۲] یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ ۳۷۶ میں ہے

[۵۳] یہ عبارت چلپی کی شرح وقایہ عربی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۰۹ کے حاشیہ میں ہے

اجارت کے بیان مین

علیہ الرحمۃ کی نزدیک جو شخص کہ خرچی دیکر کسی عورت سے زنا کرے اوسپر حد واجب نہین چنانچہ فتاوی قاضیخان اور کنز الدقائق مین لکھا ہے وَلَوِ اسْتَاجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا فَزَنٰى بِهَا لَا يُحَدُّ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ یعنے اور اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنے کے اسے پس اگر زنا کیا اس نے ساتھ اسکے نہ حد ماری جاوے اسکو بموجب قول ابو حنیفہ کے سوا امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث صحیح ابن حبان مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے خرچی زانیہ کی اور قیمت کتے کی اور کمائی پچھنی لگانے والے کی تیسری حدیث عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی زناکار عورت کی حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی حرام ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے چوتھی حدیث عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری

(حاشیہ)
۱ دیکھو جلد ثالث فتاوی قاضیخان مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۳۰۶ مین اور کنز الدقائق مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۶۰ مین
۲ دیکھو حدیث نہی عن ثمن الکلب بیع فصل مین سے (مشکوۃ)
۳ دیکھو جلد اول مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۱۷۰ مین
۴ دیکھو حدیث صحیح مسلم جلد اول مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۱۹ مین
۵ دیکھو جلد اول بخاری مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۲۹۸ مین

نے فائدہ مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مراد خبیث سی حرام ہونا ہے مول کتے کا اور خرچی
عورت زانیہ کی اسلیئے کہ کتا پلید ہے اور زنا حرام ہے اور بدلا دینا اسپر حرام ہے اور
زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی کہ خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اسپر
اجماع ہے اور امام نووی علیہ الرحمۃ نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مول کتے کا
اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اسپر اتفاق ہی تمام مسلمانون کا اور کہا ترمذی
نے اور اس باب مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور
ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر سے بہی روایتین آئی ہین انتہے اب رہا ایک مسئلہ تو کاہن
کی اجرت اور دوسرا سینگی کہینچنے والی کی کمائی کا سو بیان انکا بلاغ المبین کے دوسرے
جلد مین کیا گیا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھ لے۔

مسئلہ نود و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ
ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اَلْمُزَارَعَۃُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاطِلَۃٌ
یعنے کہا ابوحنیفہ نے کہ مزارعت ساتھہ تہائی اور چوتہائی کے باطل ہے فائدہ یعنے
اگر کوئی شخص اپنی زمین اس غرض سی کسیکو دیوی کہ وہ اس مین کہیتی کرے اور اس سے
اپنا حصہ مقرر کر لیوی تو جائز نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ
خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کہجور خیبر کے اور زمین

یہ عبارت مجمع البحار چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۰۳ مین ہے
یہ عبارت زرقانی چھاپہ مصر کے جلد ۳ کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے
یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۹ مین ہے
یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے
یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد چہارم کے صفحہ ۵ مین ہے اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۲۳ مین ہے اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۱۳ مین ہے اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۲۷۰ مین ہے اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۳۰ مین ہے
یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۵ مین ہے

اسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اس مین اپنے مالون سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُس کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے دوسری حدیث [۱] عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہے اسی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنے درخت اور زراعت خیبر کی یہو کو اس شرط پر کہ محنت کرین اس مین اور کھیتی کرین اسمین اور ہو یہود کے لیے آدھا اس چیز کا کہ نکلے اس سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** کہا نووی [۲] نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا ابن ابی لیلے اور ابو یوسف او ر محمد اور باقی کے کوفیون اور فقہا محدثین اور احمد اور ابن خزیمہ اور ابن شریح اور دوسرون نے کہ کسی سے حصہ مقرر کر کر خواہ کوئی کسیکو فقط درخت دیدیے خواہ فقط زمین ہی دیدی خواہ درخت بہی اور زمین بہی یعنے دونو چیزین دیدین جائز ہے اسلیے کہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہے اور یہی بہتر ہے اور اسکے جواز کے باب مین ابن خزیمہ نے ایک کتاب طیار کی ہے اور جو حدیثین کہ اسکے منع کے باب مین مروی ہین ان کا جواب اس نے اسمین دیدیا ہے

مسئلہ نود و ہفتم

اور ایک یہ مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے [۳] اِذَا حَلَفَ الْکَافِرُ ثُمَّ حَنِثَ فِیْ حَالِ کُفْرِہٖ اَوْ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ یعنے جب کافر قسم کہا کر خواہ حالت کفر مین توڑ دے خواہ اسلام لا کر توڑ دے وفا کرنا اسکا اس پر لازم نہین **فائدہ** کہا طیبی نے نہین صحیح ہے نذر اسکی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث [۴] عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ

[۱] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کا رفعہ کے صہ ۳۱۲ مین ہے۔

[۲] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوسرے کے صہ ۱۴ اور ۱۵ کی شرح مین ہے

[۳] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد دوسرے کے صہ ۲۵۴ مین اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صہ ۱۵۱ مین اور کنز الدقائق چھاپہ دہلی کے صہ ۱۵۲ کلان مین اور فتاوے عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد دوسرے کے صہ ۹۰ مین ہے۔

[۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاعتکاف کے فصل دوسری مین ہے۔

اللہُ تعالیٰ عَنہُمَا اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنتُ نَذَرتُ فِی الجَاہِلِیَّۃِ اَن اَعتَکِفَ لَیلَۃً فِی المَسجِدِ الحَرَامِ قَالَ وَاَوفِ بِنَذرِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ حضرت عمر نے پوچھا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مینے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرون گا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

دوسری حدیث عَن ثَابِتِ بنِ الضَّحَّاکِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلیٰ عَہدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَن یَنحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَاَتیٰ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ ہَل کَانَ فِیہَا وَثَنٌ یُعبَدُ قَالَ لَا قَالَ فَہَل کَانَ فِیہَا عِیدٌ مِن اَعیَادِہِم فَقَالَ لَا فَقَالَ اَوفِ نَذرَکَ فَاِنَّہٗ لَا وَفَاءَ لِنَذرٍ فِی مَعصِیَۃِ اللہِ وَلَا فِی قَطِیعَۃِ رَحِمٍ وَلَا فِیمَا لَا یَملِکُ ابنُ اٰدَمَ رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ وَالطَّبَرَانِیُّ وَہُوَ صَحِیحُ الاِسنَادِ وَلَہٗ شَاہِدٌ مِن حَدِیثِ کَردَمٍ عِندَ اَحمَدَ **ترجمہ** روایت ہی ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نذر کی ایک مرد نے عہد مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قربانی کرے اونٹ بوانہ مین پھر آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا ان سے فرمایا کیا ہے اس مین بت کہ پوجا جاتا ہے بولا نہین فرمایا پھر کیا ہوتا ہے اس مین میلا میلون مین سے کافرون کے سو بولا نہین پھر فرمایا پوری کر نذر اپنی سو بیشک پوری نکرنی چاہیے نذر گناہ مین اللہ تعالیٰ کے اور نہ کاٹنے مین صلہ رحم کے اور نہ اس کام مین کہ نہین اختیار رکھتا ہی آدمی روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور طبرانی نے اور وہ صحیح الاسناد ہے اور اسکا شاہد ہے حدیث سے کردم کے نزدیک احمد کے

تیسری حدیث عَن مَیمُونَۃَ بِنتِ کَردَمٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا اَنَّ اَبَاہَا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللہِ اِنِّی نَذَرتُ اَن اَنحَرَ بِبُوَانَۃَ فَقَالَ اَبِہَا وَثَنٌ اَو طَاغِیَۃٌ قَالَ لَا قَالَ اَوفِ بِنَذرِکَ رَوَاہُ

اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرِجَالُ اِسْنَادِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحِ ترجمہ روایت ہی میمون بنت
کردم رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ تحقیق اسکے باپ نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق نذر مانی تھی مینے یہ کہ ذبح کرون مین بوانہ مین پس فرمایا
کیا اس مین ہے بت یا طاغیہ کہا نہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کر نذر
اپنی روایت کیا اس حدیث کو احمد او رابن ماجہ نے اور راوی اسکی اسناد کی صحیح مین

مسئلہ نود و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ نَحَرَ نَاقَةً اَوْ ذَبَحَ
بَقَرَةً فَوَجَدَ فِيْ بَطْنِهَا جَنِيْنًا مَيِّتًا لَمْ يُؤْكَلْ اَشْعَرَ اَوْ لَمْ يُشْعِرْ یعنے جو شخص اونٹنی
یا گائے کو ذبح کرے اور اسکے پیٹ مین سے مرا ہوا بچا نکلے تو نہ کھاوے خواہ اسکے بال
ہون خواہ نہ ہون اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگردون زفر اور حسن بن زیاد کا ہی
سو امام اعظم اور انکے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ترجمہ روایت ہے ابی
سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا پیٹ
کے بچے کا ذبح کرنا اسکی مان کا ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے اور صحیح کہا اس کو
ابن حبان نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو
ابن حبان نے اور ابن دقیق العید نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور کہا حاکم نے اس
باب مین حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی ایوب اور براء اور ابن عمر او رابن عباس اور کعب
بن مالک سے بھی روایتین آئی ہین اور زیادہ کیا تلخیص مین (یعنے ابن حجر نے) کہ جابر اور

ذبیحہ کے بیان مین

۶ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ لکھنؤ کے جلد چوتھی کے صفحہ ۲۰۰ مین اور شرح وقایہ چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۳۳۴ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۳۳۲ مین اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۵۳ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۱ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ لکھنؤ کے جلد چوتھی کے صفحہ ۳۳۱ و ۳۳۲ مین ہے

۷ عبارت بلوغ المرام کے باب الصید والذبائح مین ہے

۱۲ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد آٹھوین کے صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷ مین ہے

ابی امامہ اور ابی الدرداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایتین ہین اور حسن طریقہ کے ساتھ احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہو اس مین کوئی بھی ضعیف راوی نہین ہے اور ذبح کرنا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اسکی مان کا ہے یہ مذہب ہے ثوری اور شافعی کا اور حسن بن زیاد اور ابو یوسف اور محمد ابو حنیفہ کے شاگردون کا یہی مذہب ہے مالک کا لیکن انکے نزدیک شرط یہ ہو کہ اگر بچے کے بال نکلے ہوئے ہین تو حلال ہے ورنہ نہین اور دلیل مالک کی یہ حدیث ہو جو کہ موطا[1] امام مالک مین روایت ہو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تھے کہتے عبد اللہ بن عمر جب ذبح کی جاے اونٹنی تو اسکے پیٹ کے بچے کی بھی ذکات ہو جائیگی بشرطیکہ اس بچے کے تمام اعضا پوری ہو گئے ہون اور بال نکل آئے ہون اور موطا[2] امام مالک مین روایت ہو سعید بن المسیب سے کہ تھے کہتے سعید بن المسیب کہ ذکاۃ پیٹ کے بچہ کی اوسکی مان کی زکوۃ سے ہو جاویگی جب وہ بچہ پورا ہو گیا ہو اور بال نکل آئے ہون سو جواب ان دونون حدیثون کا یہ ہے کہ یہ دونون صحابہ کے قول ہین مرفوع حدیثین نہین ہین اور قول صحابہ کا مقابلے مین حدیث مرفوع کے لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنے کے نہین ہوتا اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین اس کتاب مین ہو گزرا

مسئلہ نود و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے[3] یُکْرَہُ لَحْمُ الْفَرَسِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ یعنے مکروہ ہے گوشت گھوڑے کا امام اعظم کے نزدیک اور وہی قول ہے مالک کا سوا امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے از دو حدیثون کا پہلی حدیث[4] عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ

[1] یہ حدیث موطا امام مالک مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۹۲ مین ہے
[2] یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ ایضا کے صفحہ ایضا مین ہے
[3] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد چہارم کے صفحہ ۴۰۲ مین اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۳۲ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۳۴۳ مین اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد پنجم کے صفحہ ۲۰۱ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پنجم کے صفحہ ۱۱۱ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۰۴ مین ہے
[4] یہ حدیث مشکوۃ کے باب ما یحل اکلہ وما یحرم کے پہلی فصل مین ہے

الخَیلِ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ **ترجمہ** روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا دن خیبر کے کہانے گوشت گدہون گہر کے پلے ہوؤن کے سے اور اذن فرمایا
بیچ کہانے گوشت گہوڑون کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری**
حدیث **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلیٰ عَھْدِ
رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَکَلْنَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ **ترجمہ** روایت ہی اسماء
بیٹی ابی بکر رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا ذبح کیا ہمنے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے گہوڑا پس کہایا ہمنے اسکو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف**
کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب شافعی اور جمہور سلف و خلف کا یہی ہے کہ
گوشت گہوڑیکا مباح ہے مکروہ نہین اور اسی بات کے قائل ہین عبداللہ بن زبیر
اور فضالہ بن عبید اور انس بن مالک اور اسماء بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور
علقمہ اور اسود اور عطا اور شریح اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور
حماد بن سلیمان اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور داؤد اور جمہور محدثین
وغیرہ اور مکروہ جانا ہے اسکو ایک طائفہ نے کہ ان مین سے ہین ابن عباس اور حکم اور
مالک اور ابو حنیفہ اور کہا ابو حنیفہ نے کہانا اسکا حرام نہین لیکن جو کہاوے وہ گنہگار
ہے انتہے ابو حنیفہ کے نزدیک گہوڑیکا گوشت کہانا جو مکروہ ہے اسکے سبب ہین انکے
مقلد یہ دلائل پیش کرتے ہین **پہلی** دلیل فرمایا اللہ تعالی نے وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَ
وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَزِیْنَۃً یعنے اور گہوڑے بنائے اور خچرین اور گدہے کہ انپر سوار ہوؤ
اور زینت سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ اس آیت مین تو اللہ تعالی نے یہی فرمایا ہے کہ گہوڑا
سوار ہونے اور زینت کے لیے بنایا گیا ہی یہ نہین فرمایا کہ اسکا کہانا بہی مکروہ ہے اور
اگر کہانا اس کا مکروہ ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خلاف قرآن اسکے کہانے کا
لوگون کو کبہی ارشاد نہ فرماتے **دوسری** دلیل ابوداؤد اور نسائی مین

روایت ہی خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے گوشت گہوڑے کے سے اور خچرون کے سے اور گدہون کے سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت کیونکہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم[1] مین کہ اتفاق کیا ہے علما حدیث کا اماموں وغیرہم نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا بعضون نی کہ یہ منسوخ ہے روایت کیا دارقطنی اور بیہقی نے موسی بن ہارون حمال حافظ سی کہا اُس نے یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ اس حدیث کی اسناد مین جو صالح بن یحیےٰ ہے وہ بہی اور اسکا باپ بہی پہچانا نہین جاتا اور کہا بخاری نے اس حدیث مین نظر ہے اور کہا بیہقی نے اسناد اسکی مضطرب ہی اور کہا خطابی نے (بہی) کہ اسکی اسناد مین نظر ہے اور صالح بن یحیےٰ کا سماع اپنے باپ سے اور اس کا اپنے داد اسے پہچانا نہین جاتا ہے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث منسوخ ہے اور کہا نسائی نے حدیث گہوڑے کا گوشت (مباح ہونے) کی بہت صحیح ہے اور حدیث خالد کی (یعنے گہوڑیکا گوشت منع ہونے کی اگر صحیح بہی ہو تو بہی اسکے منسوخ ہونے کا شبہ پڑتا ہے انتہی اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب[2] مین کہ صالح بن یحیےٰ بن مقدام بن معدیکرب کندی شامی (یعنے جو کہ گہوڑیکا گوشت منع ہونے کی حدیث کے راویون مین سے ہی) لین ہے چہٹے طبقے مین سی۔

مسئلہ صدم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے[3] یکرہ اکل الطافی منہ یعنے جو مچہلی کہ خود بخود مر کر الٹی ہو جاوے کہانا اسکا مکروہ ہی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن

[1] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۵۰ مین
[2] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۱۳ مین ہے
[3] یہ عبارت ہدایہ ترجمہ فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد چوتہے کے صفحہ ۲۵ مین اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۳۲ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۳۳۲ مین اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۹۵ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۱۰ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد چوتہی کے صفحہ ۳۲۳ مین ہے[4] حدیث بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے

اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مین دریا کے پاک کرنے والا ہے پانی اس کا اور حلال ہے مردہ اس کا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے اور لفظ اسیکا ہی اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ترمذی نے روایت کیا اسکو مالک اور شافعی اور احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین صحیح کہا اس حدیث کو ابن منذر اور ابن منده اور بغوی نے اور کہا بغوی نے اتفاق کیا گیا ہے اس کی صحت پر اور کہا ابن اثیر نے شرح مسند مین کہ یہ حدیث صحیح مشہور ہے روایت کیا ہے اسکو اماموں نے اپنی کتابون مین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے اور مرد اسکے معتبر ہین اور کہا ابن ملقن نے البدر المنیر مین کہ یہ حدیث صحیح بزرگ ہے اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ مردہ دریا کا خواہ خود بخود مر جاوے خواہ شکار کیا جاوے یکسان ہی لیکن کہا حنفیہ نے اور ہادی اور قاسم اور امام یحیے نے اور مؤید باللہ نے ایک قول مین کہ جب تک اسکو کوئی آدمی نہ مارے و یا پانی اسکو نہ پھینکدے و یا اسکو پانی چھوڑ کر نہ چلا جاوے تب تک حلال نہین اور جو مچھلی خود بخود مر جاوے و یا اسکو کوئی حیوان مار ڈالے وہ حلال نہین ہے اور دلیل انکی اس باب مین یہ دو حدیثین ہین **پہلی حدیث** ابوداؤد کی مین روایت ہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کہ پھینک دے اسکو دریا یا جسکو پانی چھوڑ کر چلا جاوے پس کھاؤ اسکو اور جو کہ مرے اس مین اور تیرے پس مت کھاؤ اسکو سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی

نے نیل الاوطار[١٧١] مین کہ اس حدیث کے راویون مین یحییے بن سلیم راوی جو ہے وہ سچا تو ہے لیکن حافظہ اُسکا برا ہے اور کہا نسائی نے نہین ہے قوی اور کہا یعقوب نے جب وہ حدیث بیان کرے اپنی کتاب سے تو حدیث اُسکی حسن ہے اور جب وہ حدیث بیان کرے حفظ پس حدیث اُسکی ٹھیک بھی سمجھی جاویگی اور انکار بھی کیا جاویگا اور کہا ابو حاتم نے وہ نہ تھا حافظ اور کہا ابن حبان نے کہ معتبرون مین تو تھا لیکن خطا کرتا تھا اور حرص کرتا تھا حدیث کے مرفوع کرنے پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ حدیث مرفوع تو نہین لیکن موقوف صحیح ہے اور معارض ہے اسکے قول ابو بکر وغیرہ صحابہ کا یعنے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے اور تقریب التہذیب مین لکھا ہے کہ یحییے بن سلیم طائفی نزیل مکہ سچا ہے بری حفظ والا نانوین طبقے مین سے انتہے دوسری حدیث دارقطنی[١٧٢] نے روایت کی ہے ابی احمد زبیری سے اسنے ثوری سے مرفوعاً بھی اسی مضمون کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[١٧٣] مین کہ کہا دارقطنی نے مخالف ہوا ہے اسکے وکیع وغیرہ پس موقوف کیا ان سب نے اس حدیث کو ثوری پر اور صواب بھی ہے انتہے یعنی ٹھیک بات یہی ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہین موقوف ہی ہے اور روایت موقوف مقابلہ مین حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار ولائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا ۔

تیرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ امام اعظم کے پاس حدیث کی کتابون کی کئی صندوق تہے اور امام اعظم نے سوا جماعت صحابہ کے تین سو تابعین مشائخ سے سماع حدیث کی ہے اور انکی مسند کی روایت پانچ سو آدمیون نے ان سے کی ہے اور سب امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی مین اس بات کو شیخ عبد الحق حنفی دہلوی نے شرح سفر السعادت[١٧٤] مین نقل کیا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تو شیخ عبد الحق وغیرہ حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو بجز بعض متعصب امام اعظم کے مقلدون

[١٧١] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ساتوین کے صفحہ ١٢٤ اور صفحہ ٢٢٣ مین ہے
[١٧٢] یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ٢٧٦ مین ہے
[١٧٣] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ساتوین کے صفحہ ١٢٣ و صفحہ ٢٢٤ مین ہے
[١٧٤] یہ مضمون شرح سفر السعادت چھاپہ نولکشور ١٩١٥ کے صفحہ ٢٢ مین ہے

کے کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ بعض
حق گو حنفیہ بہی ایسی باتون کے قائل نہین جو اپنے حنفی بہائیون کی ایجاد انکو سمجہتے ہین
دیکہو صحابہ سے امام اعظم کا سماع ثابت ہونے سے علمار محققین نے انکار کر دیا ہے اور اسکا رد لکہہ
دیا ہے چنانچہ کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح نخبۃ الفکر مین عن السخاوی ان المعتمد
انہ لا روایۃ للامام عن احد من الصحابۃ لصغرہ فی زمن ادراکہ ایاہم
یعنے روایت ہے سخاوی سے کہ لائق اعتماد کے یہ بات ہے کہ امام ابوحنیفہ کو کسی صحابہ سے انکو
زمانے صحابہ مین صغر سن ہونے کے سبب روایت نہین ہے اور کہا امام نووی شارح صحیح
مسلم نے تہذیب الاسمار مین قال الشیخ ابو اسحاق فی الطبقات ہو النعمان
ابن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلبۃ ولد سنۃ ثمانین من
الہجرۃ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ وہو ابن سبعین سنۃ
اخذ الفقہ من حماد بن ابی سلیمان وکان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ
انس بن مالک وعبد اللہ بن ابی اوفی وسہل بن سعد وابو الطفیل
ولم یاخذ عن احد منہم ترجمہ یعنے کہا شیخ ابو اسحاق نے طبقات مین کہ وہ
نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلب کے ہین سنہ اسی ہجری مین
پیدا ہوئے اور بغداد مین سنہ ایک سو پچاس مین فوت ہوئے اور انکی عمر ستر برس کی
تہی سیکہا علم فقہ کا حماد بن ابی سلیمان سے اور انکے زمانے مین چار صحاب موجود تہے
انس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفے اور سہل بن سعد اور ابو الطفیل ولیکن ابوحنیفہ
نے ان مین سے کسی سے بہی کچہ نہین لیا اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ موضوعات مین
وکان فی ایام ابی حنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک بالبصرۃ و
عبد اللہ بن ابی اوفی بالکوفۃ وسہل بن سعد الساعدی بالمدینۃ وابو
الطفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ ولم یلق واحدا منہم ولا اخذ عنہ واصحابہ

يَقُولُونَ اِنَّهٗ لَقِيَ جَمَاعَةً مِّنَ الصَّحَابَةِ وَرَوٰى عَنْهُمْ وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَ اَهْلِ النَّقْلِ ترجمہ یعنے ابوحنیفہ کے زمانہ مین چار صحابی موجود تھے انس بن مالک بصرہ مین اور عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین اور ابوطفیل عامر بن واثلہ مکہ مین لیکن ملاقات ابوحنیفہ کی ان مین سے ایک سے بھی ثابت نہین اور نہ ان سے اونہون نے کچھ لیا ہے اور جو ابوحنیفہ کے اصحاب کہتے ہین کہ انہون نے ایک جماعت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی انہون نے کی ہے سو یہ بات ائمہ نقل کے نزدیک ثبوت کو نہین پہونچی اسیطرح لکھا ہے قاضی علامہ شمس الدین ابن خلکان نے **وفیات الاعیان** مین بھی اور حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام اعظم کو چھٹے طبقے مین شمار کیا ہے چنانچہ **تقریب التہذیب** مین لکھا ہے اَلنُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ الْكُوْفِيُّ اَبُوْحَنِيْفَةَ الْاِمَامُ يُقَالُ اَصْلُهٗ مِنْ فَارِسٍ وَيُقَالُ مَوْلٰى بَنِيْ تَيْمٍ فَقِيْهٌ مَشْهُوْرٌ مِّنَ السَّادِسَةِ یعنے نعمان بیٹا ثابت کوفی کا رہنے والا امام ابوحنیفہ کوئی کہتا ہے کہ یہ اصل مین فارسی ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہین یہ فقیہ مشہور ہین چھٹے طبقے سے اور چھٹا طبقہ ان لوگون کا ہے جنکو کسی صحابی سے ملاقات نہین ہوئی چنانچہ خود ابن حجر مقدمہ کتاب مذکور مین فرماتے ہین اَلسَّادِسَةُ طَبَقَةٌ عَاصَرُوا الْخَامِسَةَ لٰكِنْ لَّمْ يَثْبُتْ لَهُمْ لِقَاءُ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ كَابْنِ جُرَيْجٍ یعنے طبقہ چھٹا پانچوین طبقے کا ہم عصر ہے لیکن کسی صحابہ سے ملاقات کرنی چھٹے طبقے کی لوگون کی ثابت نہین مثل ابن جریج کے انتہے اب اگر کوئی کہے کہ ملاقات کرنی امام ابوحنیفہ کی صحابہ مذکورین سے بروایت اعلام الاخبار اور طحاوی وغیرہ کے ثابت ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس باب مین جتنی روایتین حنفیہ لائے ہین سب واہیات اور ٹرٹلیات اور موضوع ہین صحیح ایک بھی نہین اور بیان انکا معیار الحق مین مفصل موجود ہے جسکو تحقیق منظور ہو وہان سے دیکھ لے اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ امام اعظم نے تین سو تابعین مشائخ سے سماع حدیث

کی گی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی ہین سواس بات کو محمد سید
صدیق حسن خانصاحب جو آجکل باعث کثرت تصانیف وتالیف پہلو علماؤن پر بھی سبقت
لے گئے ہین اپنی کتاب اتحاف النبلا مین ردکرتے ہین اور فرماتے ہین ولهذا جمعے از
اہلحدیث گفتہ اند کہ بضاعت وی درحدیث مزجاۃ است (یعنے قلیل) وآنکہ گفتہ اند کہ مشائخ
وی بچہار ہزار کس میرسند محتاج سند است واز ہمین مبالغہا ست کہ خطیب وابن
جوزی وغیرہما بروی طعن کردہ اند وابونعیم درحلیہ ذکر او ننمودہ انتہی اور یہ جو شیخ عبدالحق
نے لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس حدیث شریف کی کتابون کے کئی صندوق تھے یہ بھی
سب جھوٹ اور بناوٹ ہے بھلا اگر امام اعظم کے پاس حدیث کی کتابون کے صندوق
ہوتے تو کیا انکے مقلدون مین سے کسی کے پاس نہ پہونچتین کیا ان کو کیڑا کھا گیا یا دریا برد
ہوگئین ویا ہمراہ امام قشیری کے صندوق کو دریا مین ڈالکر خواجہ خضر کے پاس رکھی
گئین تا کہ جسوقت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب نزول فرمائین تو انکو دستور العمل
بنائین جسکا قصہ طحاوی نے شرح درالمختار مین بعض جہلا حنفیہ سے نقل کیا ہے اور اسکو
بوجوہ عدیدہ باطل کیا گیا ہے اور اسکی ابتدا مین کہا ہے وَالَّذِي يَنْبَغِي لِلطَّائِفَةِ
الْحَنَفِيَّةِ اَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ الْمُوْهِمَةِ فَاِنَّهَا مُوْجِبَةٌ لِلتَّكَلُّمِ فِيْهِمْ بَلْ
اِنَّ بَعْضَ الْحُمَقَاءِ يَسُبُّوْنَ الْاِمَامَ وَيَنْفُوْنَ عَنْهُ الْاِجْتِهَادَ یعنے طائفہ حنفیہ کو لائق
ہے کہ ایسے الفاظ وہم انداز نہ بولین کیونکہ لوگون کے برا کہنے کا سبب ہوتے ہین بلکہ
بعض احمق امام کو گالیان دینگے اور ان کے اجتہاد کو ٹھائین گے اور طحطاوی
مین لکھا ہے اِنَّ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ الْجَهَلَةِ لِفَرْطِ تَعَصُّبِهِمْ وَعِنَادِهِمْ لَيْسَ مَطْمَحُ نَظَرِهِمْ
اِلَّا تَفْضِيْلَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَوْ بِمَا لَا اَصْلَ لَهٗ وَلَوْ بِمَا يُؤَدِّيْ اِلَى
الْكُفْرِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ عِلْمٌ بِفَضَائِلِهِ الْجَمِيْلَةِ الَّتِيْ اُلِّفَتْ فِيْهَا الْكُتُبُ فَيَرْضَوْنَ
بِالْاَكَاذِيْبِ وَالْاِفْتِرَاءَاتِ الَّتِيْ لَا يَرْضَى اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهٗ وَلَا اَبُوْحَنِيْفَةَ نَفْسُهٗ

ولو سمعها ابوحنیفۃ لافتی بکفر قائلھا ترجمہ یعنے بیشک ان جاہلون جیسی اپنے بہت
تعصب اور عناد کے سبب (بجز اسکے کہ ابوحنیفہ کو اور ان پر بزرگی دین) کہین نظر نہین
رکہتے مگر ابوحنیفہ کو بزرگی دینے کی طرف اگرچہ ایسی حدیث سے ہو جسکے لیے کچہ اصل نہین اور اگرچہ
وہ تفضیل کفر کی طرف انکو پہونچا دے انکو ابوحنیفہ کے ان فضائل کا حکم نہین جن
مین کتابین تصنیف ہوچکی ہین اور وہ جہوٹ اور افترا ایسے خوش ہوتے ہین جسکو
خدا اور رسول پسند نہین کرتے اور نہ ابوحنیفہ پسند بلکہ ابوحنیفہ اگر ان باتون کو سنتے
تو ان کے قائل پر کفر کا فتادی لگاتے غرض کہ امام اعظم کے کئی صندوق کتابون کے
تو ایک طرف رہی اگر حدیث کی ایک کتاب بہی انکی جمع کی ہوئی ہوتی تو اسکا اثر ہدایہ
اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین ضرور پایا جاتا خصوصا طحاوی اور عینی
اور ابن ہمام تو ضرور ہی اس سے نقل لاتے بلکہ ان کی ذات سے تو یہ بہی امید تہی کہ اسکی
مقابلے مین بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ کتابون کی صحیح صحیح حدیثین جو کہ اسوقت
مین بہی موجود ہین سب کو رد کردیتے اور کسی کو بہی نہ مانتے۔ لیکن اللہ کا بڑا شکر کہ انکی
جمع کی ہوئی نہ چہوٹی نہ بڑی کوئی کتاب بہی حدیث کی نہین لیکن باوجود اس بات کے
بہی حنفیہ یہی کہے جاتے ہین کہ جن کتابون کی حدیثین ہماری مذہب کی دلیل ہین وہ کتابین
عرب مین موجود ہین چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکہا ہی
کہ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور ست باید انداخت تا حقیقت حال منکشف گردد
و مواہب الرحمن کتابے ست درین مذہب شارح او التزام کردہ کہ دلیل از آیت قرآن و احادیث
صحیحین بیارد۔ سویہ بہی شیخ صاحب وغیرہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مقلدون کی خانہ ساز
بات ہے۔ کتاب برہان شرح مواہب الرحمن لاہور مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
کے پاس موجود ہے اور وہ اپنے ضمیمہ کے نمبر مذکور مین لکہتے ہین کہ اس مین عینی اور فتح
القدیر بلکہ اسکے شاگرد حلبی سے بڑہکر کوئی بات بہی نہین غرضکہ اب انکا کوئی حیلہ

بہی حدیث پر عمل کرنے مین پیش نہین جا سکتا اور اتباع سنت کی نسبت کوی عذر معقول خیال مین نہین آسکتا لیکن بعہذا یہ خام خیال ابتک بہی ایک گمان پر خیالی پلاؤ پکائے ہی جاتے ہین اور عذر بدتر از گناہ پیش لائے ہی جاتے ہین حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَاِنَّ الظَّنَّ لَایُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنے اور تحقیق گمان نہین کفایت کرتا حق سے کچہہ

حسن ظن سے بغیر تحقیقات
وہم سے جابجا دکہاتے ہین
دین کی تحقیق مین مگر بالکل
ہے تمہاری امام کے نزدیک
عکس اسکے جو ہو حدیث نبی
ہمکو قول رسول سے کیا کام
یہ ہے دین انکا اور یہ اسلام
ہو کہا ہمنے گر خلاف نبی
پر اسیران ربقۂ تقلید
چلتے اسپر بہی یہ نہین ناکام
لیک معلوم ہمکو اب یہہ ہوا
ہوتے ان سے اگر نہ یہ بیزار
اور نہ تقلید انکی کرتے کبہی
شیفتہ جسپہ ہین یہ سودائی

مانتے ہین نہین کسی کی بات
کہ مبادا کہین یہ ہو کہوٹا
ہوئے انکے چراغ عقل کے گل
پہر نہ پوچہین کسی سے یہ نادان
چہوڑ دین اسکو یہ سفیہ و غبی
ہم مقلد ہین ہمکو ہے انکار
یہ عقیدہ ہے انکا اور یہ کلام
مطلقا کیجو تم نہ اسپہ عمل
ہینگے نادان ایسے بیفہمید
ہم سمجہتے تہے ہین جو تقلیدی
ہین یہ منکر امام سے بہی سدا
تہے مقلد یہ جن کے کہلاتے
دیکہے ہے جسمین ہے خلاف نبی
نفس و شیطان کے دام مین یہ لوگ

ایک روپیہ کہین جو پاتے ہین
تو سراسر پڑی ہمین ٹوٹا
کوئی کہدے کہ مسئلہ یہ ٹہیک
لین وہی مان دلمین ہو شادان
اور کہین ہم نہ مجتہد نہ امام
ہے کفایت امام کی گفتار
کہہ گئے ہین یہ خود امام سبہی
جان لیجو کہ ہے وہ ایک زٹل
کہہ گئے ہین مانہین جو انکو امام
ہین فقط منکر حدیث نبی
ہے دلیل اسکی سن لے ای دیندار
انکا کہنا سر آنکہہ پر رکہتے
کس نے تقلید ایسی بتلائے
آگئی ہین اسیکا ہے یہ روگ

چودہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جو مرتبہ امام اعظم کا ہے ائمہ مین سے اور کسیکا بہی نہین ہے اسلیے کہ امام اعظم کی فضیلت مین انکا نام

لیکر صریح چار حدیثین اُنکی مین پہلی حدیث یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنے ہوگا بیچ امت میری کے ایک مرد کہا جائیگا واسطے اسکے ابوحنیفہ اور وہ چراغ ہے امت میری کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے کہا امام شوکانی نے فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین کہ یہ حدیث موضوع ہے اسلیے کہ بیچ اسناد اسحدیث کے ایک تو مامون بن احمد سلمی ہے اور دوسرا احمد بن عبداللہ جوئباری ہے اور یہ دو شخص حدیثون کے بنانیوالے ہین اور بنایا ہے اسکو ان دونو مین سے ایک نے اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے مجمع البحار مین کہ کہا صغانی نے (حدیث) سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ مَوْضُوْعٌ یعنے ابوحنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع ہے یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی حدیث ہے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے موضوعات کبیر مین (حدیث) اَبُوْحَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ یعنے ابوحنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع حدیث ہے اور اسپر محدثین کا اتفاق ہے اور کہا شیخ عبدالحق حنفی نے تحصیل التعرف مین وَقَدْ یُرْوٰی اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِہٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ بِوَضْعِھَا وَاَشْھَرُھَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ وَسَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ترجمہ یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابوحنیفہ کی بزرگی مین حکم کیا ہے محدثین نے ساتھ موضوع ہونے انکے کے اور بہت مشہور ہونا انکا ابوحنیفہ چراغ ہے میری امت کا اور ہوگا میری امت مین ایک مرد کہ کہا جائیگا واسطے اسکے ابوحنیفہ کہ وہ چراغ ہے میری امت کا قیامت کو دن تک اور نیز شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ در تنزیہ الشریعۃ از انس مے آرد یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ اَضَرُّ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنْ اِبْلِیْسَ ٭ وَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ وگفتہ کہ جوزقانی این حدیث را

ازانش آوردہ ودر اسنادوی احمد جویباری است وراوی وے ماموں سلمی ویکے
ازین دو وضع کردہ این حدیث را عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ مَا یَسْتَحِقُّہٗ یعنے جس جنیر کا جو مستحق
ہے اللہ اسکو ویسا ہی کرے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے زین الحلم شرح عین العلم
مین نُورِدَ مِنْ طُرُقٍ لٰکِنَّھَا کُلُّھَا وَاھِیَۃٌ اَبُوْحَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ حَدِیْثٌ
مَوْضُوْعٌ کَمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ وَغَیْرُہٗ یعنے ابوحنیفہ چراغ ہے میری امت کا جو کہ وارد
ہوا ہے بہت طریقوں سے لیکن وہ سب کے سب اہی ہین اور یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ
کہا ہے صغانی وغیرہ نے دوسری حدیث سَیَاْتِیْ بَعْدِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ النُّعْمَانُ بْنُ
ثَابِتٍ الْکُوْفِیُّ وَیُکَنّٰی بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ لِیُحْیِیَنَّ دِیْنَ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ عَلٰی یَدِہٖ یعنے
آویگا میرے پیچھے ایک مرد کہا جائیگا واسطے اسکے نعمان بن ثابت رہنے والا کوفے
کا اور کنیت کیا گیا ساتھ ابوحنیفہ کے تاکہ بہتر ای کرے اللہ کے دین کی اور میری
سنت کی اوپر ہاتھ اپنے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی جھوٹی بناوٹی دل
سے گھڑی ہوئی ہے کہا نورالدین علی نے کتاب مختصر تنزیہ الشریعۃ
المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ مین کہ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے انس
کی حدیث کا طریق ابان سے روایت کی اس سے ابوالعلی بن مہاجر مجہول نے اور روایت
کی اس سے محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی متروک نے اور پایا اُس نے طریق جویباری
سے اور کافی ہے تجھکو (اس حدیث کے موضوع ہونے کی دلیل) اسکا جھوٹا ہونا
اور کہا شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین کہ یہ حدیث بھی اِسی قسم
کی یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ حدیث سراج امتی ہے جو کہ اوپر
مذکور ہوئی تیسری حدیث یَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَ
بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَالٌ یُحْیِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی یَدِہٖ سُنَّتِیْ یعنے نکلیگا میری امت مین
ایک مرد کہا جائیگا واسطے اس کے ابوحنیفہ اور ہوگا درمیان مونڈھوں اسکے کی

ایک خال زندہ کرے گا اللہ تعالی اور یہ ہاتہ اسکے کے میری سنت کو جو تہی (حدیث)
حضرت علی سے روایت ہے اَلَآ اُنَبِّئُکُمْ بِرَجُلٍ مِّنْ کُوْفَتِکُمْ هٰذِهٖ یُکْنٰی بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ
قَدْ مُلِیَ قَلْبُهٗ عِلْمًا وَّحِکَمًا وَسَیَهْلِكُ بِهٖ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبُ
عَلَیْهِمُ التَّنَافُرُ یُقَالُ لَهُمُ الْبَنَانِیَةُ کَمَا هَلَکَتِ الرَّفَضَةُ بِاَبِیْ
بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ترجمہ یعنے کیا نہ خبر دون مین تجہہ کو
حال ایک شخص تمہارے کوفے کے رہنے والے کے سے کہ یہ ہے کنیت کیا جائیگا
ساتہہ ابی حنیفہ کے تحقیق بہرا جائیگا اس کا دل علم اور حکمتون سے اور قریب
ہے کہ ہلاک ہوگی قوم بہ سبب اسکی بیچ آخر زمانے کے کہ ہوگی ان کو ابو حنیفہ
سے بہت نفرت کہا جائیگا واسطے انکے بنانیہ (ہلاک ہونگے وہ) جیسے کہ ہلاک
ہوئے رفضی ساتہہ ابو بکر رض اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سو جواب ان دونون
حدیثون کا یہ ہے کہ یہی موضوع ہین اسلیے کہ کہا شیخ عبد الحق نے تحصیل
التعرف مین وَقَدْ یُرْوٰی اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِهٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ
بِوَضْعِهَا یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی
بزرگی مین حکم کیا ہے محدثین نے ساتہہ موضوع ہونے ان کے کے یعنے امام
ابو حنیفہ کے بزرگی مین جتنی حدیثین آئی ہین محدثین کے نزدیک سب موضوع
ہین کوی بہی صحیح نہین اور کہا ملا علی قاری حنفی نے موضوعات کبیر
مین وَمِنْ ذٰلِكَ مَا وَضَعَهُ الْکَذَّابُوْنَ فِیْ مَنَاقِبِ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَالشَّافِعِیِّ
عَلَی التَّنْصِیْصِ عَلٰی اِسْمَیْهِمَا وَکَذَا مَا وَضَعَهُ الْکَذَّابُوْنَ اَیْضًا فِیْ
ذَمِّهِمَا ترجمہ یعنے انہین مین سے ہے وہ جو بنایا اسکو جہوٹون نے بیچ
تعریف ابو حنیفہ اور شافعی کے ان کا نام لیکر اور اسیطرح کی حدیثین بنائی
ہین جہوٹون نے بیچ مذہب ان دونون کے اور کہا مجد الدین فیروز آبادی

صاحب قاموس نے سفر السعادت مین کہ درباب فضائل شافعی و ابی حنیفہ و ذم
ایشان چیزے صحیح نشدہ و ہرچہ دران باب ست مجموع مفتری و موضوع ست اور
کہا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین کہ یہ سب (روائتین جو کہ ابو حنیفہ
کی تعریف مین لوگون نے لکھی ہین) واہیات اور مفتریات اور موضوعات مین
اور واضعین اسکے (یعنے ان روایتون کے بنانے والے مصداق ہین اس
حدیث کے) جو کہ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنے جو جھوٹ بولے مجہ پر جانکر پس ٹھکانا سمجھے اپنا
دوزخ۔ اور ناقلین انکے نے اگر باوجود علم بالوضع کے ان کو نقل کی ہین تو فاسق
ہین بالاجماع کیونکہ روایت کرنا حدیث موضوع کا حرام ہے اتفاقاً اور اگر بسبب
جہل کے ان کے موضوع ہونے سے نقل کی ہین تو جاہل اور معذور ہین اور موضوع
ہونا ان واہیات کا ان کے الفاظ اور معنے سی ظاہر ہے اور محدثین نے بہی
تنبیہ کی ہے اور بیان اسکا اوپر گزرا

پندرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ امام اعظم کی
بزرگی اور ائمہ پر اسلیے زیادہ ہے کہ انہون نے چالیس برس تک ایک وضو سی نماز
عشا اور صبح کی پڑہی ہے اور ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہا کرتے تہے اس بات
کو خطیب نے تاریخ بغداد مین نقل کیا ہے اور طحطاوی مین ہے کہ جس مقام پر
امام اعظم نے وفات پائی ہے وہان انہون نے ستر ہزار قرآن ختم کیے ہین سو جواب
اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ بات بالکل غلط اور واہیات اور موجب مذمت

امام اعظم کے ہے نہ یہ کہ اُنکی تعریف کی باعث ہوا وہنون نے جو اپنے آپ کو ایک بھاری تکلیف اور مشقت مین ڈال رکھا تھا کیا ان کو اتنی بھی خبر نہ تھی کہ یہ بدعت ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر مین کبھی شب کو تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل نہین پڑھے اور نہ کبھی تمام شب جاگے بلکہ تیسرا حصہ شب کا جاگتے اور دو حصے سویا کرتے اور اس پر زیادتی کرنے والے کو فرماتے کہ یہ شخص میری سنت سے نفرت کرتا ہے اور یہ ہم مین سے نہین اور ایسا ہی ختم کرنا قرآن کا بھی سات دن سے ورے درست نہ رکھتے اور فرماتے کہ تین دن سے کم مدت مین قرآن پڑہنے والا تو قرآن کو سمجھتا ہی نہین چنانچہ مسلم[ل] مین روایت ہی ہشام سے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے وَلَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ کُلَّہٗ فِیْ لَیْلَۃٍ وَلَا صَلّٰی لَیْلَۃً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَھْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ یعنے نہین جانتی ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی ہین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک (یعنے اول سے آخر تک) اور نہین جانتی ہین کہ روزے رکھے ہون سارا مہینہ سوائے رمضان کے اور بخاری اور مسلم[عہ] مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا جَآءَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِھَا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا فَقَالُوْا اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّھَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشٰکُمْ لِلّٰہِ وَاَتْقٰکُمْ لَہٗ لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ

وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ **ترجمہ** یعنے آئے تین
شخص طرف بیبیون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی پس جبکہ خبر دیے گئے ساتھہ اسکے گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا آپس مین کہان
ہین ہم بہ نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے ان کے
جو پہلے کیے گناہ اور جو پیچھے کیے پس کہا ایک نے ان مین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا
تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار
کرونگا اور کہا تیسرے نے پس ہین الگ رہونگا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبہی
پس تشریف لائے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف انکی پس فرمایا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے تمنے کہا تہا ایسا اور ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی کہ تحقیق مین
البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے اللہ تعالی سے اور بہت تقوی کرتا ہون بہ نسبت
تمہارے اللہ تعالی سے اور بہت تقوی کرتا ہون بہ نسبت تمہارے واسطے اللہ تعالی کے
لیکن مین روزے بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو
اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقے
میرے سے پس نہین ہے مجہ سے **تیسری حدیث** بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کہا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا
عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَ
اِنَّ لِعَیْنَیْكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَیْكَ
حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ
اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ یَوْمٍ

۴ بعوض مشکوٰۃ من باب صیام التطوع کے بعد فصل ثالث کے

وَاقْرَأْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ **ترجمہ** یعنے فرمایا مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین (یعنے خبر پہونچی ہے مجھکو
یہ کہ تو روزے رکھتا ہے دن کو (یعنے ہر دن) اور قیام کرتا ہے تمام رات (یعنے ہر شب)
پس کہا مینے مقرر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہون فرمایا نہ کر روزے بہی رکھہ
اور افطار بہی کر اور قیام بہی کر اور سو بہی رہ اس واسطے کہ واسطے بدن تیرے کی
تجہہ پر حق ہے (یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہ ہو جاوے) اور واسطے
آنکہون تیری کے تجہہ پر حق ہے (یعنے کبہی سو یا بہی کر تا آنکہین آرام پاوین) اور
تحقیق تیری بی بی کا بہی تجہہ پر حق ہے (یعنے اسکے ساتہہ سو اور صحبت اور مخالطت
کر) اور تحقیق تیرے مہمان کا بہی تجہہ پر حق ہے (یعنے کلام کر ان سے اور خاطرداری
اور کہانا کہا انکے ساتہہ) نہ روزہ رکہا جس نے کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزے تین دن
کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزے رکہہ ہر مہینے مین تین دن (یعنے ایام
بیض کے یا مطلق تین روزے) اور پڑہہ قرآن مہینے مین (یعنے ہر مہینے مین ایک ختم
کر لیا کر) کہا مینے طاقت رکہتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا زیادہ رکہہ بہترین روزہ
روزہ داؤد کا روزہ رکہنا ایک دن اور افطار کرنا ایک دن اور پڑہہ قرآن بیچ
سات رات کے ایک بار اور نہ زیادہ کر اوس پر یعنے جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم
کا **چوتہی حدیث بخاری اور مسلم** مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا اُس نے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ
وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ
وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے بہترین نمازون مین طرف اللہ تعالی کے نماز داود علیہ السلام کی ہے اور بہترین
روزون مین طرف اللہ تعالی کے روزے داؤد علیہ السلام کے تہے وہ سوتے آدہی رات

ف — یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب التحریض علی قیام اللیل کی فصل اول مین ہے ١٢

اور قیام کرتے تہائی رات اور پہر سوتے چھٹے حصہ رات کے مین اور روزہ رکہتے ایکدن
اور افطار کرتے ایک دن پانچوین حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا کَانَ تَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی
اَھْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَ النِّدَآءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا
وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَآءَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلّٰی
رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ
رکہتے آخر شب کو (یعنے بیدار رہتے) پہر اگر ہوتی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاجت
طرف اہل اپنے کی (یعنے صحبت کی) ادا کرتے حاجت اپنی پہر سوتے پس اگر
ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اوٹہتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر
نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پہر پڑہتے دو رکعتین سنت فجر کی دوم
ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہنی عقلاً بہی دشوار ہے اسلیے کہ تمام رات کے درجہ
اوسط مین بارہ گہنٹے ہوتے ہین اور چار گہنٹے ان مین سے منہا کرنے چاہیین
تین گہنٹے اول سے شب کے کہ ان مین کہانا پینا شب کا اور استنجا طہارت اور
وضو اور نماز عشا کی ادا ہو اور ایک گہنٹہ آخر سے شب کے کہ اس مین وقت
فجر کی آمد آمد ہوتی ہے اور نوافل نہین پڑہے جاتے تو باقی رہے آٹہہ گہنٹے
تو ان مین اگر ہزار رکعت پڑہتے تہے تو فی گہنٹہ سوا سو رکعت کا مع ادائے
ارکان یعنے رکوع و سجود و قیام و قعدہ و قومہ و جلسہ و قرارت کے اور مع لحاظ
واجبات اور سنن اور مستحبات ایک گہنٹے کی میعاد مین عقل سلیم محال جانتی
ہے ہان جس طرح سے کہ قفال مروزی نے امام ابو حنیفہ کی نماز سلطان محمود
بادشاہ کو پڑہکر دکہلائی تہی اگر اس طرح سے پڑہی جاوے تو ایک ہزار نہین

آٹھ گھنٹے کے اندر دو ہزار رکعت سے بھی زیادہ رکعتین پڑھی جاتی ہین اور ابوحنیفہؒ
کی نماز جو قفال مروزی نے پڑھی تھی وہ یہ ہے دیکھو بیچھے امام الحرمین ابو المعالی عبد
الملک جوینی نے کتاب مغیث الخلق فی اختیار الحق مین لکھا ہے کہ سلطان محمود
بادشاہ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر تھا اور علم حدیث کی حرص رکھتا تھا اور مشائخ سے
حدیث سنتا اور استفسار کیا کرتا تھا پس اکثر احادیث کو اس نے موافق مذہب شافعی
کے پایا تو اس کے دل مین اس مذہب کی محبت پڑ گئی پس اس نے فقہا کو جمع کیا اور
ان سے ایک مذہب کے دوسرے مذہب پر ترجیح کا مطالبہ کیا تو اس بات پر سب کا اتفاق
ہوا کہ دونون مذہب کے موافق دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے پس اس نماز مین نظر اور فکر
کرنے سے جو مذہب اچھا معلوم ہو اسکو اختیار کرنا چاہیے پس قفال مروزی نے نماز
پڑھنی شروع کی تو وضو کو پوری شرطون سے ادا کیا اور لباس اور استقبال قبلہ
بھی بخوبی کیا اور نماز کے ارکان اور ہیئتین اور فرض اور سنتین اور آداب کو بوجہ
کمال ادا کیا اور ایسی نماز پڑھی جس سے کمی کرنا شافعی کے نزدیک درست نہین پھر اور
دو رکعت اس طور سے ادا کین جو کہ ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہون پس کتے کی کھال
دباغت دی ہوئی کو پہن لیا اور اسکی چوتھائی کو نجاست سے آلودہ کیا اور کھجور کے نچوڑ
سے بدون نیت وضو کیا ایسے موقع پر کہ موسم گرم تھا اور میدان فراخ تھا پس
مکھیان اور مچھر اس پر جمع ہو گئے اور وضو بھی الٹا کیا یعنے پہلے بایان پاؤن دھویا
پھر دہنا پھر بایان ہاتھ کہنی تک دھویا پھر داہنا پھر چوتھائی سر کا الٹا مسح کیا پھر الٹا

مونہ دہویا پہر ناک مین تین بار پانی دیا پہر تین کلی کی پہر ہاتہہ دہوئے پہر جب نماز مین داخل ہوا تو بجائے تکبیر کے زبان فارسی مین کہا۔ کہ خدا بزرگ ست اور بجای قراءت فارسی مین آیت قرآن مُدْهَامَّتَانِ کا ترجمہ کیا۔ یعنے دو برگ سبز کہا پہر بجای سجود مرغ کیطرح سوا فرق کے دو ٹہونگین مارلین اور بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کے گوز مار دیا اور کہا اے سلطان یہ نماز ابوحنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس طرح کی نماز ابوحنیفہ کی نہ ہوگی تو مین تجہہ کو مار ڈالون گا ایسی نماز تو کوی بہی صاحب دین جائز نہ رکہے گا پس حنفیون نے ابوحنیفہ کی اس طرح نماز ہونے سے انکار کیا پس قفال مروزی نے حنفی مذہب کی کتابین طلب کین اور بادشاہ نے ایک نصرانی کو جو ذی علم تہا شافعی اور حنفی مذہب کی دونون کی کتابین پڑہنے کا حکم دیا تو ابوحنیفہ کی نماز ویسی ہی پائی گئی جس طرح سے قفال مروزی نے پڑہکر دکہائی تہی پہر بادشاہ نے ابوحنیفہ کے مذہب کو چہوڑ دیا اور شافعی کے مذہب کو اختیار کر لیا انتہی

راقم کہتا ہے عجب نہین کہ اسوقت کے حنفی بہی اس قصہ کو دیکہکر چونک اٹہین اور کہنے لگین کہ یہ افترا ہے اس طرح کی نماز ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہین تو جواب یہ کہ یہ ہرگز ہرگز افترا نہین ابوحنیفہ کے نزدیک اس طرح پر نماز پڑہنی بیشک وبے شبہ جائز ہے دیکہو **مسئلہ اول** کتے کی کہال دباغت دی ہوئی کو پہنکر نماز کے جائز ہونے کے لیے **ہدایہ اور شرح وقایہ** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے كُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ وَجَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَالْوُضُوْءُ مِنْهُ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ یعنے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور جائز ہے نماز پڑہنی بیچ اسکے اور وضو اسے مگر چمڑا سور اور آدمی کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سوائے سور اور آدمی کے چمڑے کے خواہ کتے کا چمڑا ہو خواہ بہیڑیے وغیرہ کا امام ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے اور اسکو پہنکر یا اسکو نیچے بچہا کر نماز پڑہنی جائز ہے اور بموجب اسی

روایت ہدایہ اور شرح وقایہ کی بیچاری قفال نے کتے کے چمڑے دباغت دیے ہوئے کو پہنکر ابوحنیفہ کی نماز پڑہی تہی لیکن اگر غور سے دیکھیے تو کتب حنفیہ سے صاف ثابت ہی کہ اگر کتے کے چمڑے کو دباغت بہی نہ دیا جاوے تو بہی اُسپر نماز پڑہنی درست ہی منع نہین ہی چنانچہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی وَذَکَرَ النَّاطِفِی عَنْ مُحَمَّدٍ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جِلْدِ کَلْبٍ اَوْ ذِئْبٍ قَدْ ذُبِحَ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ یعنے اور ذکر کیا ناطفی نے کہ روایت کی امام محمد نے جبکہ نماز پڑہی جاوے اوپر کتے کے چمڑے کے یا بہیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اسکی اس سے معلوم ہوا کہ کتا اور بہیڑیا وغیرہ اگر بسم اللہ کہکر ذبح کیا جاوے تو اسکا چمڑا بلا دباغت بہی پاک ہے اور دباغت دینے سے تو امام ابو یوسف کے نزدیک سور کا چمڑا بہی پاک ہو جاتا ہے بلکہ انکے نزدیک تو اسکی بیع بہی جائز ہے چنانچہ منیۃ المصلّی مین لکھا ہی اَمَّا اِذَا ذُبِحَ بِالتَّسْمِیَۃِ وَصَلّٰی مَعَ لَحْمِہٖ اَوْ جِلْدِہٖ قَبْلَ الدِّبَاغَۃِ یَجُوْزُ اِلَّا الْخِنْزِیْرَ اِذَا ذُبِحَ بِالتَّسْمِیَۃِ لَا یَطْھُرُ وَاَمَّا اِذَا دُبِغَ جِلْدُہٗ فَفِیْ ظَاھِرِ الرِّوَایَۃِ عَنْ اَصْحَابِنَا لَا یَطْھُرُ وَعَلَیْہِ عَامَّۃُ الْمَشَائِخِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ یَطْھُرُ وَیَجُوْزُ بَیْعُہٗ یعنے جن چیزون کا گوشت حرام ہے اگر وہ ذبح کی جاوین ساتھہ بسم اللہ کے اور نماز پڑہی جاوے ساتھہ گوشت اسکے کے یا چمڑے اسکے کے پہلے دباغت دینے کے تو جائز ہے مگر سور جب ذبح کیا جاوے ساتھہ بسم اللہ کے تو بہی نہین پاک ہوتا اور لیکن جب دباغت دیا جاوے چمڑا اسکا موجب ظاہر روایت ہمارے اصحاب کے پاک نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے عام مشائخ کا اور روایت کی گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی

مسئلہ دوم

نجاست سے چوتہائی کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کے ساتھہ نماز جائز ہونے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ کَانَتْ مُخَفَّفَۃً کَبَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ جَازَتِ الصَّلٰوۃُ

عبارت فتاوی قاضیخان جو بابیہ وکشور کے جلد اول کے صلا مین ہے

عبارت منیۃ المصلی جو بابیہ لاہور کے صلا مین ہے

عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ بمبئی کے صلا مین ہے

مَعَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ رُبُعَ الثَّوْبِ یعنے اگر نجاست خفیفہ جیسے کہ پیشاب ان حیوانون کا کہ گوشت انکا حلال ہے جائز ہے نماز ساتھ اسکے یہانتک کہ پہونچے چوتھائی کپڑے کو

مسئلہ سوم

نبیذ تمر سے وضو کرنیکے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا نَبِیْذَ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ یَتَوَضَّاُ بِہٖ وَلَا یَتَیَمَّمُ یعنے اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوہارے کے پانی کے پانی نہ ملے تو کہا ابوحنیفہ نے وضو اس سے کرے تیمم نکرے مسئلہ چہارم وضو کے واسطے نیت کو واجب نہونیکے لیے شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین لکہا ہے لَا نَفْتَقِرُ اِعْتِبَارُھَا اِلٰی اَنْ یَنْوِیَ یعنے وضو کے لیے حاجت نیت کی نہین ہے اسیطرح لکہا ہے عینی نے شرح ہدایہ مین مسئلہ پنجم وضو کے لیے ابوحنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب نہین مستحب ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ مین لکہا ہے عِنْدَ الْقُدُوْرِیِّ النِّیَّۃُ وَالتَّرْتِیْبُ وَالْاِسْتِیْعَابُ مِنَ الْمُسْتَحَبَّاتِ یعنے نزدیک قدوری کے نیت اور ترتیب اور سب اعضاؤن کا دہونا مستحب ہے مسئلہ ششم اللہ اکبر کی جگہہ زبان فارسی مین خدای بزرگ ست کہنے کے لیے اور قراءت کو زبان فارسی مین پڑہنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ قَرَاَ فِیْھَا بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ ذَبَحَ وَسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ وَھُوَ یُحْسِنُ الْعَرَبِیَّۃَ اَجْزَاَہٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اگر شروع کرے نماز زبان فارسی مین (یعنے اگر بجای اللہ اکبر خدای بزرگ ست کہے) یا پڑہے (یعنے قراءت) زبان فارسی مین یا ذبح کرے اور پڑہے بسم اللہ زبان فارسی مین اگرچہ عربی بہی اچہی جانتا ہو جائز ہے نماز اسکی نزدیک ابی حنیفہ کے مسئلہ ہفتم نماز مین مثل آیت مدہامتان کی چہوٹی سی آیت کے پڑہنے کے لیے فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَمِنْھَا الْقِرَاءَۃُ وَفَرْضُھَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یَتَاَدّٰی بِاٰیَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَاِنْ کَانَتْ قَصِیْرَۃً کَذَا فِی الْمُحِیْطِ یعنے

اور اس مین سی ہے قرارت اور وہ ابوحنیفہ کی نزدیک فرض اسیقدر ہے کہ پڑہی جاوے ایک آیت اگرچہ ہو چھوٹی مسئلہ ہشتم رکوع اور سجود مین طمانینت فرض نہ ہونیکے لیے یعنے رکوع مین فقط جھکنے اور سجدون مین کوے کی طرح دو ٹھونگین مارنے سے نماز جائز ہوجانے کے لیے فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَيُكْرَهُ تَرْكُ الطُّمَانِيْنَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَهُوَ اَنْ لَّا يُقِيْمَ صُلْبَهٗ یعنے رکوع اور سجود مین طمانینت کا چھوڑ دینا مکروہ ہے اور معنے طمانینت کی یہ ہین کہ نہ سیدہی کرے پیٹھ اپنی کو یعنے کوے کیطرح فقط دو ٹھونگین ہی مار لیوے مسئلہ نہم نماز سی ساتھ کام اپنے کے نکلنے کے لیے یعنی بجاے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ خواہ گوز ماردے خواہ کچھ اور کام کرنے لگ جاوے اسکے جائز ہونے کے لیے ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ تَعَمَّدَ الْحَدَثَ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اَوْ تَكَلَّمَ اَوْ عَمِلَ عَمَلًا يُّنَافِي الصَّلٰوةَ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ لِاَنَّهٗ تَعَذَّرَ الْبِنَاءُ لِوُجُوْدِ الْقَاطِعِ لٰكِنْ لَّا اِعَادَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْاَرْكَانِ یعنے اور اگر (بعد تشہد قبل سلام) جان کر بے وضو ہو جاوے (یعنے گوز ماردے یا پاخانہ یا پیشاب کردے) بیچ اس حالت کے یا بات کرے یا کوئی کام کرے ایسا کام کہ جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پوری (یعنے درست) ہو جاتی ہے نماز اسکی اسلیے کہ اس صورت مین یہ نہین ہو سکتا کہ وضو کرکے سلام پھیرے کیونکہ یہ کام نماز کے قطع کرنے والے ہین لیکن اس صورت مین دہرانا نماز کا فرض نہین ہے اسلیے کہ ارکان مین سی اسپر کوئی چیز باقی نہین رہی اور کنز الدقائق مین لکھا ہے وَالْخُرُوْجُ بِصُنْعِهٖ یعنے اور نکلنا (یعنے نماز سے) ساتھ کام اپنے کے فائدہ کہا میر سید شریف نے خلاصہ کیدانی کی شرح مین فَاِنْ قِيْلَ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْصِيَةٍ كَالْكِذْبِ وَالْمَعْصِيَةُ لَا تُوْصَفُ بِالْوُجُوْبِ قُلْنَا الْخُرُوْجُ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ خُرُوْجٌ لَا يَتَّصِفُ بِالْمَعْصِيَةِ فَالْكِذْبُ

۲۱ یہ عبارت فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۹۵ مین ہے ۔

۲۲ یہ عبارت ہدایہ شرح فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۹۰ مین اور شرح وقایہ عربی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۴۲ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین ہے ۔

۲۳ مضمون کنز الدقائق کلان چھاپہ دہلی کے صفحہ ۳۲ مین ہے ۔

كالزِّنَا سَبَبُ لِحُرْمَةِ الْمُصَاهَرَةِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُ سَبَبُ الْوَلَدِ وَهُوَ بِهٰذَا الْوَجْهِ غَيْرُ مُتَّصِفٍ بِالْحُرْمَةِ وَكَذَا سَفَرُ الْمَعْصِيَةِ صَلُحَ لِلتَّخْفِيْفِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُ خُرُوْجٌ مَدِيْدٌ وَهُوَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى مُبَاحٌ وَالْعِصْيَانُ فِيْ فِعْلِ قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَالتَّمَرُّدِ عَلٰى مَوْلَاهُ وَذٰلِكَ مُجَاوِرٌ لَهُ كَذَا فِي الْكَافِيْ ترجمہ یعنے اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ نماز سے باہر ہونا کبھی گناہ سے بھی ہو سکتا ہے مثل جھوٹ بولنے کی اور گناہ وجب ہونے کے لائق نہین ہے تو ہم جواب مین کہینگے کہ نماز سے باہر ہونا (خواہ کسی گناہ سے ہو) اس نظر سے کہ وہ فعل خروج ہے گناہ نہین پس جھوٹ جسکی مثال دی گئی ہے) ایسا ہے کہ وہ اس نظر سے کہ نماز سے باہر ہونیکا ذریعہ ہے گناہ نہین ہے جیسے زنا کہ وہ حرمت مصاہرت کا سبب ہے اس جہت سے کہ وہ اولاد کے ثبوت کا سبب ہی وہ زنا اس جہت سے صفت حرمت سے موصوف نہین ایسا ہی گناہ کا سفر ہے کہ وہ اس نظر سے کہ اس مین دور نکل جانا پایا جاتا ہے تخفیف نماز کا سبب ہو گیا ہے وہ اس نظر سے مباح ہے گناہ جو ہے تو وہ رہزنی اور اپنے مولی کی اطاعت سے بغاوت ہے یہ امر اس سفر کو لاحق ہے (یعنے اصل سفر گناہ نہین ہے) سیطرح لکھا ہی کافی مین

سولہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ جہان دو حدیثین آپس مین متعارض ہین وہان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جس مین احتیاط بھی پایا جاتا ہے اور صحیح بھی زیادہ ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ بہت سی حدیثین ایسی ہین کہ جنپر امام اعظم نے عمل نہین کیا وہ بہ نسبت ان حدیثون کی کہ جن پر امام اعظم نے عمل کیا ہے صحیح بھی زیادہ ہین اور احتیاط بھی انہین پر عمل کرنے مین ہی موجود ہین چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوی کے چند مسائل بطور مشت نمونہ خروارے اب مین بیان نقل کرتا ہون سنو

مسئلہ اول امام اعظم مس ذکر سے وضو کرنیکے قائل نہین حالانکہ اس باب مین یہ تین حدیثین صحیح موجود مین پہلی حدیث مسند[ف۱] امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو کوئی چھووے اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان حدیثون سے جو اس باب مین مروی مین دوسری حدیث ابن[ف۲] ماجہ اور اثرم نے روایت کی ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چھووے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو احمد نے اور ابو زرعہ نے تیسری حدیث مسند[ف۳] امام احمد مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہنچا دے ہاتھ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہین ہے درمیان اسکے پردہ پس واجب ہوا اسپر وضو **فائدہ** کہا شوکانی[ف۴] نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد اسکی عادلون نے کہ جن کو نقل کیا ہے مین نے اور صحیح کہا اسکو حاکم اور ابن عبدالبر نے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے اور طبرانی نے صغیر مین اور کہا ابن سکن نے کہ جو روایتین اس باب مین مروی ہین ان مین سے یہ روایت بہت اچھی ہے انتہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انھین حدیثون پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے انپر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے انہون نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جو کہ مسند[ف۵] امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے طلق بن علی رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چھویا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد کہ چھووے ذکر اپنا نماز مین تو کیا اسپر وضو ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین وہ ایک

ف۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب نواقض الوضوء میں ہے
ف۲ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۲ میں ہے ۱۲
ف۳ یہ حدیث منتقی الاخبار چھاپہ [illegible] کے صفحہ [illegible] میں ہے ۱۲
ف۴ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۵ میں ہے ۱۲
ف۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب نواقض الوضوء میں ہے ۱۲

ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے
بسرہ کی حدیث سے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ کہا امام شوکانی نے **نیل الاوطار**
مین کہ کہا شافعی نے اور ابوحاتم اور ابوزرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی
نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا شافعی نے کہ اس حدیث کی اسناد مین قیس
بن طلق ہے پوچھا ہمنے لوگون سے اسکے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسیکو بھی کہ پہچانتا ہو
اُسکو اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے
کی حدیث کا بھی وہی راوی ہے چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے اسکو کہ تحقیق
روایت کی ہے طلق بن علی نے جو شخص کہ ہاتھ لگاوے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو
کرے۔ اور مس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کی منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے ابن حبان
اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگون نے اور اس کے منسوخ
ہونے کو ابن حبان وغیرہ نے واضح کر کے لکھدیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث
بسرہ کی یعنے جس حدیث مین یہ آیا ہے کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا
ہے وہ حدیث ترجیح رکھتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکہ بسرہ کی حدیث کے تمام
راویون سے شیخان نے دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کے کسی راوی
سے بھی شیخین نے دلیل نہین پکڑی اور بسرہ کی حدیث کی تائید کرتی ہے یہ بات
بھی کہ طلق پہلے اسلام لایا ہے اور بسرہ اسکے بعد اسلام لائے ہین اور یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ حدیث طلق کی منسوخ ہے اور حدیث بسرہ کی اسکی ناسخ ہے انتہی اب
بتلاؤ تو یہان احتیاط والی صحیح حدیث پر چلنے سے امام اعظم کو کس نے روک دیا
اور احتیاط انکا کہان چلاگیا

مسئلہ دوم

امام اعظم کہتے ہے جوتھی باسن کو تین بار دہونیکے قائل ہین حالانکہ اس باب مین یہ دو حدیثین

صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور
نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے
کہ دہووی اسکو سات بار اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پاکی باسن ایک تمہاری کی
جس وقت کہ پی جاوی اس مین کتا یہ ہے کہ دہووی اس کو سات بار پہلا اُن کا ساتہ
مٹی کے دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی معقل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو
اور آٹھوین بار مٹی سے مانجو۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ احتیاط بہی انہین حدیثون پر عمل کرنے
مین ہے لیکن امام اعظم انکے قائل نہین ہوئے بلکہ وہ قائل ہوئے ہین ان دو ضعیف حدیثون
کے جوکہ معہ جواب اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذر
چکے ہین اب بتلاؤ تو یہان احتیاط والی صحیح حدیثون پر چلنے سے امام اعظم رہ کو کس
نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ سوم

امام اعظم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اس کا کہانا پینا جائز ہے حالانکہ اسکے منع
ہونے کے باب مین حدیث صحیح جوکہ مسلم اور ترمذی مین روایت ہی انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچہے گئی شراب سے کہ بنائی جاوی سرکہ فرمایا حلال
نہین اور یہ ظاہر ہی کہ احتیاط بہی اسی حدیث پر عمل کرنیمین ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے
اسپر نہین عمل کیا بلکہ انہون نے عمل کیا ہے ان دو ضعیف حدیثون پر کہ جنکا جواب
اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ پنجم مین پہلے گذر چکا ہے۔

مسئلہ چہارم

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز کی اندر وضو ٹوٹنے سے اس نماز کو از سر نو پڑہنے کی قائل نہین بنا کرنے

کے قائل ہین حالانکہ اس باب مین حدیث صحیح جوکہ مسند[ط] امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی علی بن طلق رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کری کوی تمہارا نماز مین پس پہر جاوی اور وضو کری اور دُہراوی نماز اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے موجود ہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بہی اسحدیث پر عمل کرنے مین ہی لیکن امام اعظم نے اوسپر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے انہون نے اسحدیث پر عمل کیا ہے جوکہ ابن[ک] ماجہ مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوی قے یا نکسیر یا نکلے کہانا پیٹ کے اندر کا موںنہہ سی یا مذی پس پہر جاوے اور وضو کرے پہر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے اس حالت مین بات نہ کی ہو کہا امام احمد وغیرہ نے یہ حدیث ضعیف ہی اب بتلاؤ تو یہان احتیاط والی حدیث پر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ پنجم

امام اعظم اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کے قائل نہین حالانکہ اس باب مین یہ تین حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث[غ] مسلم مین روایت ہی جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق ایک مرد نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت بکری کے کہانے سے فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اس نے کیا وضو کرون مین کہانے گوشت اونٹ کی سے فرمایا کہ ہان وضو کر کہانے گوشت اونٹ کے سے کہا اُسنے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ رہنے بکریون کی فرمایا کہ ہان کہا اس شخص نے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین دوسری حدیث مسند[ع] امام احمد اور ابوداؤد مین روایت ہی براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے گوشت اونٹ کی سے پس فرمایا وضو کرو اس سے اور پوچہے گئے (وضو کرنے) گوشت بکری کی سے پس فرمایا نہ وضو کرو اس سے

[ط] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ میں ہے

[ک] یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۸۷ میں اور بلوغ المرام کے باب نواقض الوضوء میں ہے

[غ] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۵۸ میں ہے

[ع] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۲ میں ہے

اور پوچھے گئے نماز پڑہنے سے بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے پس فرمایا نہ نماز پڑہو بیچ ان
کے پس تحقیق وہ شیطانون مین سے ہین اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہہ رہنے
بکریون کے پس فرمایا نماز پڑہو ان مین پس تحقیق وہ برکت ہین **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار[له] مین کہ کہا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین کہ یہ حدیث صحیح
ہے اور اسکی نقل مین نزدیک اہلحدیث کے بسبب عدالت اسکی ناقلون کے مین اُس
مین اختلاف نہین دیکھتا **تیسری**[عه] حدیث **عبد الله بن احمد نے اپنے باپ**
کی **مسند** مین روایت کی ہے ذی عزہ رضی الله تعالے عنہ سے کہا ایک اعرابی
پاس رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلے الله علیہ وسلم سَیر کرتے
تھے پس کہا اُسنے اے رسولخدا کے وقت نماز کا ہوجاتا ہے اور ہم ہوتے ہین بیچ
جگہہ بیٹھنے اونٹون کے کیا نماز پڑہین ہم بیچ انکے پس فرمایا نہین پس کہا اس
نے کیا وضو کرین ہم انکا گوشت کہانے سے فرمایا ہان کہا اس نے کیا نماز پڑہین ہم
بیچ جگہہ رہنے بکریون کے فرمایا ہان کہا اس نے کیا وضو کرین ہم گوشت کہانے
ان کے سے فرمایا نہین **فائدہ** کہا شوکانی[سه] نے نیل الاوطار مین کہ روایت
کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد مین اور مرد احمد کی یعنے راوی
اس حدیث کے معتبر ہین انتہے کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم**[عه] مین کہ کہا
امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے کہ اس باب مین نبی صلے الله علیہ و
سلم سے دو حدیثین صحیح موی ہین ایک تو جابرؓ کی اور دوسری براء کی اور یہی مذہب
قوی ہے از روی دلیل کے اگرچہ جمہور علما اسکے مخالف ہین انتہے اب بتلایے
کہ ان صحیح صریح حدیثون پر عمل کرنے سے امام اعظم رحمۃ الله علیہ کو کس نے منع
کیا اور احتیاط انکا کہان چلاگیا +

مسئلہ ششم

[له] مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول [illegible] مین ہے
[عه] یہ حدیث منتقی الاخبار [illegible] مطبوعہ فاروقی دہلی کے [illegible] مین ہے
[سه] نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ١٩٧ مین ہے
[عه] مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشوری کے جلد اول [illegible] مین ہے

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام اعظم کے نزدیک خرچی عورت زانیہ کی اور مول کتے کا حلال ہے حالانکہ اس باب
مین یہ چار حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی
مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے دوسری
حدیث مسلم مین روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہے اور کمائی
سینگی کھینچنے والے کی حرام ہے تیسری حدیث بخاری مین روایت ہے ابی جحیفہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے
کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے چوتھی حدیث صحیح ابن حبان مین روایت
ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام سے ہے
خرچی زانیہ اور قیمت کتے کی اور کمائی پچھنی لگانے والے کی اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط
بھی انہین حدیثون پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے ان پر عمل نہین کیا بلکہ خرچی
عورت زانیہ کا انکے نزدیک حلال ہونا جو کہ چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل
کرکے لکھا ہوا ہے اسکی تو امام صاحب کے پاس کوئی دلیل ہی نہین اور کتے کی بیع
جائز ہونیکے لیے امام صاحب کے مقلد جو حدیثین کہ پیش کرتے ہین ان سے شکاری
کتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز انسے ثابت ہو اور
طرفہ یہ ہے کہ ان مین سے بھی کوئی صحیح حدیث نہین ہے سب کی سب بالاتفاق
ضعیف ہین اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ
شصتم مین پہلے گذر چکا ہے اب تبلایے کہ عورت زانیہ کی خرچی حرام ہونیکے باب
مین یہ چار حدیثین جو نقل کی گئی ہین انپر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا
اور احتیاط انکا کہان چلا گیا۔

مسئلہ ہفتم

امام اعظم کے نزدیک خانہ کعبہ کی پشت پر نماز پڑہنی درست ہے۔ حالانکہ یہ بات خانہ کعبہ کی تعظیم کے بہی خلاف ہی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بہی برعکس ہے دیکہو ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑہی جاوے سات جگہہ مین بیچ جگہہ نجاست پڑنے کے اور جگہہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور حمام کے اور بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے **فائدہ** بسبب تعظیم خانہ کعبہ کے پیغمبرون نے تو اسکی پشت پر نماز پڑہنے سے لوگون کو منع فرمایا ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی تعظیم کو بالائے طاق رکہکر مخالف پیغمبر کی حدیث کے اسکی پشت پر نماز پڑہنے کو جائز بتلایا ہے سو خدا جانے اس حدیث پر عمل کرنے سے انکو کس نے منع کر دیا اور احتیاط ان کا کہان چلا گیا۔

سترہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ حدیث پر چلنیوالے فقہ کی کتابون کے مسائل کو برا جانتے ہین بلکہ بعض لوگ انکو مردود بہی کہتے ہین۔ **جواب** اسکا یہ ہے کہ فقہ کی کتابون کے جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور موافق ہین وہ تو حدیث پر چلنیوالون کا عین دین اور ایمان ہین لیکن جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیثون صحیحہ کے خلاف ہین انکو البتہ حدیث پر چلنے والے برا جانتے ہین اور ان پر عمل کرنا حرام سمجہتے ہین چنانچہ نظیر انکی مشت نمونہ خرواری ایک سو مسئلہ فقہ کی کتابون کا مخالف حدیثون صحیحہ کے اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین پہلے گذر چکا ہے اور فقہ حنفیہ کی جن جن مسائل کو حدیث پر چلنیوالے مردود سمجہتے ہین ان مین سے بہی تہوڑے سے مسائل بیان نقل کرتا ہون دیکہہ لیجیے

مسئلہ اوّل

ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ تاریخ الخلفا مین
لکھا ہے اَخْرَجَ السِّلَفِیُّ فِی الطُّیُورِیَاتِ بِسَنَدِہٖ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمَّا اَفْضَتِ
الْخِلَافَةُ اِلَی الرَّشِیْدِ وَقَعَتْ فِی نَفْسِہٖ جَارِیَةٌ مِنْ جَوَارِ الْمَھْدِیِّ فَرَاوَدَھَا
عَلٰی نَفْسِھَا فَقَالَتْ لَا اَصْلُحُ لَكَ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ اَطَافَ بِی فَشُغِفَتْ بِھَا
فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِی یُوسُفَ فَسَاَلَہٗ اَعِنْدَكَ فِی ھٰذَا شَیْءٌ فَقَالَ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ
اَوَکُلَّمَا ادَّعَتْ اَمَةٌ شَیْئًا یَنْبَغِی اَنْ تُصَدَّقَ لَا تُصَدِّقْھَا فَاِنَّھَا لَیْسَتْ
بِمَامُونَةٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَلَمْ اَدْرِ مِمَّنْ اَعْجَبُ مِنْ ھٰذَا الَّذِی وَضَعَ
یَدَہٗ فِی دِمَاءِ الْمُسْلِمِینَ وَاَمْوَالِھِمْ یَتَحَرَّجُ عَنْ حُرْمَةِ اَبِیہِ اَوْ مِنْ ھٰذِہِ
الْاَمَةِ الَّتِی رَغِبَتْ بِنَفْسِھَا عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ اَوْ مِنْ ھٰذَا فَقِیہِ الْاَرْضِ
وَقَاضِیھَا قَالَ اھْتِكْ حُرْمَةَ اَبِیكَ وَاقْضِ شَھْوَتَكَ وَصَیِّرْہُ فِی رَقَبَتِی

ترجمہ یعنے روایت کیا سلفی نے طیوریات مین ساتہہ سند اپنی کے ابن
مبارک سے کہا اُس نے کہ جب خلیفہ ہوا ہارون رشید اسکے دل مین آیا (خیال)
ایک لونڈی کا لونڈیون مہدی کے سے پس خواہش کی اس کے پس کہا (اس
لونڈی نے نہین درست ہون مین واسطے تیرے اس لیے کہ تحقیق باپ تیرے نے
صحبت کی ہے ساتہہ میرے پس فریفتہ ہوا ساتہہ اس لونڈی کے پس بہیجا طرف
ابو یوسف کی (یعنے کسی شخصکو) پس سوال کیا اس سے کہ آیا ہے نزدیک تیرے
بیچ اسکے (یعنے اس لونڈی کے درست ہونے مین) کوئی خبر (یعنے کوئی حیلہ) پس
کہا ابو یوسف نے اے امیر مومنون کے جب کہ دعوی کیا لونڈی نے کسی چیز کا لائق
ہے یہ کہ سچا کیا جاوے اسکو نہ سچا جان اسکو اسلیے کہ نہین وہ امن کی گئی (یعنے
جہوٹ سے) کہا ابن مبارک نے پس نہین جانتا مین کہ کس شخص سے تعجب کرون

مین اس سے کہ کہا اس نے ہاتہہ اپنے کو بیچ خون مسلمانون کے اور مال انکے کے کہ نکلتا ہے حرمت باپ اپنے کی سے یا اس لونڈی سے کہ روگردانی کی اس نے امیر المومنین کی سے یا اس فقیہ زمین کے سے اور قاضی سکے سے کہا ابو یوسف نے توڑ حرمت باپ اپنے کی اور ادا کر شہوت اپنی کو اور گردان اسکو بیچ گردن میری کے (یعنے اسکا گناہ میری گردن پر رہنے دے۔

مسئلہ دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ تاریخ الخلفاء مین لکھا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ قَالَ الرَّشِیْدُ لِاَبِیْ یُوْسُفَ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ جَارِیَةً وَاُرِیْدُ اَنْ اَطَاهَا الْاٰنَ قَبْلَ الْاِسْتِبْرَاءِ فَهَلْ عِنْدَكَ حِیْلَةٌ قَالَ نَعَمْ تَهَبُهَا لِبَعْضِ وَلَدِكَ ثُمَّ تَتَزَوَّجُهَا وَ اَخْرَجَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَیْهِ قَالَ دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا یُوْسُفَ لَیْلًا فَاَفْتَاهُ فَاَمَرَ لَهٗ بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ رَاَی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمَرَ بِتَعْجِیْلِهَا قَبْلَ الصُّبْحِ فَقَالَ عَجِّلُوْهَا فَقَالَ بَعْضُ مَنْ اِنَّ الْخَازِنَ فِیْ بَیْتِهٖ وَالْاَبْوَابُ مُغْلَقَةٌ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ فَقَدْ کَانَتِ الْاَبْوَابُ مُغْلَقَةً حِیْنَ دَعَانِیْ فَفُتِحَتْ **ترجمہ** روایت کیا سلفی نے عبد اللہ بن یوسف سے کہا اس نے کہ ہارون رشید نے ابو یوسف سے کہا کہ مینے ایک لونڈی خریدی ہے جس سے اب صحبت کرنا چاہتا ہون پہلے اس سے کہ وہ عدت کاٹے پس کیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے (یعنے جس سے وہ ابھی میرے کام کے لائق ہو جاوے اس نے کہا کہ ہان (ہے) تو اسکو اپنے کسی بیٹے کو بخشدے پہر اسکو نکاح کرلے اور روایت کیا اسحاق بن راہویہ سے اس نے کہا بلایا ہارون رشید نے ابو یوسف کو ایک رات پس فتوے دیا اس نے اسکو (یعنے یہی فتوے جس مین اس لونڈی کو بدوان

عدت حلال کر دیا پس حکم کیا ہارون رشید نے اسکے لیے ایک لاکھہ درہم دینے کا پس ابو یوسف نے کہا کہ اگر امیر المومنین کی رائے ہو (یعنے ہارون رشید کی) تو جلد صبح سے پہلے دینے کا حکم کرے پس ہارون رشید نے کہدیا کہ جلدی دیدو حاضرین نے یہ عذر کیا کہ خزانچی اپنے گھر مین ہے اور دروازے بند ہین (یعنے اسوقت معاف رکہنا چاہیے) ابو یوسف بولا کہ جب مجھے بلایا ہے تب بہی تو دروازے بند ہی تہے پس کہل گئے (یعنے اب بہی ویسے ہی دروازے کہولدو)

مسئلہ سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ احیاء العلوم[۱] مین لکہا ہے کہ امام ابو یوسف آخر برس مین اپنا مال اپنی بی بی کو ہبہ کردیا کرتے تہے اور اسکا مال اپنے نام اس سے ہبہ کرا لیتے تہے تاکہ زکوۃ ساقط ہوجاوے یہ بات کسینے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی آپنے فرمایا کہ یہ امر انکی فقہ کی جہت سے ہے اور درست فرمایا اسلیے کہ یہ حیلہ صرف دنیا کے فقہ کا ہوا مگر اسکا ضرر آخرت مین ہر گناہ سے بڑہکر ہے اور اسی جیسا علم ضرر کرنے والا کہلاتا ہے انتہے

مسئلہ چہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضی خان[۲] مین لکہا ہے وَكَذٰلِكَ جُبُّ الْخَمْرِ اِذَا صَارَ خَلًّا وَحُكِمَ بِطَهَارَةِ مَا فِيْهِ يُحْكَمُ بِطَهَارَةِ الْجُبِّ یعنے اور اسیطرح شراب کا مٹکا جب سرکہ ہوجاوے اور جو اس مین ہے (یعنے شراب) اسکی پاکی کا حکم دیا جاوے تو مٹکے کی پاکی کا حکم بہی دیا جاتا ہے

مسئلہ پنجم

[۱] یہ عبارت احیاء العلوم عربی چھاپہ نولکشوری جلد اول کے صفحہ ۱۰۷ اور احیاء العلوم اردو چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۴۷۱ مین ہے

[۲] یہ عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشوری جلد اول کے صفحہ ۱۲ مین ہے

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[۱] مین لکھا ہے کذا الحنطۃ اذا طبخت فی الخمر لا یطھر ابدا قال وعندی اذا صب فیہ الخل وترک حتی صار الکل خلا لا باس بہ ولو صب الخمر علی حنطۃ یغسل ثلاثا ویجفف فی کل مرۃ ترجمہ یعنے اسی طرح گیہون جب شراب مین پکائی جاوے تو کبھی پاک نہین ہوتی کہا ابو یوسف نے) اور میرے نزدیک جب اسپر سرکہ ڈال دیا جاوے اور اتنی مدت رکھہ چھوڑین کہ سبھی سرکہ ہو جاوے تو اسکا کچھ مضائقہ نہین اور اگر شراب گیہون پر یون ہی بلا جوش ڈالی جاوے تو اسکو تین دفعہ دہویا جاوے اور ہر مرتبہ سکایا جاوے۔

مسئلہ ششم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے[۲] خمر صبت فی قدر الطعام ثم صب فیہ الخل وصار حامضا بحیث لا یمکن اکلہ لحموضتہ وحموضتہا حموضۃ الخل لا باس باکلہا ترجمہ یعنے کہانے کی ہنڈیا مین شراب ڈالی گئی پہر اس پر سرکہ ڈالا گیا اور وہ کہانا مع شراب ترش ہو گیا ایسا کہ ترشی کے سبب اسکا کہانا مشکل ہو گیا تو اسکے کہانے کا کچھ مضائقہ نہین ہے شراب کے کل مسائل کا اسی پر قیاس کر لینا چاہیے جب اس مین سرکہ ڈالا جاوے اور وہ سرکہ ہو جاوے تو اس کے کہانے کا مضائقہ نہین

مسئلہ ہفتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضی خان[۳] مین لکھا ہے فارۃ وقعت فی خمر ثم استخرجت قبل التفسخ ثم صارت خلا لا باس باکلہ یعنی اگر شراب کے مٹکے مین چوہا جا پڑا اور پہر پہونچ

[۱] یہ عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشوری کے جلد اول کے صفحہ ۱۴۱ مین ہے

[۲] یہ عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشوری کے جلد اول کے صفحہ ۔۔ مین ہے

[۳] یہ عبارت فتاوی قاضیخان جلد اول کے صفحہ ۱۴۱ مین ہے

سے پہلے نکالا گیا پھر (اگر) شراب کا سرکہ بنگیا تو اسکو (کھانیکا) کچھ ڈر نہین ہے۔

مسئلہ ہشتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے قاضی خان[۱] مین لکھا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا یَفْسُدُ صَوْمُہٗ فِی الْاِسْتِمْنَاءِ بِالْکَفِّ وَھَلْ یُبَاحُ لَہٗ اَنْ یَفْعَلَ ذٰلِکَ فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ اِنْ اَرَادَ الشَّھْوَۃَ لَا یُبَاحُ وَاِنْ اَرَادَ تَسْکِیْنَ الشَّھْوَۃِ قَالُوْا نَرْجُوْ اَنْ لَّا یَکُوْنَ اِثْمًا یعنے اور بعض لوگ کہتے ہین نہین ٹوٹتا روزہ مشت زنی کرنے سے (سوال) اور کیا اُسکو سوای رمضان شریف کے یہ فعل (یعنے مشت زنی) جائز ہے (جواب) اگر شہوت کا ارادہ ہو تو جائز نہین ہے اور اگر تسکین کی نیت ہو تو ہمین امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا اور فتاوی برہنہ[۲] مین لکھا ہے (اگر) بدست بازی کرد تا انزال شد قضا است نہ کفارت واین کار در خارج رمضان حلال نیست و بقصد تسکین امید عفو است۔

مسئلہ نہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[۳] مین لکھا ہے وَاِنْ اَوْلَجَ بَھِیْمَۃً اَوْ مَیْتَۃً وَلَمْ یُنْزِلْ لَا یَفْسُدُ صَوْمُہٗ وَلَا یَلْزَمُہُ الْغُسْلُ یعنے اگر کوئی چوپائے یا مردے مین دخول کرے اور اسکو انزال نہو تو اسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور غسل واجب نہین ہوتا۔

مسئلہ دہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[۴] مین لکھا ہو رَجُلٌ اِسْتَکْرٰی دَابَّۃً لِمَسِیْرَۃِ فَرْسَخٍ فَسَارَ عَلَیْھَا سَبْعَ فَرَاسِخَ کَانَ عَلَیْہِ الْاَجْرُ الْمُسَمّٰی لِلْفَرْسَخِ وَفِیْمَا زَادَ عَلَی الْفَرْسَخِ یَکُوْنُ غَاصِبًا وَلَا اَجْرَ عَلَیْہِ وَاِنْ اَرْضَی الْمُسْتَاْجِرُ صَاحِبَ

الدَّابَّةِ بِشَیٍٔ کَانَ اَفْضَلَ یعنے اگر کسی شخص نے ایک جانور سواری کا ایک فرسنگ کے سفر کے لیے کرایہ لیا پہر اس پر سات فرسنگ تک سوار ہو کر چلا گیا تو اسکو وہی کرایہ دینا ہوگا جو ایک فرسنگ کے لیے مقرر کیا تہا اس سے زیادہ فرسنگون کی سواری مین وہ غاصب ہوگا لیکن اسکو کرایہ دینا لازم نہین ہے اور اگر کرایہ دار سواری کے مالک کو کچہ دیکر راضی کرے تو یہ افضل بات ہے

مسئلہ یازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے قاضیخانؒ اور فتاوی سراجیہ اور فتاوے عالمگیری مین لکہا ہے وَالَّذِیْ رَعُفَ فَلَا یَرْقَاُ دَمُہٗ فَاَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ بِدَمِہٖ عَلٰی جَبْھَتِہٖ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ الْاِسْکَافُ یَجُوْزُ قِیْلَ لَوْکُتِبَ بِالْبَوْلِ قَالَ لَوْکَانَ فِیْہِ شِفَآءٌ لَا بَاْسَ بِہٖ قِیْلَ لَوْکُتِبَ عَلٰی جِلْدِ مَیْتَۃٍ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ شِفَآءٌ جَازَ یعنی جسکی نکسیر پہوٹے اور خون نہ تہمے سو اگر وہ خون کے ساتہہ اپنی پیشانی پر کچہ قرآن لکہائے تو بقول ابوبکر اسکاف یہ امر جائز ہے اور بعض کا قول ہے اگر پیشاب سے قرآن لکہ لے تو بہی مضائقہ نہین ہے اگر اس مین اس کو شفا ہو اور اگر مردار کی کہال پر قرآن شریف لکہ لے تو بہی مضائقہ نہین اگر اس مین شفا ہو

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو ہدایہ مین لکہا ہے لَا رِبٰوا بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِیِّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ یعنے درمیان مسلمان و حربی کے دار الحرب مین بیاج نہین یعنی کفار کے ملک مین مسلمانون کو انکا فروع سے بیاج لینا منع نہین ہے

مسئلہ سیزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ[۱] مین لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی محرمات ابدی مثل مان اور بہن اور بیٹی اور انکے سوا جنکو حرام کیا ہی خدانے جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے ان سی تو بہی ابو حنیفہ کے نزدیک اسپر حد نہین آتی اور بیان اُسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و دوم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ چہاردہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ[۲] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اور جو چیز کہ حکم کرے ساتھ اسکے قاضی ظاہر مین ساتھ حرام کرنے اسکے کے پس وہ حکم باطن مین بہی اسیطرح ہے نزدیک ابحنیفہ اور اسی طرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے کے مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت پر دعوے کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جہوٹے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اُسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر بہی اسکی بی بی ہے اور اس سے صحبت کرنا بہی اس شخصکو حلال ہی اور بیان اسکا بہی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے

مسئلہ پانزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہی جو کہ چلپی[۳] حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سی نقل کر کے لکھا ہے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی (بدلے زنا کرنے کے) اگر لیا ہے مقرر کر کر (یعنے جس طرح سے کہ کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کر لیتی ہین) تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اور بیان اسکا بہی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب کے پہلے گزرا

مسئلہ شانزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق مین لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا اگر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی بھی دے تو بھی اسکا عہد ذمی کا نہین ٹوٹتا اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردون ابو یوسف و محمد کا ہے اور بیان اسکا بھی بارھوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و چہارم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ ہفت دہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ نبیذ کھجور اور انگور خشک کے شراب اس مقدار تک پینی درست ہی کہ نشہ نہ کرے لیکن لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ قوت کے لیے پیے اور بیان اسکا بھی بارھوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و یکم مین اس کتاب مین پہلے گزرا

مسئلہ ہژدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ امام ابو یوسف کے نزدیک سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی اور بیان اسکا پندرھوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ اول مین پہلے گذرا

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی کہ اگر نماز پڑہی جاوے اور کتے کے چمڑے کے یا بھیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہی تو جائز ہی نماز اسکی اور بیان اسکا بھی پندرھوین مغالطے کے مسئلہ اول مین پہلے گزرا

مسئلہ بستم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی وَكَذَا النَّائِمَةُ وَالْمَجْنُونَةُ اِذَا جَامَعَهُمَا زَوْجُهُمَا عَلَيْهِمَا الْقَضَاءُ دُوْنَ الْكَفَّارَةِ

یہ عبارت فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۰ میں ہے

وَقَالَ زُفَرُ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهَا لِاَنَّهُمَا فِيْ مَعْنَى النِّسْيَانِ یعنی اسیطرح سے ہوی اور مجنونہ عورت سے جبکہ صحبت کرے ان سے خاوندان کا ان دونون پر (یعنے مرد پر بہی اور عورت پر بہی روزے کی) قضا ہی نہ کفارہ اور کہا زفر نے نہین ٹوٹتا روزہ ان دونون کا اسلیے کہ وہ دونو بیچ معنے نسیان کے ہین (یعنے یون سمجھنا چاہیے کہ انہون نے بہولکر جماع کیا ہے)

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے[۱] قاضیخان مین لکہا ہو وَكَذَا اِذَا جَامَعَ بَهِيْمَةً وَلَمْ يُنْزِلْ اَوْ مَيْتَةً وَلَمْ يُنْزِلْ اَوْ نَاكَحَ بِيَدِهٖ وَلَمْ يُنْزِلْ اَوْ جَامَعَ فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَلَمْ يُنْزِلْ وَاِنْ اَنْزَلَ فِيْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ كَانَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُوْنَ الْكَفَّارَةِ لِوُجُوْدِ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ بِصِفَةِ النُّقْصَانِ یعنے اور اسیطرح جبکہ جماع کرے ساتہہ چہارپایہ کے اور نہ انزال ہو یا جماع کرے مردی کو اور نہ انزال ہو اور مشت زنی کری اور نہ انزال ہو یا جماع کرے سوا فرج کے اور نہ انزال ہو تو ان سب صورتون مین روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر انزال ہو تو روزے کی قضا ہی نہ کفارہ واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتہہ صفت نقصان کے ۔

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی[۲] برہنہ مین لکہا ہی اگر خرقہ بر ذکر بپیچید و در آورد اگر نرم باشد قضاست و کفارت و اگر درشت بود قضا و غسل لازم نہ کما فی المجموعہ

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار[۳] ترجمہ اردو در المختار مین لکہا ہے وَلَا حَدَّ بِزِنَا غَيْرِ مُكَلَّفٍ بِمُكَلَّفَةٍ مُطْلَقًا لَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهَا وَلَا حَدَّ بِزِنَا الْمُسْتَاْجَرَةِ لَهٗ یعنے اور حد نہین مرد غیر مکلف پر زنا کرنے سے

[۱] یہ عبارت فتاوی قاضیخان چہاپہ لکہنو کے جلد اول کے صفحہ ۱۰۳ مین ہے ۔

[۲] یہ عبارت فتاوی برہنہ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۵۱ مین ہے ۔

[۳] یہ عبارت غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار چہاپہ لکہنو کے جلد دوسرے کے صفحہ ۴۱۳ مین ہے ۔

ساتھ عورت مکلفہ کے مطلقا نہ مرد پر نہ عورت پر اور حد نہین اس عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جسکو زنا کرنے کیواسطے مزدوری دی اور فتاوی قاضیخان اور کنز الدقائق[له] مین لکھا ہو وَلَوِ اسْتَأْجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا فَزَنَى بِهَا لَا يُحَدُّ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ یعنے اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنیکے اس سے پس (اگر) زنا کیا اُس نے ساتھ اسکے نہ حد ماری جاوے اُسکو بموجب قول ابی حنیفہ علیہ الرحمہ کے

مسئلہ بست وچہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ[عه] مین لکھا ہے فَاِنْ اَوْلَجَ فِي قُبُلِ خُنْثَى مُشْكِلٍ اَوْ اَوْلَجَ الْخُنْثَى ذَكَرَهُ فِي فَرْجٍ اَوْ وَطِئَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فِي قُبُلِهِ فَلَا غُسْلَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا یعنے پس اگر داخل کرے بیچ فرج خنثے مشکل کے (یعنے جسکو دونو راہون سے ساتھ ہی پیشاب نکلتا ہو) یا داخل کرے خنثی (یعنے جو شخص کہ فرج اور ذکر دونو رکھتا ہو) ذکر اپنے کو بیچ فرج کے یا وطی کرے ایک ان دونون مین سے دوسریکو بیچ فرج اسکے کے پس غسل (واجب) نہین ہے ان مین سے

مسئلہ بست وپنجم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ ار دودر المختار[سه] مین لکھا ہو لَا بِالزِّنَا بِالْكُرْهِ یعنے حد نہین جبر اور زبردستی کے زنا سے

مسئلہ بست وششم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہو وَالْمَرْهُوْنَةُ[عه] فِي حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِي رِوَايَةِ كِتَابِ الرَّهْنِ فَفِي هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا يَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ یعنے اگر کسینے کسی کی لونڈی گرو رکھی پھر اس لونڈی سے اس نے زنا کیا تو اسپر حد واجب نہین ہے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ لونڈی مجھ پر حرام ہے

مسئلہ بست وہفتم

له یہ عبارت فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد چہارم کے صفحہ ۴۲۴ مین ہے

عه یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے

سه یہ عبارت غایۃ الاوطار چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۴۱۲ مین ہے

عه یہ عبارت ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰۲ مین ہے

Presented by: www.jafrilibrary.com

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار[1] مین لکھا ہی اَمَرَ المُسلِمُ بِبَیعِ خَمرٍ اَو خِنزِیرٍ اَو شِرَائِھِمَا اَمَرَ وَکِّلَ المُسلِمُ ذِمِّیًّا اَو اَمَرَ المُحرِمُ غَیرَہٗ اَی غَیرَ المُحرِمِ بِبَیعِ صَیدِہٖ یَعنِی صَحَّ ذٰلِکَ عِندَ الاِمَامِ مَعَ اَشَدِّ کَرَاھَۃٍ ترجمہ یعنے اگر امر کیا مسلم نے یعنے وکیل کیا مسلم نے ذمی کو شراب اور سور کے بیچنے یا خرید کرنیکے واسطے یا محرم نے غیر محرم سے کہا اپنے شکار کے بیچنے کیواسطے یعنے یہ توکیل اور بیع اور شرا امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے کراہت کی ساتھہ مسئلہ بست وہشتم اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہی[2] وَلَو اَکَلَتِ النَّجَاسَۃَ وَغَیرَھَا بِحَیثُ لَم یَنتِن لَحمُھَا حَلَّت کَمَا حَلَّ اَکلُ جَدْیٍ غُذِیَ بِلَبَنِ خِنزِیرٍ لِاَنَّ لَحمَہٗ لَا یَتَغَیَّرُ وَمَا غُذِیَ بِہٖ یَصِیرُ مُستَھلِکًا لَا یَبقٰی لَہٗ اَثَرٌ یعنے اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونون کہاتا ہو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہی جو پالا گیا سور کے دودہ سی اسواسطے کہ اسکا گوشت متغیر نہین ہوتا اور جو دودہ اسکا غذا ہو وہ نیست ونابود ہو جاتا ہے اسکا کچہ اثر باقی نہین رہتا ہے۔

مسئلہ بست ونہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ رد المحتار[3] شرح در المختار مین لکھا ہے وَکَذَا اخْتَارَہٗ صَاحِبُ الھِدَایَۃِ فِی التَّجنِیسِ فَقَالَ لَو رَعُفَ فَکَتَبَ الفَاتِحَۃَ بِالدَّمِ عَلٰی جَبھَتِہٖ وَاَنفِہٖ جَازَ لِلاِستِشفَاءِ وَبِالبَولِ اَیضًا اِن عُلِمَ فِیہِ شِفَاءٌ لَا بَاسَ بِہٖ یعنے اور اسیطرح اختیار کیا ہی اسکو صاحب ہدایہ نے تجنیس مین پس کہا اگر کسی کے نکسیر پھوٹی پس لکہی سورہ فاتحہ کو ساتہ خون کی پیشانی اپنی پر اور ناک اپنی پر تو جائز ہے واسطے شفا کے اور ساتہ پیشاب کے بھی لکھنا سورہ فاتحہ کا جائز ہے اگر جانا جاوے کہ اس مین شفا ہے تو مضائقہ نہین ہے۔

[1] یہ عبارت غایۃ الاوطار چھاپہ نولکشور کے جلد [illegible] کے صفحہ ۹۵ مین [illegible]
[2] یہ عبارت غایۃ الاوطار چھاپہ نولکشور کے جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۶ مین ہے
[3] یہ عبارت رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ [illegible] مین ہے

مسئلہ سی ام

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہی جو کہ درالمختار[۲۰] مین لکھا ہے قَالَ بَعْضُهُمْ اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ الْفَاتِحَةَ اَنْ يُعَاتِبَنِي الشَّافِعِيُّ اَوْ قَرَاْتُهَا يُعَاتِبُنِي اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاخْتَرْتُ الْاِمَامَةَ یعنے اور کہا بعض علمار نے ڈرتا ہون مین اس بات سے کہ ترک کردون سورہ فاتحہ کو جو جھڑک دین مجھہ کو امام شافعی یا پڑہون مین اسکو تو جھڑک دین مجھکو ابوحنیفہ تو اسی سبب سے اختیار کیا مینے امامت کو۔

مسئلہ سی و یکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ درالمختار[۲۱] اور فتح القدیر مین لکھا ہے وَقِيْلَ اكْتَفَوْا بِقِيَامِ الْفِرَاشِ بِلَا دُخُوْلٍ كَتَزَوُّجِ الْمَغْرِبِيِّ بِمَشْرِقِيَّةٍ بَيْنَهُمَا مَسَافَةُ سَنَةٍ فَوَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ مُنْذُ تَزَوَّجَهَا لِتَصَوُّرِهٖ كَرَامَةً وَاسْتِخْدَامًا یعنے البتہ کفایت کی ہے فقہا نے قیام فراش بلا دخول پر ثبوت نسب مین (قیام فراش عبارت ہے حلت وطی سے جو بہ سبب عقد کے ہو اگر دخول حقیقی اور حکمی کچہ بہی نہ ہو) مانند نکاح مغربی کی عورت مشرقیہ سے یعنے مرد منتہای مغرب اور عورت منتہای مشرق مین تہی فاصلہ سے رہتے ہون کہ دونون کے درمیان مین سال بہر کی راہ ہو سو جنکو جہ مشرقیہ پوری چہہ مہینہ مین جنے ابتدا نکاح سے تو یہ ولد ثابت النسب ہے بہ سبب متصور ہونے وطی کے باعتبار کرامت یا استخدام جن کے

مسئلہ سی و دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ردالمحتار شرح درالمختار مین لکھا ہے[۲۲] اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ اَيْ بِالْكَفِّ اِذَا كَانَ لِاسْتِجْلَابِ الشَّهْوَةِ اَمَّا اِذَا غَلَبَتْهُ الشَّهْوَةُ وَلَيْسَ لَهٗ زَوْجَةٌ وَلَا اَمَةٌ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لِتَسْكِيْنِهَا فَالرَّجَاءُ اَنْ لَا وَبَالَ كَمَا قَالَهٗ اَبُو اللَّيْثِ وَيَجِبُ لَوْ خَافَ الزِّنٰى یعنے ہاتہہ سے منی زائل کرنی حرام ہے جبکہ ہو دارادہ) دور کرنے شہوت کا اپر جبکہ ہو غلبہ شہوت کا اور نہین ہے اسکی

[۲۰] یہ عبارت ردالمختار شرح درالمختار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر ہے

[۲۱] یہ عبارت غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درالمختار چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰۲ میں اور فتح القدیر چھاپہ ایضا جلد الثانی کے صفحہ ۳۲۳ میں ہے

[۲۲] یہ عبارت ردالمحتار شرح درالمختار مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۱۵۲ میں ہے

زوجہ اور نہ لونڈی پس مشت زنی کرے واسطے ٹالنے شہوت کے پس امید رکھتا ہون مین کہ اسپر گناہ نہ ہوگا جیسا کہ ابو اللیث نے کہا اور واجب ہے مشت زنی کرنی اگر ہو خوف زنا کا۔

مسئلہ سی و سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہی ناطِقٍ خَرَجَ وَطْیُ الْاَخْرَسِ فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ لِلشُّبْہۃِ یعنے زنا عبارت ہی وطی مکلف ناطق سے یعنے جو بولتا ہے تو اس قید سے گونگے کا جماع کرنا حد زنا سے نکل گیا تو گونگے پر کسیطرح حد نہین بسبب شبہ کے ہم گونگا خواہ اشارہ سی زنا کا اقرار کرے خواہ اسکے زنا پر گواہ قائم ہون بہر صورت اسپر حد نہین بسبب شبہ کے **فائدہ** اب جاننا چاہیے کہ کتب فقہ حنفیہ مین اس قسم کے مسائل بے شمار ہین لیکن بخوف طول ہونے اس کتاب کے صرف انہین مسئلون پر جو کہ مذکور ہوئے اکتفا کیا گیا سو جسکو زیادہ شوق ہو وہ کتب فقہ حنفیہ کا مطالعہ کرے اور دیکھے اور اگر کوئی حنفی بسبب مردود لکھنے کے مسائل مذکورہ کے برا منائے اور غصے مین آوے اور چونک اٹھے تو جواب یہ ہی کہ ان مسائل پر عمل کرنے اور اعتقاد رکھنے کے لیے حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ ان پر عمل کرنا اور اعتقاد رکھنا قرآن اور حدیثون کے صاف صاف مخالف ہی اور یہ ظاہر ہے کہ جس عقیدے اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہ ہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہمین سی پس وہ مردود ہی اب ہم حنفیون سے پوچھتے ہین کہ تمہارے حنفی مقتداؤن اور پیشواؤن نے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی ایسی صحیح حدیثون کو مردود کہدیا ہے کہ جنکو صحابہ کی جماعت کی جماعت نے روایت کیا ہے اور بڑی بڑے محدثون اور مجتہدون نے انپر اعتقاد رکھا ہے اور عمل کیا ہی اسکا کیا باعث

(حاشیہ) ۱ یہ مضمون غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار چھپا ہوا نولکشور کے جلد دوسری کے صفحہ ۱۰۳ ۔ مین ہے ۱۲

۲ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے پہلی فصل مین ہے ۱۲

ہے آیا ایک صحیح حدیث اگر بظاہر دوسری حدیث صحیح کے معارض تمکو معلوم ہو تو آیا کس کو عمل کے
لائق اور دوسری کو مردود آپ جانتے ہین ویا جو جو حدیثین صحیحہ تمہارے امام اور تمہارے فقیہون کے
اقوال کے خلاف ہین وہ آپ لوگون کے نزدیک مردود سمجھی جاتی ہین ذرا بیان تو کیجیے ابا میرہ
واسطے التصدیق اپنے دعوی کے دو صحیح حدیثین کہ جنکو حنفیہ نے مردود لکھا ہے اس مقام مین معرض
نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَا بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھہ قسم
اور گواہ کے (جبکہ مدعی نے ایک ہی گواہ گذرانا تو بدلے دوسرے گواہ کے اس سے قسم لی گئی) روایت
کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت
کیا ہے اس حدیث کو ابن عباس اور جابر اور حضرت علی اور ابی ہریرہ اور سُرّق اور عمارہ بن حزم اور
سعد بن عبادہ اور زینب اور عمر بن الخطاب اور مغیرہ اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو
بن عاص اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور ابوسعید خدری اور بلال بن حارث اور سلمہ بن
قیس اور عامر بن ربیعہ اور سہل بن سعد اور تمیم داری اور ام سلمہ اور انس نے اور دلیل
پکڑی ہے ساتھہ اس حدیث کے صحابہ کی جماعت اور تابعین اور جو لوگ کہ بعد انکے ہوئے ہین
(یعنے تبع تابعین وغیرہ نے) اس بات پر کہ جائز ہے حکم ساتھہ ایک گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت
کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیرالمومنین حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور
ابن عباس اور عمر بن عبدالعزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہای مدینہ اور ناصر اور ہادی
اور مالک اور شافعی سے (یعنے انکا مذہب یہی ہو کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو
بدلے دوسرے گواہ کے مدعی سے قسم لینی جائز ہے) لیکن حنفیہ کی عقل پر ایسے پتھر پڑ گئے ہین کہ
ابن عباس کی ایسی صحیح حدیث کو اپنی اصول کی کتابون مین صاف صاف مردود کہہ گئے
ہین چنانچہ غایۃ التحقیق شرح حسامی مین حدیث مذکور کی نسبت لکھا ہو وَالْعَمَلُ بِخَبَرِ

اَلشَّاهِدِ وَالْيَمِيْنِ يُوْجِبُ تَرْكَ الْعَمَلِ بِمُوْجَبِ هٰذَا الْخَبَرِ فَيَكُوْنُ مَرْدُوْدًا یعنے عمل کرنا ساتھ حدیث گواہ اور قسم والی کے ثابت کرتا ہے چھوڑ دینا عمل کا موجب اس حدیث شریف مشہور کے (یعنے جس حدیث مین یہ آیا ہے کہ گواہ اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اس شخص کے کہ انکار کرے) پس مقابلہ مین اس حدیث کے ہوئی حدیث مذکور ابن عباس کی مردود دوسری حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ تھن مین جمع رکھو دودہ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکھانے کو سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے اسکو ایک صاع کھجور (عوض اسکے دودہ کے) ساتھہ دیگر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** دغاباز لوگ کئی دن کا دودہ گائے بکری اونٹنی کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دہوکے سی مول لیوی سو فرمایا کہ بعد لینے کے اسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے ایک صاع کھجور دودہ کے عوض بدلہ دیکر کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور اسکے قائل ہین امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقیہ محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کے ہے اور کہا جمہور علما نے اس حدیث کی مخالفت کرنیوالون کے جواب مین کہ جب کوئی بات سنت سے ثابت ہوجاوے تو نہ رد کیا جاوے اسکو ساتھ عقل کے انتہی مختصراً اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین کہ اسی بات پر فتوی ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ کا اور نہین مخالفت کی انکی صحابہ مین سے کسی نے بہی اور قائل ہوئے ہین اسکے جمہور علما اور تابعین اور جو لوگ بعد انکے ہوئے ہین یعنے تبع تابعین وغیرہ مین سے اتنے لوگ کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا انتہی لیکن

مخالفت کی ہی اسکی ابوحنیفہ اور محمد نے چنانچہ رد المحتار[۱] شرح در المختار مین لکھا ہے وَلَمْ یَاْخُذْ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٌ بِہٖ لِاَنَّ الْخَبَرَ مُخَالِفٌ لِلْاُصُوْلِ یعنے اور نہین لیا (یعنے نہین عمل کیا) ابوحنیفہ اور محمد نے ساتھ اس حدیث کے اسلیے کہ وہ حدیث مخالف ہی اصول کے اور غایت التحقیق[۲] شرح حسامی مین لکھا ہے فَاِیْجَابُ التَّمْرِ مَکَانَہٗ یَکُوْنُ مُخَالِفًا لِلْقِیَاسِ فَیَکُوْنُ نَاسِخًا لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ الْمُوْجِبَیْنِ لِلْعَمَلِ بِالْقِیَاسِ مُعَارِضًا لِلْاِجْمَاعِ الْمُوْجِبِ لِلْعَمَلِ فَیَکُوْنُ مَرْدُوْدًا یعنے پس واجب کرنا کھجورون کا بدلے دودہ کے مخالف ہی قیاس کے پس ہوا کھجورون کا دینا ناسخ واسطے کتاب اور سنت کی کہ جن سے ثابت ہی عمل کرنا قیاس پر (اور نیز) معارض ہے واسطے اجماع کے کیونکہ اسے بہی قیاس پر عمل کرنا ثابت ہی پس ہوئی یہ حدیث مردود اور اسیطرح لکھا ہے تلویح[۳] حاشیہ توضیح مین بہی سبحان اللہ فقہ حنفیہ کی خانہ سازو اہیات اور ژٹلیات باتین تو دین ہوگیا اور جناب رسالتماب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثین حنفیہ کے نزدیک اُنکے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے مردود ٹہیرین سو میرے خیال مین یون آتا ہے کہ یہ جو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو اور فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہاری بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے کہا مانا رسول اللہ کا پس اس نے کہا مانا اللہ کا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا یعنے جو دے تمکو رسول پس لے لو اسکو اور جس سے منع کرے سو چہوڑ دو شاید انکے نزدیک معنے ان آیتون کے یہی ہونگے کہ جہانتک بن پڑے پیغمبر کی مخالفت ہی کرنی چاہیے اور جو جو حدیثین صحیحہ امام کے قول کے مخالف پائی جاوین انکو مردود جاننا چاہیے غرض یہ لوگ

---

[۱] یہ عبارت رد المحتار [illegible] جلد چوتھی چھاپہ دہلی کے صفحہ [illegible] مین ہے

[۲] یہ عبارت غایۃ التحقیق چھاپہ [illegible] کے صفحہ ۱۶۴ [illegible] مین ہے

[۳] یہ مضمون [illegible] تلویح چھاپہ [illegible] کے صفحہ [illegible] مین ہے

خدا کے غضب اور قہر سے ذرا بھی نہین ڈرتے ہین اگر انکو کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو اپنے امام کی بات کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے فوراً ارد کر دیتے اور اسکی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھتے مگر یہ لوگ برخلاف اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثون کو مردود سمجھنے لگ گئے ہین اور اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا ذرا بھی لحاظ نہین کرتے ہین اللہ تعالی بچاوے ایسے بُرے عقیدے سے آمین

اٹھارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ کتاب ہدایہ ہمارے مذہب کی بڑی مقبول اور جامع ہے ہزارہا علما اسپر بے کھٹکے عمل کیے جاتے ہین اور اسکی روایات پر فتوی دیتے چلے جاتے ہین اور آجتک اسکے کسی مسئلہ پر بھی کسی شخص نے جرح و قدح نہین کی ہے لیکن حدیث پر چلنے والے اسکو نہین مانتے ہین اور اسکی اکثر حدیثون کو ضعیف اور بعض کو مردود اور خانہ ساز بتلاتے ہین سو جواب یہ کہ علماء محققین مین سے کتاب ہدایہ کو کوئی بھی مقبول نہین سمجھتا اور نہ اسکے سب مسائل پر عمل کرنا صحیح جانتا ہے البتہ متعصب حنفیہ اُسکو مقبول بھی کہتے ہین اور اُسکے تمام مسائل پر عمل کرنا بھی صحیح جانتے ہین سو وہ اس مقدمہ مین مجبور ہین اسلیے کہ وہ تو سوائے اپنے امام کے مسائل یعنی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہ حنفیہ مین درج ہین انکے خلاف خواہ قرآن مجید کا کوئی مسئلہ ہو خواہ حدیث صحیح کا کسی کو بھی عمل کے لائق نہین جانتے ہین ہان قرآن اور حدیث صحیح کے جو جو مسائل کہ انکے امام نے لیے ہین انپر تو حنفیہ عمل کرہی لینگے لیکن قرآن اور حدیث صحیح کے جن جن مسائل کو انکے امام نے نہین لیا ہے انپر تو کبھی بھی نہ چلینگے اور بیان اسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے غرضکہ کتاب ہدایہ مین کہ جسکے سامنے حنفیہ قرآن اور حدیث کی بھی کچھ حقیقت نہین سمجھتے ہین صدہا موضوع یعنے بناوٹی ۔۔ گھڑی ہوئی حدیثین موجود ہین چنانچہ واسطے

تصدیق اپنے دعوی کی اس قسم کی تھوڑی سی حدیثین بطور مشت نمونہ خروارے اس مقام مین بغرض
نقل مین لاتاہون تاکہ کتاب ہدایہ کی حقیقت سے کہ جسپر حنفیہ بے کھٹکے عمل کیے جاتے ہین اور فتوی دیے
جاتے ہین عوام لوگ بھی واقف ہوجاوین اور حنفیہ کے اس وہم کے مین نہ آجاوین دیکھیے حدیث اول
لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَا یُسَمِّ یعنے نہین ہے وضو اس شخص کا جو نہ پڑہے بسم اللہ کہا عینی نے شرح ہدایہ مین کہ
نہین اخراج کیا اس حدیث کو ساتھہ ان لفظون کے کسینے بھی حدیث دوم خَلِّلُوا اَصَابِعَکُمْ کَیْ
لَا تُخَلِّلْهَا نَارُ جَهَنَّمَ یعنے خلال کرو اپنی انگلیون کو تاکہ نہ خلال کرے انکو آگ دوزخ کی کہا عینی
نے نہین وارد ہوئی یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے حدیث سوم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُحِبُّ التَّیَامُنَ
فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتَّی التَّنَعُّلِ وَالتَّرَجُّلِ یعنے تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہے داہنی طرف سے شروع
کرنیوالے کو یہانتک کہ جوتی پہنتی اور کنگھی کرنے مین بھی کہا عینی نے کہ نہین نکالا کسی شخص نے
بھی اس حدیث کو ساتھہ ان لفظون کے حدیث چہارم قَاءَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ یعنے قے کی حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے پس نہین وضو کیا کہا عینی نے یہ حدیث غریب ہے نہین ذکر کیا اسکا کسینے بھی حدیث
کی کتابون مین حدیث پنجم لَا وُضُوءَ عَلٰی مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا اَوْ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا
اِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ یعنی
نہین لازم ہے وضو اس شخص پر جو سوجاوے کہڑے یا بیٹہے ہوئے رکوع مین یا سجدہ مین سوا
اسکے نہین کہ وضو کرنا لازم ہے اسپر جو سوجاوے لیٹ کر اسلیے کہ جب سو جاوے لیٹ کر ڈھیلے
ہوجاتے ہین جوڑ اسکے کہا عینی نے یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے غریب ہے یعنے ان لفظون کے
ساتھہ آئی ہی نہین حدیث ششم اِنَّهُمَا فَرْضَانِ فِی الْجَنَابَةِ سُنَّتَانِ فِی الْوُضُوءِ یعنی
یہ دونون (یعنے ناک مین اور موہنہ مین پانی ڈالنا) فرض ہین جنابت مین سنت ہین وضو مین
کہا عینی نے کہ کہا سروجی نے کہ ہمکو نہین معلوم کہ یہ حدیث کہان ہے حدیث ہفتم

الماء طهور لا ینجسه شیٔ الا ما غیر لونه او طعمه او ریحه یعنے پانی پاک ہی نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز مگر یہ کہ متغیر ہوجاوے رنگ اسکا اور مزہ اسکا یا بو اسکی کہا عینی نے کہ نہین ثابت ہوئی یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے حدیث ہشتم عن انس انہ قال فی الفارۃ اذا ماتت فی البئر واخرجت من ساعتہ ینزح منہا عشرون دلوا یعنے حدیث انس کی کہ تحقیق اس نے کہا بیچ چوہے کے جب مری کوئین مین اور نکالا جاوی اسیوقت نکالا جاوے اس مین سے پانی بیس بوکے کہا عینی نے کہ مشہور کتابون مین اسحدیث کا ذکر تک بھی نہین ہی حدیث نہم حدیث مغیرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدیہ علی خفیہ ومدھما من الاصابع الی اعلاھما مسحۃ واحدۃ وکانی انظر الی اثر المسح علی خف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطوطا بالاصابع یعنے حدیث مغیرہ کی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھے دونو ہاتھہ اپنے اوپر دونو موزون اپنے کے اور کھینچا انکو انگلیون سے اوپر تک ایک بار اور گویا کہ مین نظر کرتا ہون طرف نشان مسح کے اوپر موزے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کئی خط تھے انگلیون کے کہا عینی نے کہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی اسوجہ پر وارد نہین ہوئی حدیث دہم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتیہ ثم اقرصیہ ثم اغسلیہ بالماء لا یضرک اثرہ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھرچ اسکو پھر چٹکیون سے مل اسکو پھر دھو اسکو ساتھہ پانی کے اور نہین ضرر کرتا تجھکو نشان اسکا کہا عینی نے یہ حدیث نہین روایت کی گئی ہے ساتھہ ان لفظون کے حدیث یازدہم لقولہ علیہ السلام لعائشۃ فاغسلیہ ان کان رطبا وافرکیہ ان کان یابسا یعنے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت عائشہ کے پس دھو اسکو اگر ہو (منی) تر اور مل اسکو اگر ہو خشک کہا عینی نے یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے غریب ہے یعنے ان لفظون کے ساتھہ آئی ہی نہین حدیث دوازدہم ذکوۃ الارض یبسھا یعنے پاکی زمین کی اسکا سوکنا ہے کہا عینی نے کہ

اسناد اسکی کسیننے بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچائی یعنے یہ حدیث مرفوع نہین ہے
اسیطرح لکھا ہی شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ مین حدیث سیزدہم مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ
وَقْتٌ لَكَ وَلِأُمَّتِكَ یعنے (کہا جبرئیل نے حضرت سی) کہ درمیان ان دونو وقتون کے تیری
نماز کا بہی وقت ہی اور تیری امت کا بہی کہا عینی نے کہ اسحدیث کو ان لفظون کے ساتہہ کسی نے
بہی روایت نہین کیا حدیث چہاردہم لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ إِذَا
اسْوَدَّ الْأُفُقُ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت نماز مغرب کا جب سیاہ ہو کنارہ
اسمان کا کہا عینی نے یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے غریب ہے وارد نہین ہوی اس طرح
حدیث پانزدہم لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاٰخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ یعنے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آخر وقت عشا کا ہی جب تک نہ طلوع ہو فجر کہا عینی نے
یہ حدیث غریب ہے نہین وارد ہوئی یہ حدیث ساتہہ اس عبارت کے اب جاننا چاہیے کہ کتاب ہدایہ
کی یہ سب موضوع یعنے جہوٹہ بناوٹی حدیثین جو کہ اوپر مذکور ہوئین صرف عینی شرح ہدایہ
کو کتاب المواقیت تک سرسری نظر سے نکالی گئی ہین پس اسیپر قیاس کرلینا چاہیے کہ جو شخص
اول سی آخر تک تمام کتاب عینی کو اس غرض سے دیکہے کہ اس مین سی ہدایہ کی موضوع یعنے جہوٹی
حدیثون کو جدا کرلون تو وہ کسقدر موضوع حدیثین اس مین سی نکالے گا حالانکہ ابن ہمام اور
عینی شارحین ہدایہ یہ دونو حنفی المذہب کے ہی علما ہین اور جہانتک اُن سی بن آئی ہے
حنفی المذہب کے بنانے اور حدیثون صحیحہ کے باطل کرنے مین حیلہ سازیان کرتے رہی ہین
باوجود اس بات کے وہ دونو ہدایہ کی صدہا حدیثون کے موضوع یعنے جہوٹی ہونے کی قائل
ہوگئے ہین لیکن اگر کوئی شخص ہدایہ کی تخریجین مثل عنایہ بمعرفت احادیث الہدایہ تالیف
محی الدین عبد القادر اور نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ تالیف جمال الدین یوسف زیلعی
الدرایہ فی منتخب احادیث الہدایہ تالیف ابن حجر عسقلانی وغیرہ دیکہے تو ہدایہ کی حدیثون

له یہ حدیث ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول العبادات صفحہ ۲۵ ... عینی
۲ه یہ عبارت عینی چھاپہ ... جلد العبادات ... میں ہے
۳ه یہ حدیث ہدایہ مترجم فارسی ... صفحہ ۲۵ میں ہے
۴ه یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ لکھنؤ کے جلد العبادات صفحہ ۲۵۹ میں ہے
۵ه یہ حدیث ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ ... جلد العبادات صفحہ ۲۵ میں ہے
۶ه یہ عبارت عینی شرح ہدایہ ... جلد العبادات صفحہ ۲۵۹ میں ہے

کی قلعی خوب کھل سکتی ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ صاحب ہدایہ نے اس قدر ضعیف حدیثوں سے استدلال پکڑا ہے گویا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب امام صرف احادیث ضعاف پر ہی بنا کیا گیا ہے سو جسکو دیکھنا انکا منظور ہو وہ ہدایہ کا کوئی سا باب کھولکر دیکھہ لی اور صحیحین اور سُنن اربعہ کی حدیثین صحیحہ سے مقابلہ کرلے تو حقیقت معلوم ہوجاویگی اور یہ بات کچہ چھپی ہوئی نہیں اس بات کی قائل تو حنفیہ بھی ہیں چنانچہ کہا شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر السعادت[1] میں کہ کتاب ہدایہ کہ در دیار ما مشہور و معتبر ترین کتابہاست نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف وی در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ تر د محدثین خالی از ضعفے نہ غالباً اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ است انتہے۔ اور مؤید ہے اسکی کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرجی حنفی کا بلکہ اس سے بھی بڑہکر ہدایہ کی بے اعتباری اور اسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے چنانچہ تنبیہ[2] الوسنان میں ہے اِنَّ الْحَدِیْثَ لَمْ یَثْبُتْ لَہٗ سَنَدٌ فِی الْاُصُوْلِ وَلَا یَصْلُحُ لِلتَّمَسُّکِ وَالْقُبُوْلِ فَاِنَّ مَوْضُوْعَاتِ الزَّنَادِقَۃِ وَاَھْلِ الْبِدَعِ قَدْ جَاوَزَتْ مِائَۃَ اَلْفٍ مِنَ الْاَحَادِیْثِ کَمَا صَرَّحَ بِہِ النُّقَّادُ وَلَوْ وَجَدَہٗ وَاحِدٌ فِیْ بَعْضِ کُتُبِ الْحَنَفِیَّۃِ فَلَیْسَ بِہٖ اِعْتِدَادٌ کَیْفَ وَاَکْثَرُ مُتَاَخِّرِیْ فُقَھَائِنَا الْحَنَفِیَّۃِ مِنْ عُلَمَاءِ مَاوَرَاءِ النَّھْرِ وَالْعِرَاقِ وَالْخُرَاسَانِ لَمْ یُسْنِدُوْا اَحَادِیْثَھُمُ الَّتِیْ یَذْکُرُوْنَھَا فِیْ کُتُبِ الْحَنَفِیَّۃِ اِلٰی اَصْلٍ مِنْ اُصُوْلِ الْحَدِیْثِ الْجَلِیْلِ الْاٰثَارِ حَتّٰی صَاحِبُ الْھِدَایَۃِ الَّتِیْ عَلَیْہِ مَدَارُ رَحَی الْحَنَفِیَّۃِ یَظْھَرُ ذٰلِکَ لِمَنْ رَاجَعَ شَرْحَھَا الْمَوْسُوْمَ بِفَتْحِ الْقَدِیْرِ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ حُجَّۃِ الْحَنَفِیَّۃِ مَوْلَانَا الْمُحَقِّقِ کَمَالِ الدِّیْنِ بْنِ الْھُمَامِ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالْاِکْرَامُ فَاِنَّہٗ شَکَرَ اللّٰہُ مَسَاعِیْہِ قَدْ بَالَغَ فِیْ حِمَایَۃِ مَذْھَبِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ الْکُوْفِیِّ بِتَایِیْدِہٖ بِالْاَحَادِیْثِ الثَّابِتَۃِ فِی الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ وَالْمَسَانِیْدِ وَالْمَعَاجِمِ وَلَمْ یَتَیَسَّرْ لَہٗ عِنْدَ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْھِدَایَۃِ

[1] یہ عبارت شرح سفر السعادت چھاپہ نولکشور صفحہ ۲۳ میں ہے

[2] یہ عبارت تحفۃ الباری کی چھاپہ لاہور صفحہ ۱۲۰ میں ہے ۱۲

فِي أَكْثَرِ الْمَوَاضِعِ الظَّفَرَ بِلَفْظِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ وَلَمْ يَظْفَرْ فِي بَعْضِهَا بِشَيْءٍ اَصْلًا اِنْتَهٰى مَا فِيْ تَنْبِيْهِ الْوَسْنَانِ یعنے جب تک کسی حدیث کی سند ثابت نہ ہو کتب حدیث مین تو وہ سند پکڑنے اور قبول کرنے کے لائق نہین کیونکہ وضعی حدیثین جو جھیپے مرتدون اور بدعتیون نے وضع کی ہین ایک لاکھہ سے بڑہ گئی ہین جیسا کہ بیان کیا ہے پرکھنے والون نے اور اگر کوئی پاوے اس حدیث کو کسی حنفی کی کتاب مین تو اسکا کچہ اعتبار نہین اور کیونکر اعتبار ہو جس حالت مین کہ اکثر پچھلے فقہای حنفیہ ماوراء النہر اور عراق اور خراسان کی جن حدیثون کو اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے انکی سندین کتب حدیث ملبند شان تک نہین پہنچائین یہانتک کہ صاحب ہدایہ نے جس پر حنفیون کی چکی پھر رہی ہے ایسا ہی کیا ہی یہ بات اسپر ظاہر ہو جو ہدایہ کی شرح تصنیف ابن الہمام کو دیکھے کیونکہ اُس نے حمایت مذہب امام ابوحنیفہ کی حد کو پہنچادی ہے ساتھہ مدد کرنے اسکے کے ان احادیث سے جو کتب صحاح اور سنن اور مسندون اور معجمون مین ثابت ہین اور وقت نکالنے سندون احادیث ہدایہ کے ابن الہمام کو بہت جگہہ وہ لفظ حدیث کا نہین ملا جو صاحب ہدایہ لایا ہی اور بعض جگہہ کچہ بھی پتا نہین ملا اس حدیث کا جسکو صاحب ہدایہ لایا ہے تمام ہوئی عبارت تنبیہ الوسنان کی

انیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ مکہ معظمہ مین چارون امامون کے چار مصلے جو کہ اسوقت مین موجود ہین انکو حدیث پر چلنے والے لوگ بدعت کہتے ہین سو جواب اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ مکہ معظمہ مین چارون مصلے چارون اماموں کے علیحدہ علیحدہ ۸۰۱ھ اٹھہ سو ایک ہجری مین میں نے بیچ زمانہ فرح بن برقوق کی بنائی ہین لیکن انکے بنانے اور مقرر کرنیکے لیے نہ تو حکم خدا ناطق ہے اور نہ حکم رسول صلعم مین روایت ہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور بخاری

مشکوٰۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل

اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنے جس نے کوئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اس مین سے پس وہ مردود ہی **فائدہ** یعنے جس نے کوئی بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے ثبوت اسکا کتاب و سنت مین سو وہ مردود ہے اور سیرت احمدیہ و طریقہ محمدیہ مین لکھا ہی کہ معنے بدعت کے شرعی خاص زیادتی کرنا دین مین ہے یا کم کرنا اس مین سی کہ نئی نکالی گئی ہون بدون اذن شارع کے کہ ثبوت انکا نہ تو کسی حضرت کے قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہرًا اور نہ اشارۃً پایا گیا **دوم** یہ جو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّى یعنے پکڑو تم مقام ابراہیم کو جای نماز یہہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ بجز مقام ابراہیم کے اور کسی جگہہ پر مصلی نہ بنایا جاوے **سوم** مکہ معظمہ مین بسبب ہونی چار مصلون کے بہت لوگ اپنے ہی امام کی جماعت کے منتظر بیٹھے رہتی ہین اول جماعت کی ثواب سے محروم رہتے ہین اسلیے کہ انکے نزدیک غیر مذہب والون کے پیچھے نماز جائز ہی نہین پس ایسے لوگ صاف صاف مخالف ہین احدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہی یزید بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ سی کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے کے یعنے حجۃ الوداع مین پس نماز پڑہی مین نے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکی نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت نے دیکھا دو شخصون کو بیٹھے ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہین پڑہی تھی انہون نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونون کو میری پاس پس لائے گئے وہ دونو کانپتا تھا گوشت مونڈہون انکے کا یعنے حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھ پس کہا انہون نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑہ چکی بیچ گھرکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پھر آؤ تم مسجد مین کہ اسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھ نماز یون کے

پس تحقیق یہ نماز تمہاری لیے نفل ہے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے چہارم
مکہ معظمہ مین چارون مصلی مقرر کرنے مین خدا اور اسکے رسول کیطرف سے تو حکم ہی نہین لیکن
چارون اماموں سے بھی تو کسی امام نے ہر ایک امام کے علیحدہ علیحدہ چار مصلی بنانے کا حکم نہین دیا
پس اسی سبب سے کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی[1] مین وازراہ بدعت یک
جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود و در ترجیح و تفضیل جہت مختارہ خود ہر کس
سخنے خواہد آورد مثلا حنفیہ جہت را اختیار خواہند کرد امام ایشان جانب شمال کعبہ خواہد
استاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی ست زیرا کہ آنجناب جانب میزاب
متوجہ میشوند و شافعیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشان در شرقی کعبہ خواہد
استاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ ما استقبال باب کعبہ می نمائیم و قبلہ ما قبلہ منصوص است
کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى[2] و علی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح
جہات خود ہمین قسم نکات خواہند آورد لیکن اینہمہ نکات شعریہ ست و نزد اہل دین قابل
التفات نیست حکم نازل از پروردگار تو ہمین قدر ست کہ استقبال کعبہ را التزام باید نمود
و در سفر و حضر و بحر تا از شہرے بہ شہرے اورا از دست نباید داد - او کہا امام شوکانی نے ارشاد
السائل الی دلیل المسائل[3] مین کہ ہر دانا متشرع اس بات سے خوب واقف ہے کہ مذہبوں کے بننے
سے بڑا فساد واقع ہوا ہے اور اس بات کا بڑا اندیشہ ہے اور سخت خرابی اسمین ہوئی کہ ہر چہار
اماموں کے مقلدون نے علیحدہ علیحدہ اپنا دین بنا لیا ہے اور مکہ معظمہ مین ہر چہار مذہب
والے جدا جدا اپنی اپنی جماعتین کرنے لگ گئے ہین

بیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ حدیث پر چلنے والے
حدیث کی آسان آسان مسئلون پر عمل کرتے ہین مشکل پر نہین چلتے ہین سو جواب اسکا یہ ہے
کہ جو لوگ حدیث کی آسان آسان مسئلون کو چھوڑ کر مشکل مسائل پر عمل کرتے ہین وہ

[1] یہ عبارت تفسیر عزیزی چھاپہ لاہور کے سپارہ اول کے صفحہ ۳۹۵ مین ہے "
[2] یہ آیت پارہ سیقول کے [illegible] مین ہے "
[3] یہ مضمون [illegible] الصدیق [illegible] مطبوعہ [illegible] لکھنؤ کے صفحہ [illegible] مین ہے "

لوگ بڑے بیوقوف اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید مین فرمایا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ یعنے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھہ تمہارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ساتھہ تمہارے دشواری کا اور مسند امام احمد مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکی رخصت کے کام جیسے ناپسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکے گناہ کے کام اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت مین ہے جیسے کہ پسند کرتا ہے کہ ادا ہوان اسکے فرائض

اکیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جسقدر لوگ اس مذہب کے مقلد ہین اور کسی مذہب کے بہی نہین اور ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجای امتی کے امت محمد اوپر گمراہی کے اور ہاتھہ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا رہے جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے اور ابن ماجہ مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اور اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کا یہ مطلب نہین کہ جس طرف بہت لوگ ہوان حق اور ہدایت پر وہی لوگ ہوتے ہین اور جس طرف تہوڑے ہون وہ گمراہ ہوتے ہین کیونکہ اگر ان حدیثون کے یہی معنے لیے جاوین تو پہر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے ساتھہ والے نعوذ باللہ منہا سب گمراہ ٹہیرتے ہین کیونکہ معرکہ کربلا مین امام حسین رض کے ساتہ

تو صرف بیاسی آدمی مع انکے اہل بیت اور خادمون کے تھے اور عمر بن سعد کے ساتھ جو کہ امام
حسین سے لڑنے کو آیا تھا سوار اور پیادہ بائیس ہزار آدمی تھے غرضکہ مطلب ان حدیثون کا
یہ ہو کہ جسطرف اکثر مجتہد اور محدث ہین وہی بڑا گروہ ہے پس اگر امام اعظم ایک طرف ہون مثلاً
نخعی اور حسن بصری اور ثوری اور اسحاق اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل ایک طرف
پس مصنف خود دیکھ لے کہ سواد اعظم اور گروہ بڑی کدہر ہے غرض کہ اسلیے امام اعظم نے جو جو
مسائل لیے ہین وہ اکثر مسائل حدیث کے بہی خلاف ہین اور امام مالک اور شافعی اور امام
احمد بن حنبل بلکہ انکے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد کے بہی خلاف ہین لیکن تاہم مقلد امام
اعظم کے یہی کہی جاتے ہین کہ ہم بڑے گروہ والے ہین اور ہم ہی حق پر ہین لیکن طوطی کی طرح
اپنے آپکو اپنی زبان سے میان مٹھو کہنے سے کب کام چلتا ہے مگر یہ بیچارے کیا کرین انکی
تو دلون اور آنکھون پر تقلید کی پٹی لگ رہی ہی یہ کب سمجھتے ہین اور کب کسیکا کہنا مانتے ہین

بائیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ مجتہدون کا کوئی مسئلہ
بہی قرآن اور حدیث کے خلاف نہین ہے اور اگر کوئی ہوگا بہی تو اسکا باعث یہ سمجھا جاویگا
کہ اسکو مجتہدون نے بسبب لائق نہ ہونے عمل کے عمداً ترک کردیا ہوگا جواب اسکا یہ ہے
کہ اس تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقلدین مجتہد سے خطا ہونے کے قائل نہین ہین اور
قائل نہ ہونا خطا کا مجتہد سے یہ مذہب معتزلہ کا ہے چنانچہ توضیح اور شرح عقائد
نسفی اور شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد و اصول فقہ مین لکھا ہے وَذَهَبَ بَعْضُ
الْاَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ اِلٰى اَنَّ كُلَّ مُجْتَهِدٍ فِي الْمَسَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ
فِيهَا مُصِيبٌ یعنے گئے ہین بعض اشعریہ اور معتزلہ طرف اس بات کی کہ تحقیق ہر مجتہد
بیچ مسئلے شرعیہ فرعیہ کے وہ کہ نہین ہے دلیل قطعی بیچ اسکے ثواب کو پہونچنے والا ہے
یعنے جو کچھ کہ مجتہد نے سمجھا ہے وہی ٹہیک ہے اور حق ہو اور یہ خلاف ہو امام اعظم کے قول

کے بھی اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کے بھی چنانچہ **توضیح** اور **شرح عقائد نسفی** اور **شرح فقہ اکبر** وغیرہ کتب عقائد و اصول فقہ مین ہے وَالْمُجْتَهِدُ فِي الْعَقْلِيَّاتِ وَالشَّرْعِيَّاتِ الْأَصْلِيَّةِ وَالْفَرْعِيَّةِ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ یعنے اور مجتہد بیچ عقلی اور شرعی اور اصلی اور فرعی کے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہونچتا ہے۔ اور دلیل اسکی یہ حدیث ہی جو کہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہی عبداللہ بن عمر سے اور ابو ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور ثواب کو پہونچے تو اسکے لیے دو ثواب ہین اور جب قصد حکم کا کرے پس اجتہاد کرے اور خطا کرے تو اسکے لیے ایک ثواب ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے اور ثواب بھی خلاف اشعریہ اور معتزلہ کے اور مجتہد خاطی بھی ایک ثواب سے خالی نہین پس منکر امام کی خطا کا یا تو منکر امام کے اجتہاد کا ہے ویا امام کی راے کو مثل وحی جانتا ہے کہ ہرگز احتمال خطا کا نہین تو بیشک ایسا شخص گمراہ ہوا سیدھی راہ سے اور اختیار کیا اس نے اشعریہ اور معتزلہ کے مذہب کو اور خلاف کیا اس نے قرآن اور حدیث اور اقوال ائمہ اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کا۔

تئیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ ہم لوگ جو حدیث پر نہین چلتے ہین تو وجہ اسکی یہی ہے کہ حدیث کی کتابون مین بہت سی حدیثین منسوخ موجود ہین اور ناسخ اور منسوخ حدیثون کو ہر شخص پہچان نہین سکتا انکو پہچاننا اور انکو سمجھنا مجتہدون کا ہی کام تھا سو **جواب** اسکا آٹھ طرح پر ہے **اول** یہ کہ ناسخ اور منسوخ حدیث کے سمجھنے کا قاعدہ رب قاعدون سے آسان ہی اور اس قاعدے سے ہر ایک علما بلکہ تھوڑی سی استعداد والا آدمی بھی ناسخ اور منسوخ حدیثون کو سمجھ سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے جو کہ در **اساة اللبیب فی الاسوة الحسنة بالحبیب** مین لکھا ہی کہ نسخ قطعی التصریح

رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہی جس امر کو آپنے فرمایا ہے کہ فلان امر کے واسطے پہلے مینے یون حکم دیا تھا اور اب یون کہتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور مین اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب مین وارد ہوا ایک تو اس قسم کی صحیح حدیثون سے نسخ ثابت ہوتا ہے اور دوسری قسم یہ ہی کہ اگر کہے صحابی کہ فلان مسئلے مین پہلے یون حکم تھا پہر امر کیے گئی ہم اسطرح پر اس قسم کی صحیح حدیثون سی بہی نسخ ثابت ہوتا ہے دوم اگر کسی شخصکو کسی حدیث کا ناسخ معلوم نہ ہوا اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو گناہ نہین کیونکہ ابتدا اسلام مین صحابہ جو حدیثین کہ حضرت سی سنتے رہی انپر بلا دغدغہ عمل کرتے رہی پہر جو جو حدیثین منسوخ ہوئین انپر اکثر صحابہ نے تو اطلاع پائی اور رجوع کر لیا لیکن بعض نے بعض حدیث کی منسوخ ہونے کی اطلاع نہ پائی اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتے رہے چنانچہ زرقانی[١] شرح موطا امام مالک مین ہی کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبداللہ بن عباس اور عمرو بن حریث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین مین سی متعہ کے جائز ہونے کی قائل تہی حالانکہ حدیثین متعہ کی منسوخ ہین اور ترمذی[٢] مین ہی کہ عبداللہ بن مسعود اور انکے بعض شاگرد یعنے اسود اور علقمہ ارکوع مین گہٹنون پکڑنے کے قائل نہین تہے تطبیق (یعنے دونو ہاتھ جوڑکر دونون رانون کے درمیان رکہنے کے قائل تہی) حالانکہ حدیث تطبیق کی منسوخ ہے اور صحیح مسلم[٣] مین ہے کہ ابن عمر قربانی کا گوشت بعد تین دن کے نہین کہاتے تہے حالانکہ حدیث بعد تین دن کے قربانی کا گوشت نہ کہانے کی منسوخ ہی غرض کہ جبتک کسیکو کسی منسوخ حدیث کا ناسخ معلوم نہ ہو تب تک اسکو اسپر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہین اور اسپر علما کا اتفاق ہے اسیطرح لکھا ہی ناظورة الحق[٤] فی فرضیة العشاء وان لم یغب الشفق مین سوم صحیح غیر منسوخ حدیثون کو اپنی امام کے مذہب کے خلاف ہونیکی جہت سی خواہ نخواہ منسوخ بنانا اور پیغمبر کے حکمون مین اپنی رای کا دخل دینا بڑی دلیری کی بات ہے کیونکہ یہ کسی کی شان

نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ اپنی رائے اور اجتہاد سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سنت
کو بہی منسوخ کر دے چنانچہ کہا جلال الدین سیوطی نے تفسیر اتقان مین ولا یعتمد فی
النسخ قول عوام المفسرین بل لا اجتهاد المجتهدین من غیر نقل صحیح ولا معارضة
بینة لان النسخ یتضمن دفع حکم واثبات حکم تقرر فی عهده صلی الله علیه
وسلم فالمعتمد فیه النقل والتاریخ دون الرای والاجتهاد یعنے نہین اعتبار
کیا جاتا ہے نسخ مین قول عوام مفسرین کا بلکہ نہین معتبر اجتہاد مجتہدین کا بغیر نقل صحیح
اور معارضہ ظاہر کے کیونکہ نسخ متضمن ہے دو باتون کو اول دور کرنا ایک حکم کا اور دوسرے
ثابت کرنا ایک حکم کا جو ثابت ہوا ہے عہد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پس معتبر اس مین ایک
نقل صحیح ہے اور دوسری تاریخ نہ رای اجتہاد اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی
مین وکان الامام محمد بن المنذر رحمه الله یقول اذا ثبت عن الشارع
صلی الله علیه وسلم فعل امرین فی وقتین فهما علی التخییر ما لم یثبت
النسخ فیعمل المکلف بهذا الامر تارة وبهذا الامر تارة اخری یعنے تہے
کہتے امام محمد بن منذر رحمۃ اللہ علیہ جبکہ ثابت ہو شارع صلے اللہ علیہ وسلم سے کرنا دو کام کا دو
وقت مین پس ان دونو مین سے اختیار ہے یعنے جسپر چاہے عمل کرے جبتک منسوخ ہونا اسکا
ثابت نہ ہو پس عمل کرے مکلف کبھی اسپر اور کبھی اسپر چہارم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہر آخر فعل اول فعل کا ناسخ نہین ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ اگر صحیح ہو تو بموجب اس قاعدے کے نماز
مغرب مین بدون سورہ والمرسلات کی اور سب سورتون کا پڑہنا منسوخ سمجھا جاتا ہے اسلیے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز مین یہی سورہ پڑھی ہے چنانچہ بخاری اور مسلم
اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہے ام
فضل (بنت حارث) کی سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تھے
مغرب مین سورہ والمرسلت عرفا بعد اسکے نہین نماز پڑہائی کبھی یہانتک کہ قبض

روح کی انکی اللہ تعالی نے اور اسیطرح رمضان مین دس دن اعتکاف کرنا بہی منسوخ ٹہیرتا اور بیس دن مشروع ہوتا اسلیے کہ بخاری[1] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے ہر رمضان مین دس دن پس جب ہوا سال وہ کہ جس مین وفات کیے گئے اعتکاف کیا بیس دن اور اسیطرح سفر مین روزہ رکہنا بہی منسوخ ٹہیرتا اور نہ رکہنا مشروع ہوتا کیونکہ صحیح مسلم[2] مین ہے کہ کہا زہری نے کہ تہا افطار کرنا روزے کا سفر مین) آخر دونو کامون کا یعنے سفر مین روزہ رکہنا بہی اور نہ رکہنا بہی جو کہ وارد ہوا ہے تو ان دونون فعلون مین سے آخر فعل حضرتؐ کا نہ رکہنا تہا غرضکہ اس قسم کی بہت سی حدیثون سے صاف ثابت ہے کہ یہ قاعدہ کہ حضرتؐ کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ ہوتا ہے صحیح نہین ہے اور نیز یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ اگر دو حدیثون مین تعارض تاریخ سے بہی معلوم ہوجاوے توبہی جب تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ پر صریح نص نہ پائی جاوے تب تک منسوخیت کا قائل نہونا چاہیے بلکہ جہانتک ہوسکے مطابقت دینی چاہیے پنجم اگر کوئی شخص احتمال کے ساتھ یا بدون دلیل کے کسی حدیث کو منسوخ کہدے تو نہ ماننا چاہیے چنانچہ زرقانی[3] شرح موطا امام مالک اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ احتمال کے ساتہہ حدیث منسوخ نہین ہوتی اور نووی نے شرح صحیح مسلم[4] مین لکہا ہے کہ حدیثون کی منسوخ ہونے کے باب مین دعوی ابو حنیفہ اور کوفیون کا بدون دلیل قابل ماننے کے نہین ہے اور زرقانی[5] شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا عیاض نے کہ دعوی فسخ کا بدون دلیل صحیح نہین ہے ششم یہ کہ بعض لوگ بعض حدیثون کو بسبب اپنے مذہب کے خلاف ہونے کے ظن سے یہ کہدیا کرتے ہین کہ یہ خاصہ تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سو ہرگز قابل اعتبار اور لائق ماننے کے نہین ہے چنانچہ زرقانی[6] شرح موطا امام مالک اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ خاصہ ظن کے ساتہہ ثابت نہین

[1] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۷۲ مین ہے
[2] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۵۲ مین ہے
[3] یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۲۸ مین اور قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کے جلد ۱۳ مین اور جلد دوسرے کے صفحہ ۱۷۶ ... ہے
[4] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۰ مین ہے
[5] یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۵۲ مین ہے
[6] یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۲۹ مین اور قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴ مین ہے

ہوتا ہے **ہفتم** جہان دو حدیثون مین آپس مین تعارض معلوم ہو وہان بلا دلیل ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ نہ کہدینا چاہیے بلکہ جہانتک ممکن ہو ان مین موافقت دینی چاہیے چنانچہ **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول**[۹۱] مین لکھا ہے کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ صَحِیْحَیْنِ مُتَضَادَّیْنِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ فَلْیَاْتِنِیْ بِکِیْہِمَا یعنے نہین جانتا ہون کوئی سی دو حدیثین کہ ضد رکہتی ہون آپس مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لیآوے کہ توفیق کر دون مین ان مین **ہشتم** سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنے رسالہ **افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ**[۹۲] مین لکھا ہے کہ نزدیک شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی کی منسوخ حدیثین کل دس ہی ہین اور انہین نے **ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل**[۹۳] مین لکھا ہے کہ ابن جوزی وغیرہ نے منسوخ دس حدیثین شمار کی ہین اور انہین نے **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول**[۹۴] مین لکھا ہے کہ بعد تلاش بہت اور تلاش تمام کے معلوم ہوا کہ منسوخ حدیثین دس سے زیادہ نہین اور منسوخ آیتین قرآن کی پانچ سے زیادہ نہین اتہے۔ اور دس حدیثین کچہ اتنی بہت نہین ہوتی ہین کہ انکو سوای مجتہد کے اور کوئی نہ سمجہ سکے بلکہ اس قدر حدیثون کو تو ان پڑہ آدمی بہی سمجہانے سے سمجہ سکتا ہے بلکہ اگر یاد کرنا چاہے تو یاد بہی کر سکتا ہے اور وہ حدیثین یہ ہین **پہلی** حدیث مسلم[۹۵] مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا یعنے منع کیا تہا مینے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو ان کی ÷ **دوسری** حدیث مسلم[۹۶] مین روایت ہے اسی سے کہ حضرت نے فرمایا نَہَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ یعنے منع کیا تہا مین نے تمکو گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکہو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے

---

۹۱ یہ عبارت منہج الوصول چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۳ میں ہے

۹۲ یہ مضمون رسالہ افادۃ الشیوخ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۲۲ میں ہے

۹۳ یہ مضمون ہدایۃ السائل چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۳ میں ہے

۹۴ یہ مضمون منہج الوصول چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۲۳ میں ہے

۹۵ و ۹۶ حدیث صحیح مسلم چہاپہ دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۱۵۹ میں ایک ہی حدیث کے اندر یہ تینوں حکم موجود ہیں

تیسری حدیث مسلم میں روایت ہے بھی اُسی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا یعنے منع کیا تھا میں نے تم کو شیرے سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنوں میں اور نہ پیو چیز نشے کی چوتھی حدیث مسلم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پانی سے ہے یعنے غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ اصل اسحدیث کی بخاری میں ہے انتہے کہا علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اسحدیث کی جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی میں روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اس نے اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا یعنے سوا اسکے نہیں کہ نہانا منی نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام میں۔ پھر منع کیا گیا اس سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ اس قسم کی حدیث مرفوع نہیں ہوتی صحابی کا قول ہوتا ہے اور قول صحابی کا پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہیں کرسکتا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ بات تو سچ ہے کہ صحابی کا قول پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہیں کرسکتا لیکن صحابی جبکہ کہے امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت سے ہے فلانی بات تو یہ سب قسم مرفوع سے ہے چنانچہ کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے (یعنے حضرتؐ کا فرمانا ہے) جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے اور کہا ابوالفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر **الاصول فی علم احادیث الرسول** میں کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی

---

۲۷ جو حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے پہلے جلد کے صفحہ ۱۵۹ میں ہے

۲۸ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الغسل کے فصل میں ہے

۲۹ یہ عبارت امام نووی کی مقدمہ صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰ میں

۳۰ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۵۰ میں ایک ہی حدیث پانچ جگہ موجود ہیں

بات سے یا سنت سے ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے یہ بیچ حیاتی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا بعد وفات ان کی ہے قسم مرفوع سے ہے اور کہا **ابن الصلاح** نے کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے نوع مرفوع سے ہے اور سند ہی نزدیک اصحاب حدیث کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اسیطرح لکھا ہے **قسطلانی**[۱] نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول**[۲] میں اور تایید کرتی ہیں ابی بن کعب کی حدیث کی یہ حدیثیں بھی **عَنْ**[۳] اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پھر صحبت کرے تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلے منی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ**[۴] عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنے عورت کی سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **پانچوین حدیث**[۵] **ابوداود اور نسائی** مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَلَمَّا رَکَعَ طَبَّقَ یَدَیْهِ

[۱] یہ عبارت بعینہٖ مقدمہ قسطلانی شرح صحیح بخاری جلد اول نولکشور کے صفحہ ۸ میں

[۲] یہ عبارت منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول چھاپہ بھوپال کے صفحہ ۲۸ میں ہے

[۳] یہ حدیث مشکوۃ من باب الغسل کے پہلی فصل میں ہے

[۴] یہ حدیث مشکوۃ من باب ایضاً کی دوسری فصل میں ہے

[۵] یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۲ میں ہے

مِنْ رُكْبَتِهٖ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِیْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا
ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ یعنے سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز پس تکبیر کہی اور اٹھائے دونون ہاتھ اپنے پس جب رکوع کیا
تطبیق کی ہاتھون اپنون کو گھٹنون مین (یعنے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے
ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر دونو ہاتھ دونون گھٹنون کے درمیان مین رکھے)
کہا راوی نے پس پہونچی یہ خبر سعد کو پس کہا سعد نے سچ کہا بہائی میرے نے تھے
ہم کرتے اس طرح پر پہر حکم کیے گئے ہم ساتھ اسطرح کے یعنے رکھنے ہاتھون کے اوپر
گھٹنون کے اور بخاری[۱] مین روایت ہی ابی یعفور سے کہا اس نے سنا مینے مصعب
بن سعد سے کہ کہا مصعب بن سعد نے صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ
ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا
اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ یعنے نماز پڑھی مینے طرف پہلو باپ اپنے کے پس تطبیق
کی مینے درمیان دو رانون اپنی کے پس منع کیا مجھکو باپ میرے نے اور کہا تھے
ہم کرتے اسکو پس منع کیے گئے ہم اسے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکھین ہم ہاتھون اپنے
کو اوپر گھٹنون کے **فائدہ** تایید کرتی ہے اس حدیث کی یہ حدیث جو کہ بخاری[۲]
مین ابی حمید ساعدی کی روایت سے لنبی حدیث مین ہی وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ
رُكْبَتَيْهِ یعنے اور انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونو
زانو اپنے ساتھ دونو ہاتھون کے **چھٹی حدیث بخاری[۳] اور مسلم اور ترمذی
اور ابو داود اور نسائی** مین روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا كُنَّا نَتَكَلَّمُ
فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا
لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ یعنے تھے ہم باتین
کرتے نماز مین باتین کرتا مرد پاس والے اپنے سے کہ پہلو اسکے مین ہوتا

یہانتک کہ نازل ہوئی (یہ آیت) اور کہڑے ہووواسطے الله تعالے کے چپکے پس امر کیے گئے
ہم ساتہہ چپکے رہنے کے اور منع کیے گئے ہم باتین کرنے سے **ساتوین** حدیث
بخاری مین روایت ہو ابی ہریرہ رضی الله تعالے عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا بَعَثَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْ تُمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا
فَاَحْرِقُوْھُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا
الْخُرُوْجَ اِنِّیْ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ
بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَجَدْ تُمُوْھَا فَاقْتُلُوْھُمَا یعنے کہا بہیجا ہمکو رسول الله صلی الله
علیہ وسلم نے بیچ لشکر کے پس فرمایا اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو پس جلاؤ ان کو
ساتہہ آگ کے پہر فرمایا رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے اسوقت کہ ارادہ کیا ہم نے
(اس طرف) نکلنے کا کہ تحقیق مینے حکم کیا تہا تمکو یہ کہ جلاؤ فلانے اور فلانے کو اور
تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھ اسکے مگر الله پس اگر پاؤ تم انکو پس قتل کرو ان کو
فائدہ تایید کرتی ہے اسحدیث کی یہ حدیث بہی جو کہ **بخاری** مین روایت ہو عکرمہ سے
کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس جلادیا انکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباس رض کو
پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین انکو واسطے منع فرمانے رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے
کہ نہ عذاب کرو ساتہہ عذاب خدا کے کہ جلانا ہے اور البتہ قتل کرتا مین انکو موجب فرمانے
رسول خدا صلے الله علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو **فائدہ**
ابوداؤد مین ہے کہ قول ابن عباسؓ کا جب حضرت علی کو پہونچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ
کہا ابن عباس نے **آٹھوین** حدیث **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہو
قبیصہ بن ذریب رضی الله تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ فَاُتِیَ
بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ

فجلدہ ثم اُتی بہ فجلدہ ورُفع القتل فکانت رخصۃ یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس کوڑے مارو اسکو پھر اگر عود کرے پس کوڑے مارو اسکو
پہر اگر عود کرے تیسری بار مین یا چوتھی بار پس قتل کرو اسکو پس لایا گیا ایک شخص کہ
تحقیق پی تہی اسنے شراب پس کوڑے مارے اسکو پہر لایا گیا پس کوڑے مارے اس کو
پہر لایا گیا پس کوڑے مارے اسکو پہر لایا گیا پس کوڑے مارے اسکو اور اٹھہ گیا قتل
(یعنے منسوخ ہو گیا) پس ہوا کوڑے مارنا رخصت **نوین حدیث** مسند امام
احمد اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی شداد بن اوس
رضی اللہ تعالی عنہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی رجل بالبقیع
وھو یحتجم فی رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم یعنے تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص کے پاس بقیع مین اور اسنے سینگی لگوائی تہی
بیچ رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے نے اور جسکو سینگی لگی اور
صحیح کہا اسحدیث کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے کہا علما نے یہ حدیث منسوخ
ہے ساتھ اسحدیث کے جو کہ دارقطنی مین روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اول
ما کرھت الحجامۃ للصائم ان جعفر بن ابی طالب احتجم وھو صائم فمر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامۃ للصائم وکان انس یحتجم و
ھو صائم یعنے پہلی جو مکروہ ہوا سینگی لگانا روزہ دار کو (تو اسطرح ہوا) کہ تحقیق جعفر
ابن ابی طالب نے سینگی لگوائی روزے مین سو تشریف لائے انکے پاس نبی صلے اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا افطار کیا ان دونو نے پہر رخصت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
بعد اسکے بیچ سینگی لگوانے کے واسطے روزہ دار کے اور انس سینگی لگواتے تہے
روزے مین **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ قوی کہا اسحدیث کو دارقطنی
نے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث جو کہ بخاری مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ

سران النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم
یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی احرام کی حالتمین اور سینگی لگوائی روزے
کی حالت مین دسوین حدیث نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور زرقانی شرح
موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اوائل اسلام مین متعہ درست تھا پھر خیبر کے روز
حرام ہوا پھر عمرہ قضا مین درست ہوا پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پھر جنگ اوطاس مین
درست ہوا پھر حرام ہوا پھر تبوک مین درست ہوا پھر حجۃ الوداع مین حرام ہوا اور ترمذی
مین روایت ہی ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ تھا
متعہ (جائز) ابتدا اسلام مین تھا مرد آتا شہر مین کہ نہ جانتا اسکو کوئی پس نکاح کرتا
عورت کو اتنے عرصہ کے لیے کہ جتنا عرصہ اسکو ٹھیرنا منظور ہوتا تو کہ حفاظت کرے اسکی
اسباب کی اور درست کری اسکی چیز یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ
اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ یعنے مگر اوپر بی بیون اپنی کے یا جسکے مالک ہوئے داہنی ہاتھ انکے
کہا ابن عباسؓ نے سوائے انکے (یعنے اپنی بی بی اور لونڈی کے) سب فرج حرام ہین انتہے اور
یہ حکم یعنے متعہ کے حرام ہونیکا قیامت تک رہیگا چنانچہ مسلم مین روایت ہی سبرہ بن معبد
جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یَآیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ کُنْتُ اَذِنْتُ
لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ وَاِنَّ اللہَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ
کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَہٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا
یعنے ای لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدانے اس
متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکی پاس متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اسکو
چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو (یعنے مہر یا خرچ) سو اس سے کچھ بھی پھیر نہ لیجیو **فائدہ**
نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے جو دس حدیثین کہ منسوخ ہین لیقین غالب ہے کہ وہ یہی حدیثیں
ہین جو کہ مذکور ہوئین لیکن سوائے ان دس حدیثون کی جن جن اور حدیثون کو بعض

علمانے منسوخ ٹھیرایا ہے اور حقیقت مین وہ منسوخ نہین اسلیے کہ تطبیق ان مین ممکن ہے معرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے وہ حدیثین یہہ ہین حدیث اول [۵۱] بخاری اور مسلم مین روایت ہی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کہڑے ہوکر کہا بعض علمائنے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ ان دو حدیثون کے پہلی حدیث ترمذی اور ابن [۵۲] ماجہ مین روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکہا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تہا کھڑا ہوا پس فرمایا ای عمر نہ پیشاب کر کہڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مینے کہڑے ہوکر پیچہے اسکے سو جواب اس حدیث کا تو یہ ہے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی دوسری حدیث مسند [۵۳] امام احمد اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ رضنے جو بات کرے تم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تہے کہڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھکر سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ محمول بیچ گھر کے ہی کیونکہ حضرت عائشہ رضنے خبر گھر کی دی کہ حضرت صم کو کبھی گھر مین کہڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکہا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال تہا اور یہی سبب ہے کہ کہا امام شعرانی نے میزان [۵۴] شعرانی مین کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنا رخصت ہی اور بیٹھکر پیشاب کرنا عزیمت ہی حدیث دوم [۵۵] بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پائخانہ مین تو نہ مونہہ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹہہ دو اسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کی کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہ اسحدیث کی جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ کہا چڑہا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعض کام اپنے کی پس دیکہا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پائخانہ

۵۱ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب آداب الخلاء کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ثانی مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہے ۱۲

۵۴ یعنی میزان شعرانی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۱۰۸ مین ہے ۱۲

۵۵ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب آداب الخلاء کے پہلے فصل مین ہے ۱۲

۵۶ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہے ۱۲

پہرتے تہے پیٹہہ دیے ہوئے قبلہ کو سامنے شام کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابی ایوب کی
بحال ہے منسوخ نہین ہے اسلیے کہ حکم حدیث ابو ایوب کا بیچ جنگل کے ہے اور حکم حدیث عبد اللہ بن
عمر کا بیچ عمارتون کے اسیطرح لکھا ہی شیخ محی السنۃ نے مشکوۃ مین حدیث سوم بخاری [۵۱] اور مسلم مین
روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک
لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تہی پس مرگئی وہ بکری پس گذری اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوتی اسکو پہر منتفع ہوتی ساتہ
اسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا سوای اسکے نہین کہ حرام
کیا گیا ہے کہانا اسکا کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہہ اس حدیث کے
جو کہ ترمذی [۵۲] اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے عبد اللہ بن
حکیم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور پٹھے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ
کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین [۵۳] یہ حدیث مرسل ہے اسلیے کہ نہین ملاقات
ہوئی عبد اللہ بن حکیم کی نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے
کے نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ حکم حدیث عبد اللہ بن عباس کا بحال ہے منسوخ نہین اور کہا
ترمذی [۵۴] نے کہ اسپر (یعنے عبد اللہ بن عباس ہی کی حدیث پر) عمل ہے اکثر اہل علم کا یعنے صحابہ
وغیرہ کا اور اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد
اور کہا شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کتے اور خنزیر کا چمڑا دباغت
دینے سے بہی پاک نہین ہوتا حدیث [۵۵] چہارم مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے وضو کرو کہانے
اس چیز کے سے کہ پہونچی اسکو آگ (یعنے جو چیز کہ آگ سے پکی ہو) کہا اکثر علما نے کہ یہ
حدیث منسوخ ہے ساتھ ان دو حدیثون کی پہلی حدیث بخاری اور مسلم [۵۶] مین روایت ہے

ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہایا شانہ بکری کا پہر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **دوسری حدیث ابوداؤد**[۱] مین روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جابر نے تہا آخر دونون کامون مین سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ترک کرنا وضو کا اس چیز کے بدلا وے ہسکو آگ **فائدہ** یعنے یہ جو حدیثون مین مذکور ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوی چیز کے کہانے سے وضو کیا ہے اور نہین بہی کیا ہے سو ان دونو فعلون مین سے آخر فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نکرنا ہے **سو جواب** یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل وضو نکرنا ثابت ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ پہلا حکم بالکل ہی اٹہا دیا جاوے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپ فرماوین کہ فلان امر کے واسطے پہلی یعنے یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون سو اس قسم کی تصریح آگ پر پکی ہوی چیزون کی کہانے سی وضو نکرنے کی نہین اور دلیل اسکی پہلے گذری پس اسلیے کہا امام شعرانی نے **میزان شعرانی**[۲] مین کہ نہ وضو کرنا رخصت ہے اور کرنا عزیمت ہی **حدیث پنجم** مسند[۳] امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی طلق بن علی رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چہویا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد کہ چہوے ذکر اپنا نماز مین تو کیا اسپر وضو ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سی کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہ اس حدیث کی جو کہ مسند[۴] امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چہوئے اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان حدیثون سی جو اس باب مین مروی ہین **فائدہ**[۵] کہا امام شوکانی نے درراری مضیہ

ف۱ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۳ مین
ف۲ یہ عبارت میزان شعرانی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۱۳۲ مین
ف۳ یہ عبارت بلوغ المرام کے باب نواقض الوضوء مین ہے
ف۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل مین
ف۵ یہ عبارت روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان کے صفحہ ۲۳ مین ہے

شرح درر البهیہ مین کہ روایت کیا اسحدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور
ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور ابن الجارود نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ترمذی اور
دارقطنی اور یحییے بن معین اور بیہقی اور حازمی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اور بیچ اکر
مقدمہ کی حدیثین جماعت صحابہ سے ہین کہ ان مین سے ہے جابر اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ
اور عبداللہ بن عمر اور زید بن خالد اور سعد بن ابی وقاص اور حضرت عائشہ اور ابن عباس
اور نعمان بن بشیر اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ ابی حیدہ اور قبیصہ اور اروی
بیٹی انیس کی انتہے اور طلق بن علی کی حدیث کی منسوخ ہونیکی علما یہ وجہ بیان کرتی
ہین کہ ابوہریرہ پیچھے لائے تھے اسلام طلق سے اور مسند[۵] امام شافعی اور دار
قطنی مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسوقت کہ پہونچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہ ہو درمیان ذکر کی
اور ہاتھ اسکے کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے یہ حدیث ضعیف ہی کیونکہ
عینی شرح[۶] ہدایہ مین لکھا ہی کہ اسحدیث کی راویون مین یزید بیٹا عبدالملک کا
ہے اور وہ ضعیف ہی پس حدیث ابوہریرہ کی لائق حجت پکڑنیکے نہ ہوی البتہ اس باب مین
ترجیح جو ہے تو بسرہ کی حدیث کو ہی کیونکہ صحیح وہی ہے اور حدیث طلق بن علی کی جو کہ معارض
اسکے ہے دو وجہ سے لائق عمل کرنیکے نہین وجہ اول یہ ہی کہ اسمین مقال ہی کیونکہ قیس
بن طلق کی روایت سے ہے اور مسک[۷] الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہی کہ کہا
امام شافعی نے کہ پوچھا ہمنے لوگون سے قیس کے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسی کو بھی کہ پہچانتا ہو
اسکو پس کسطرح سے قبول کرین ہم اسکی حدیث کو اور کہا ابوحاتم اور ابوزرعہ نے کہ قیس
بن طلق نہین ہے ان لوگون مین سے کہ حجت قائم ہو ساتھ حدیث اسکی کے وجہ
دوم کہا سبل السلام مین کہ مؤید ہین بسرہ کی حدیث کے اور حدیثین بھی جو کہ مروی
ہین سترہ صحابیون سے اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا

راوی ہے وہی وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا بھی راوی ہے **حدیث ششم**
بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعے کو پس چاہیے کہ نہاوے کہا بعض علما نے
کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اسحدیث کے جو کہ **مسند امام احمد اور ابوداؤد اور**
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن اس نے اچھا کام کیا اور یہ پہلی
سنت ہی اور جو نہایا تو نہانا بہت بہتر ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے سو
جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابن عمر کی بحال ہے منسوخ نہین کیونکہ سمرہ کی حدیث مین
مقال ہی چنانچہ **عینی شرح ہدایہ اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ**
اور افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ مین لکہا ہے کہ سماع سمرہ
کا حسن (البصری) سے ثابت نہین پس یہ حدیث تو حجت نہوئی لیکن یہ جو مسلم مین
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر آیا جمعے مین آخر حدیث تک البتہ یہ حدیث
دلیل ہے اسپر کہ جمعے کے دن نہانا ضرور نہین مگر یہ حدیث بھی ابن عمر کی حدیث کو منسوخ
نہین کر سکتی کیونکہ شرط نسخ کی اسمین پائی نہین جاتی پس اسی سبب سے کہا امام نووی
نے **شرح صحیح مسلم** مین (کہ تطبیق ان حدیثون مین یون دیجاویگی) کہ جمعے کے دن نہانا
مستحب ہے واجب نہین **حدیث ہفتم** بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی سعید خدری رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہانتک
کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب کہا بعض
علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اسحدیث کے جو کہ **بخاری** مین روایت ہی حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا قسم ہے اس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

ف ١ یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی میرٹہ کے صفحہ ۱۲۲ مین اور صحیح مسلم چہاپہ نولکشوری کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۰ مین ہے
ف ٢ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین اور مشکوۃ مین باب الغسل المسنون کے دوسرے فصل مین ہے
ف ٣ عینی شرح ہدایہ چہاپہ نولکشوری کے جلد اول کے صفحہ ۱۵۱ مین اور روضۃ الندیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان کے صفحہ ۲۲ مین اور افادۃ الشیوخ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۲۶ مین ہے
ف ٤ یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ نولکشوری کے صفحہ ۲۸۲ مین ہے
ف ٥ یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ ایضا کے صفحہ ایضا مین ہے
ف ٦ یہ حدیث مشکوۃ مین باب اوقات النہی کے پہلے فصل مین ہے

اس جہان سے ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ سفر السعادت[1] مین لکہا ہے کہ یہ خاصہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداود[2] مین روایت ہے ذکوان مولی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے سے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نے خبر دی اسکو کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے بعد عصر کے اور منع کرتے اس سے اور وصال کرتے اور منع کرتے وصال سے پس معلوم ہوا کہ حدیث ابی سعید کی بحال ہے منسوخ نہین لیکن مکہ مین نماز پڑہنی ہر وقت جائز ہے جیسا کہ مسند[3] امام احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی منع نہ کرو کسیکو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے اور مسند[4] امام احمد اور رزین مین روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین حدیث ہشتم بخاری[5] اور مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لکہو میری حدیث کو سو جس نے مجہ سے سنکر سوای قرآن کے جو لکہا ہے سو اسکو مٹا ڈالے کہا بعض علما نے یہ حدیث منسوخ ہے ساتہہ ان چار حدیثون کے پہلی حدیث بخاری اور مسلم[6] مین روایت ہے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ لکہہ دون تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اسکے دوسری حدیث ابوداود[7] مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہا مین لکہتا ہر چیز کو کہ سنتا مین اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادہ کرتا مین اسکو یاد رکہنے کا پس منع کیا مجہکو

[1] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۳ میں ... ہے
[2] یہ حدیث ابوداود چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے
[3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المواقیت میں ہے
[4] یہ حدیث مشکوۃ میں باب اوقات النہی کے ... فصل میں ہے
[5] یہ حدیث مشارق الانوار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۱۲۹ میں ہے
[6] یہ حدیث مشارق الانوار مطبوعہ مطبع ... کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے
[7] یہ حدیث ابوداود چھاپہ اول دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۱۵۱ میں ہے

قریش نے اور کہا انہون نے کیا لکھتا ہی تو ہر چیز کو کہ سنتا ہی تو اُسکو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم آدمی ہین بات کرتے ہین غصہ مین بہی اور رضا مین بہی پس باز رہا مین لکہنے سے پہر ذکر
کیا مینے اس بات کا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگلی اپنی کے
طرف مونہہ اپنے کی پہر فرمایا لکھ تو پس قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے کی
ہے نہین نکلتا اس مونہہ سے مگر حق **تیسری حدیث ترمذی** مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا پس ذکر کیا قصہ بیچ حدیث کی پس کہا
ابو شاہ نے لکھیے میری لیے اے رسول اللہ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھو ابو
شاہ کے لیے اور بیچ حدیث کی ہے قصہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **چوتھی
حدیث نسائی اور دارمی اور موطا امام مالک** مین روایت ہی ابی بکر بن محمد
بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سی کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سی
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والون کے آخر حدیث تک *

فائدہ اگرچہ ان حدیثون سی اور سوائے ان کی اور حدیثون سی بہی یہی ثابت ہی کہ
حضرت نے مسائل کو لکھا اور صحابہ کو لکہنے کا حکم دیا لیکن انہین ابی سعید کی حدیث کو
کوئی بہی حدیث منسوخ نہین کرسکتی بلکہ ابی سعید کی حدیث اور ان حدیثون مین یون
تطبیق دیجاویگی جیسے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا بعض علمانے
معنے ان حدیثون کے (یعنے تطبیق ان حدیثون کی یہ ہے) کہ جسکو اپنے حافظہ پر اس
بات کا اعتماد ہے کہ مین یاد رکہون گا بہولون گا نہین وہ تو حدیثون کو نہ لکہی اور جسکو
یہ خیال ہے کہ مجہکو یاد نہین رہیگا وہ لکھ لے انتہے **حدیث نہم بخاری اور مسلم** مین روایت
ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قتل کرنے عورتون کے سی اور لڑکون کے سی کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ
اس حدیث کی جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

کہ کہا پوچھے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سے (یعنے کافرون سے) کہ رہتی ہین مشرکون
مین شب خون کیے جاوین پس ماری جاوین عورتین انکی اور اولاد انکی فرمایا کہ وہ بھی انہی
مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے سو جواب اسکا
یہ ہے کہ حکم حدیث عبداللہ بن عمر کا بحال ہے منسوخ نہین اسلیے کہ عبداللہ بن عمر اور حدیث
صعب بن جثامہ مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ عورتون کو اور لڑکون کو جہاد مین
قصدًا نہ قتل کیا جاوے اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین دیا لڑکے اور عورتین
انکی مسلمانون پر آپڑین دیا کفار لڑکون کو بجائے سپر آگے کرین اور وہ ماری جاوین تو
کچھ مضائقہ نہین **حدیث دہم**[۱۵] مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ کہا کہ جمع کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور
مغرب اور عشا کے مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے مینہ کے کہا بعض علمانے کہ یہ
حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ **ترمذی**[۱۶] مین روایت ہے اسی سے نقل کی اس نے
بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون کے سوائے عذر کے پس
تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون کے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ حدیث
صحیح مسلم کی بحال ہے منسوخ نہین اسلیے کہ وہ صحیح ہے اور حدیث ترمذی کی صحیح نہین
کیونکہ کہا ترمذی نے کہ اس حدیث کے راویون مین حنش بن قیس راوی ضعیف ہے اہل
حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے **اور محلی شرح موطا**
امام مالک مین لکھا ہے کہ حنش بن قیس واہی یعنے ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن
حجر نے کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی
اس حدیث کو موضوعات مین **حدیث یازدہم**[۱۷] بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ ایک یہودیہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ دی اور اسمین اسنے زہر
ملا دیا تھا اور ایلہ کے بادشاہ نے ایک خچر سفید حضرت کو تحفہ بھیجی پھر اس نے حضرت

[۱۵] صحیح مسلم [illegible]

[۱۶] [illegible] ترمذی [illegible]

[۱۷] [illegible] بخاری [illegible]

کو ایک چادر پہنائی اور بخاری[۱] مین انس سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے ایک جبہ سندس کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بہیجا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے دراری[۲] مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ حضرت نے جو کفار کا تحفہ قبول فرمایا ہے اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کہا بعض علماء نے کہ اس مضمون کی جتنی حدیثین آئی ہین وہ سب منسوخ مین ساتہ اس حدیث کے جو کہ مسند[۳] امام احمد اور سنن ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ مین روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ اُسنے بہیجا حضرت کے پاس تحفہ یا ناقہ فرمایا حضرت نے کہ عیاض اسلام لایا ہے کہا نہین پس فرمایا حضرت نے کہ مین منع کیا گیا ہون مشرکون کے ہدیہ لینے سے اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے سو جواب اسکا یہ ہے کہ جن حدیثون سے کفار کا تحفہ قبول کرنا مروی ہے وہ سب حدیثین بحال ہین منسوخ نہین کیونکہ ان حدیثون مین اور عیاض بن حمار کی حدیث مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ جس کافر پر امید ہو کہ مسلمان ہو جائیگا اسکا تحفہ قبول کر لینا تو مضائقہ نہین اور جس کافر پر مسلمان ہونیکی امید نہو اسکا تحفہ قبول نہ کرنا چاہیے اسیطرح لکہا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم[۴] مین **حدیث دوازدہم** بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ پوچہا ایک شخص نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ محرم کپڑون کی قسم سے کیا پہنے فرمایا نہ پہنون کرتے اور نہ باندہو پگڑیان اور باندہو پائجامے اور نہ اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے پس چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دو ٹخنون کے نیچے سے کہا بعض علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہ اسحدیث کے جو کہ بخاری[۵] اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تہے کہ جسوقت نہ پاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت نہ پاوے تہبند پہنے پائجامہ سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی بحال ہے منسوخ نہین کیونکہ حدیث عبد اللہ

بن عمر اور حدیث ابن عباس مین یون تطبیق ہوسکتی ہے کہ جس شخص کے پاس تہ بند موجود ہو اسکو
تو پاجامہ پہننا درست نہین ہی اور جسکے پاس تہ بند نہین ہے وہ پائجامہ پہنے رہی اور جس کے
پاس پاپوشین نہ ہون وہ موزون کو دونو ٹخنون کے نیچے سی کاٹ کر پہنے **حدیث سیزدہم** ۱۲ ط
مسند امام احمد اور ابن حبان مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی صبح اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو پس نہین ہے اسکا روزہ
کہا بعض علمائی نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ آیت قرآن کے بھی اور حدیث کی بھی چنانچہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنے پس اب صحبت کرو
ان سی اور ڈہونڈہو جو لکھدیا ہے اللہ نے واسطے تمہاری (یعنے اولاد) اور کہاؤ اور پیو یہانتک
کہ ظاہر ہو واسطے تمہاری تاگا سفید تاگے کالے سی فجر سے اور بخاری ۳ ط اور مسلم مین
روایت ہی حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم صبح کرتے تہے جنابت مین جماع سے پہر غسل کرتے اور روزہ رکہتے اور زیادہ کیا مسلم
نے ام سلمہ کی حدیث مین اور قضا نکرتے سو **جواب** یہ ہی کہ حدیث ابی ہریرہ کی بحال ہی منسوخ
نہین کیونکہ افضل بات یہی ہی کہ جنبی رمضان مین فجر سے پہلے پہلے نہانے اور اگر بعد فجر
کے نہاوے تو بھی جائز ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** ۴ ط مین
حدیث چہاردہم بخاری ۵ ط اور مسلم مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سی
پس روزہ رکہا (عاشورے کے دن کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ
روزے اسکے کے کہا بعض علما نے کہ بموجب حکم اس حدیث کی ابتدا اسلام مین عاشورے
کے دن کا روزہ رکہنا فرض تہا پہر منسوخ ہوئی فرضیت ساتھ ان دو حدیثون کے
پہلی حدیث مسلم ۶ ط اور موطا امام مالک مین روایت ہی حضرت عائشہ سی انہون نے
کہا عاشورے کے دن لوگ روزہ رکہتے تھے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسر

دن روزہ رکہتے تہے زمانہ جاہلیت مین پہر جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین تو روزہ رکہا آپنے اسدن اور لوگون کو بہی حکم کیا روزہ رکہنے کا پہر جب فرض
ہوا رمضان تو رمضان ہی کے روزے فرض رہ گئے اور عاشوری کا روزہ چہوڑ دیا گیا سو
جسکا جی چاہے روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے نرکہے **دوسری حدیث** مسلم اور موطا
امام مالک مین روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہون نے سنا معاویہ بن
ابی سفیان سے کہتے تہے جس سال انہون نے حج کیا اور وہ منبر پر تہے اے اہل مدینہ کہان
ہین علما تمہارے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے اس دنکو یہ دن
عاشوری کا ہے اس دن روزہ تمہارے اوپر فرض نہین ہے اور مین روزہ دار ہون سو
جسکا جی چاہے نہ رکہے **سو جواب** یہ کہ حدیث ابن عباس کی بجال ہی منسوخ نہین کیونکہ
بعد فرض ہونے رمضان کے عاشورے کے دن روزہ رکہنے کی فرضیت منسوخ ہوئی یہ نہین
کہ عاشورے کے دن روزہ رکہنا ہی نہ چاہیے بلکہ روزہ رکہنا عاشورے کے دن کا مستحب
ہے اور اسپر اجماع ہے اسیطرح لکہا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین **حدیث
پانزدہم** بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکہو تم جنازہ پس کہڑے ہو جاؤ پہر جو چلے
اسکے ساتہہ پس بیٹہے جبتک رکہا جاوے **کہا** اکثر علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے
ساتہہ ان دو حدیثون کے **پہلی حدیث** مسلم مین روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق انہون نے کہا کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ دیکہکر)
پہر بیٹہہ گئے **جواب** یہ کہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آخر فعل حضرت کا یہی ہے
کہ جنازہ دیکہکر کہڑے نہین ہوتے تہے لیکن آخر فعل حضرت کا اول کا ناسخ نہین ہوتا اور
دلائل اسکے پہلے گذرے **دوسری حدیث** مسند امام احمد اور ابو داود مین
روایت ہی انہین سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتہہ کہڑے ہو جانے

کے وقت دیکھیے جنازہ کے پہر بیٹھے پیچھے اسکے اور حکم کیا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ جس درجہ کی حدیث ابی سعید خدری کی ہے یہ حدیث اس درجہ کی نہین اور **حصول¹ المامول من علم الاصول** وغیرہ مین لکھا ہے کہ اول تو حدیث ناسخ حدیث منسوخ سے قوی ہونی چاہیے اور اگر قوی نہ ہو تو منسوخ حدیث کی ساتھہ درجہ مین برابر تو ہو انتھے پس اسی سبب سے امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب اور ماجشون مالکیانے ابی سعید کی حدیث کو بحال جانتے ہین منسوخ نہین سمجھتے اسلیے کہ حدیث حضرت علیؓ اور حدیث ابی سعید مین انکے نزدیک مطابقت دینی ممکن ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے **شرح² صحیح مسلم** مین۔

چوبیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ صحیح بخاری مین بعض حدیثین ایسی ہین کہ وہ ہرگز لائق عمل کرنے کے نہین چنانچہ مولوی محمد لودیانوی نے اپنے رسالہ **انتصار³ الاسلام** مین لکھا ہے کہ بخاری شریف مین بعضے احادیث ایسی ہین کہ وہ بظاہر بالکل لائق عمل کے نہین جیسا کہ حدیث وطی فی الدبر کی ابن عمر سے جو امام بخاری واسطے تفسیر آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ کے لایا ہے اس سے جواز لواطت کا نعوذ باللہ معلوم ہوا ہے سو **جواب** اسکا پانچ طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ جو بخاری⁴ مین ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيْهَا فِیْ روایت ہی نافع سے نقل کی اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے پس آؤ کھیتی اپنی کو جسطرح چاہو کہا ابن عمر نے آؤ انکو بیچ معنے اسکے شیخ محمد طاہر حنفی نے **مجمع⁵ البحار** مین یون لکھتے ہین ج يَأْتِيْهَا فِیْ اَیْ يَأْتِیْ فِیْ مَوْضِعِ الْحَرْثِ اَیْ قُبُلِهَا یعنے صحبت کرے (مرد) بیچ جگہہ کھیتی کے (یعنے عورت کو فرج مین) انتھے پس معلوم ہوا کہ اسحدیث کا یہ مطلب نہین کہ عورت کی دبر مین وطی کرنا جائز ہے اسلیے کہ

¹ یہ مضمون حصول المامول مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۹۰ مین ہے
² یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۳۱۲ مین ہے
³ یہ مضمون انتصار الاسلام چھاپہ لودیانہ کے صفحہ ۱۲ مین ہے
⁴ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے جلد ۲ کے صفحہ ۶۴۹ مین ہے
⁵ یہ عبارت مجمع البحار کے جلد اول کے صفحہ ۱۰۳ مین ہے

روایت کی ہے اسی ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت
کو بیچ دبر اسکی کے وہ چھوٹا لوطی ہی اور یہ حدیث قریب آویگی لیکن عورت کی دبر کی طرف سی
عورت کی فرج مین صحبت کرنا منع نہین ہے اور یہی مطلب ہے آیت کلام اللہ نِسَآئُکُمْ
حَرْثٌ لَّکُمْ فَأْتُوا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ کا چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہی ذَهَبَ
اَکْثَرُ الْعُلَمَآءِ اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْاٰیَةِ اَنَّ الرَّجُلَ مُخَیَّرٌ بَیْنَ اَنْ یَّاْتِیَهَا مِنْ قُبُلِهَا
وَبَیْنَ اَنْ یَّاْتِیَهَا مِنْ دُبُرِهَا فِیْ قُبُلِهَا یعنے مذہب اکثر علما کا یہ ہے کہ تحقیق مراد آیت
سے یہی کہ تحقیق مرد اختیار دیا گیا ہے درمیان اس بات کی کہ صحبت کری اعورت کو فرج کی
طرف سی اسکے فرج مین اور درمیان اس بات کی کہ صحبت کری اسکو دبر کی طرف سی فرج اسکی
مین اتھے اور سبب اس آیت کی نازل ہونیکا یہ ہے کہ یہود کہتے تھی کہ اگر عورت کی پیچھے کی
طرف سی عورت کی فرج مین صحبت کیجاوے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہی
پس یہود کی اس بات کی رد کرنے کے لیے اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمای چنانچہ بخاری
اور مسلم مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے یہود کہتے جسوقت کہ صحبت
کرے مرد اپنی عورت سی اسکی دبر کی طرف سی بیچ فرج اسکے کے ہوتا ہے لڑکا بھینگا
پس اتری یہ آیت نِسَآئُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَأْتُوا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یعنے عورتین تمہاری
کھیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کھیتی مین جسطورسی چاہو اسے معلوم ہوا کہ یہ جو معترض
صاحب نے معنے آیت نِسَآئُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ کے بدلیل قول ابن عمر یَاْتِیْهَا فِیْ کے عورت کی
دبر مین جماع جائز ہونے کی اپنے ذہن مین تصور کیے ہین سبب اسکا یا تو معترض صاحب کی
خوبی فہم ہے کہ نہ تو معنے اس آیت کی سمجھے اور نہ شان نزول اسکا بخاری اور مسلم کی حدیث
مذکور سی دیکھا دیا دیدہ و دانستہ امام بخاری پر بہی اور ابن عمر پر بہی افترا کھڑا کیا اور ان کو
قائل اس بات کا تصور فرمایا ؎ آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ٭ ہکا تو مضائقہ نہ تہا
کیونکہ امام بخاری پر تو صاحب پہلے ہی سے بدظن تھی لیکن تعجب اس بات کا ہے کہ اب وہ خدا

پر بہی بدظن ہوگئی اور آیت نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ سے کہ جسکو بخاری بہی لایا ہے سخت برا منایا اور اپنے عقیدہ باطلہ کو ظاہر کردکہا یا سوسن لیجیے کہ ابن عمر عورت کی دبر مین وطی جائز ہونیکے ہرگز قائل نہین تہے بلکہ وہ تو اس فعل کے فاعل کو اپنے نزدیک چہوٹا لوطی سمجہتے تہے چنانچہ **امام احمد اور بیہقی** نے اپنی سنن مین روایت کی ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت سے بیچ دبر اسکی کے وہ چہوٹا لوطی ہی اور یہ حدیث شریف صریح دلیل ہے اس بات پر کہ معنے آیت نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ کے بدلیل قول ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ (یَاْتِیْہَا فِیْ) کے عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے سمجہنے خلاف شان نزول آیت مذکور اور خلاف قول ابن عمر کے بڑی دلیری کی بات ہے اور یہ بہی سن لیجیے کہ لانا بخاری کا جابر کی روایت کو بعد قول ابن عمر رضی اللہ عنہما یَاْتِیْہَا فِیْ کے واسطے معلوم کروانے شان نزول آیت مذکور کے دلیل ہے اس بات کی کہ امام بخاری عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے قائل نہ تہے **دوم** کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بہی کوئی کام نہین کرتے تہے پس اگر آیت نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ کے معنے عورت کی دبر مین جماع جائز ہونے کے ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے خلاف عورت کی دبر مین جماع کرنیوالے کے حق مین وعید کیون فرماتے دیکہو **ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچہے سے یا آوے کاہن کے پاس پس بہ تحقیق کفر کیا ساتھ اس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور **ترمذی اور نسائی اور ابن حبان** مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ دیکہیگا اللہ تعالی اس مرد کی طرف جو گیا مرد عورت کے پاس اسکی دبر مین اور علت بیان کی موقوف ہونیکی

لہ جزو نہم فتح البیان فی مقاصد القرآن [illegible]

سلہ [illegible] مشکوٰۃ [illegible] الحیض کے دوسری فصل مین ہے

سلہ [illegible] بلوغ المرام [illegible]

اور ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آوے اپنی عورت کے پاس بیچ دبر اسکی کے اور لفظ نسائی کا ہے اور راوی اسکے معتبر ہین لیکن علت بیان کی ارسال کی اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے ابن خزیمہ بیٹے ثابت کے سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس دبرون انکی مین سوم معترض صاحب اگر اپنے مذہب حنفی کی کتابین بہی دیکھہ لیتے تو بخاری پر کبھی بہی اعتراض نہ کرتے لیکن کیا کرین انہون نے تو اپنی آنکھین اور نیز کان بند کر لیے ہین ؎ آنکھین اگر بند ہین تو پہر دن بہی رات ہے ✤ اس مین قصور کیا ہے بہلا آفتاب کا ✤ برخلاف مذہب امام بخاری کے یہ نہ خیال کیا کہ وطی فی الدبر تو مذہب حنفیہ ہی مین حلال ہے دیکھو امام طحاوی رئیس حنفیہ جو کہ عینی اور ابن ہمام کا بھی پیشوا ہے اسکی عبارت فتح البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر الکلیل فی استنباط التنزیل مین ہے رَوَی اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا اَدْرَكْتُ اَحَدًا اَنِ اقْتَدِیَ بِهٖ فِی دِیْنِیْ شَكٌّ فِیْ اَنَّهٗ حَلَالٌ یَعْنِیْ وَطْیَ الْمَرْاَةِ فِیْ دُبُرِهَا ثُمَّ قَرَءَ نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ثُمَّ قَالَ فَاَیُّ شَیْءٍ اَبْیَنُ مِنْ هٰذَا یعنے روایت کی اصبغ بن فرج نے نقل کی اس نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے کہا اس نے نہین پایا مینے کسی کو کہ اقتدا کرون مین ساتہہ اسکے بیچ دین اپنے جو کہ شک کرے بیچ اسکے تحقیق وہ حلال ہے یعنے جماع کرنا عورت کو اس کی دبر مین پہر پڑہی یہ آیت اعورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری پہر کہا پس کونسی چیز بہت ظاہر ہے اس سے یہ صریح دلیل ہے اس پر کہ حنفیہ کے نزدیک عورت کی دبر مین وطی کرنی حلال ہے اور یہی باعث ہے کہ حنفیہ عورت

ﺻﻪ حدیث بلوغ المرام کے باب عشرۃ النساء مین ہے

ﺻﻪ حدیث مشکوۃ مین کتاب النکاح باب المباشرت کی دوسری فصل مین ہے

ﺳﻪ عبارت تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۴ مین اور تفسیر اکلیل فی استنباط التنزیل کی صفحہ ۶۰ مین ہے

تفسیر جامع البیان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۹ مین بہی تفسیر حسینی جلد اول کے صفحہ ۴۵ مین ہے

کی دبر مین وطی کرنے والے پر حد مارنے کی قائل نہین چنانچہ عینیؒ شرح ہدایہ مین لکھا ہے وَلَوْ فَعَلَ هٰذَا بِعَبْدِهٖ اَوْ اَمَتِهٖ اَوْ مَنْكُوْحَتِهٖ لَا يُحَدُّ بِالْاِخْتِلَافِ یعنے اور اگر وطی کرے اپنے غلام کی دبر مین یا اپنی لونڈی کی دبر مین یا اپنی عورت کی دبر مین تو نہین ہے حد اور اس مین اختلاف نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ معترض صاحب کو تو اپنے مذہب کی بھی کچھ خبر نہین انہون نے ناحق اپنے اوقات کا خون کیا اور انگلی کاٹ شہیدون مین داخل ہوئے اور کچھ نہ ہو سکا مرغی کی جان بھی گئی اور کھانیوالے کو بھی مزہ نہ ملا انہون نے اعتراض تو بخاری پر کیا تھا لیکن قصور انکے اپنے ہی مذہب کا نکل آیا

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چہارم امت محمدیہ کا اسبات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ بخاری اور مسلم کے برابر صحت مین اور قوت عمل مین تمام جہان مین کوئی کتاب نہین چنانچہ کہا شیخ الاسلام ابن حجر نے **شرح نخبۃ الفکر** مین عہ وَيَلْتَحِقُ بِهٰذَا التَّفَاضُلِ مَا اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى تَخْرِيْجِهٖ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا انْفَرَدَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَمَا انْفَرَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا انْفَرَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ لِاِتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ بَعْدَهُمَا عَلٰى تَلَقِّيْ كِتَابَيْهِمَا بِالْقَبُوْلِ یعنے ملتی ہے تفضیل سابق سے یہ کہ بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث کو ترجیح ہے جو ایک ہی روایت ہے اور انکی اکیلی اکیلی روایتون مین بخاری اکیلے کی روایتون کو ترجیح ہے اسلیے کہ علما نے اتفاق کیا ہے انکے بعد انکی کتابون کے قبول کرنے پر اور کہا امام شوکانی نے **نیل** سہ **الاوطار شرح منتقی الاخبار** مین اِنَّ مَا كَانَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِيْ اَحَدِهِمَا جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ مِنْ دُوْنِ الْبَحْثِ لِاَنَّهُمَا الْتَزَمَا الصِّحَّةَ وَتَلَقَّتْ مَا فِيْهِمَا الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ یعنے جان تو کہ تحقیق جو کچھ بخاری اور مسلم کی حدیثون مین ہے یا ان دونون مین سے ایک مین ہے جائز ہے حجت پکڑنی ساتھ اسکے بغیر بحث کے اسلیے کہ ان دونون نے التزام کیا ہے صحت کا اور ملاقات کی جو کچھ کہ ان

ع یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ لکھنؤ کی جلد دوم کے صفحہ [illegible] مین ہے

عہ یہ مضمون نخبۃ الفکر مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۱۹ مین ہے

سہ یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۲ مین ہے

دونوں کی حدیثوں میں ہے ہرتے ساتھ قبول کے اور کہا امام نووی نے بیچ مقدمہ شرح صحیح مسلم کے اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ اَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِیْزِ الصَّحِیْحَانِ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْاُمَّةُ بِالْقُبُوْلِ وَ كِتَابُ الْبُخَارِیِّ اَصَحُّهُمَا صَحِیْحًا وَاَكْثَرُهُمَا فَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَغَامِضَةً وَقَدْ صَحَّ اَنَّ مُسْلِمًا كَانَ مِمَّنْ یَّسْتَفِیْدُ مِنَ الْبُخَارِیِّ وَیَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ نَظِیْرٌ فِیْ عِلْمِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْنَا مِنْ تَرْجِیْحِ كِتَابِ الْبُخَارِیِّ هُوَ الْمَذْهَبُ الْمُخْتَارُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجَمَاهِیْرُ وَاَهْلُ الْاِتْقَانِ وَالْحِذْقِ وَالْغَوْصِ عَلٰی اَسْرَارِ الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَبُوْ عَلِیِّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ النَّیْسَابُوْرِیُّ الْحَافِظُ شَیْخُ الْحَاكِمِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَیِّعِ كِتَابُ مُسْلِمٍ اَصَحُّ وَوَافَقَهٗ بَعْضُ شُیُوْخِ الْمَغْرِبِ وَالصَّحِیْحُ الْاَوَّلُ یعنے متفق ہیں علماء اس بات پر کہ صحیح تر کتابوں سے بعد قرآن کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں تمام امت محمدیہ نے انکو قبول کر لیا ہے اور کتاب بخاری کی دونوں میں سے زیادہ صحیح اور فائدہ مند ہے اور صحیح ہو چکی ہے یہ بات کہ مسلم فائدہ اٹھاتا ہے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اور اقرار کرتا تھا کہ بخاری بے نظیر ہے علم حدیث میں یہ جو ہمنے بخاری کو غالب ٹہیرایا ہے مذہب ہے جمہور علما کا اور صاحبان مضبوطے اور مہارت کا اور غوطہ مارنیوالون کا دریای اسرار حدیث میں اور کہا ابو علی نیشاپوری حاکم کے استاد نے کہ کتاب مسلم کی زیادہ صحیح ہے اور اسکے موافق ہوئے بعض مشائخ مغرب کے لیکن صحیح بات وہی ہے جو پہلے کہی گئی یعنے صحیح تر ہونا کتاب بخاری کا اور کہا شیخ الاسلام حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام میں وَاَمَّا جَامِعُ الْبُخَارِیِّ الصَّحِیْحُ فَاَجَلُّ كُتُبِ الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْلٰی فِیْ وَقْتِنَا هٰذَا اِسْنَادًا لِلنَّاسِ وَمِنْ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً یَفْرَحُوْنَ الْعُلَمَاءُ بِعُلُوِّ سَمَاعِهٖ فَكَیْفَ الْیَوْمَ فَلَوْ رَحَلَ شَخْصٌ بِسَمَاعِهٖ مِنَ اَلْفِ فَرْسَخٍ

۱؎ عبارت مقدمہ صحیح مسلم سے صفحہ مین ہے

۲؎ عبارت فتح الباری ... علامہ ملک العلماء ... صفحہ مین ہے ۱۲

لَمَّا ضَاعَتْ رِحْلَتُہٗ یعنے اور ایپر کتاب جامع صحیح بخاری کے بزرگتر ہے کتب اسلامیہ سی اور بہتر ہے سب سے بعد قرآن کے اور وہ بلند تر ہے از روی سند کے نزدیک لوگون کے اور تیس سال سے علما خوش ہوتے ہین اسکے سماع عالی رتبہ سی پس اگر کوئی اسکے سننے کے واسطے ہزار کوس سفر کرے تو اسکا سفر رائگان نہ ہوگا اور قسطلانی[۳۱] شرح صحیح بخاری مین ہے وَاَمَّا تَالِیْفُہٗ یَعْنِی الْبُخَارِیْ فَاِنَّہَا سَارَتْ مَسِیْرَ الشَّمْسِ وَدَارَتْ فِی الدُّنْیَا فَمَا جَحَدَ فَضْلَہَا اِلَّا الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ وَاَجَلُّہَا وَاَعْظَمُہَا اَلْجَامِعُ الصَّحِیْحُ اِنْتَہٰی یعنے تصنیفات بخاری کی پہر رہی ہین جہان کہین کہ سورج پہرتا ہے اور دنیا بہر مین دورہ کر رہی ہین یعنے تمام جہان مین لوگ اسکو دستور العمل جانکر لیے پہرتے ہین اور مشہور کرتے ہین پس اسکی بزرگی کا منکر نہ ہوگا مگر وہی جسکو شیطان نے دیوانہ کر رکہا ہے ہاتہ لگاکر اور بڑے بزرگ سب تصانیف سی اسکی جامع صحیح ہے اور کہا شیخ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے[۳۲] وَکِتَابُہُ الصَّحِیْحُ یُسْتَسْقٰی بِقِرَاءَتِہِ الْغَمَامُ وَاَجْمَعَ عَلٰی قُبُوْلِہٖ وَصِحَّۃِ مَا فِیْہِ اَہْلُ الْاِسْلَامِ یعنے اور کتاب بخاری کی جامع صحیح اسکے پڑہنے کی برکت سی مینہ مانگا جاتا ہے اور اسکے مقبول ہونے اور صحیح ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہوگیا ہے اور کہا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے[۳۳] حجۃ اللہ البالغہ مین اَمَّا الصَّحِیْحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰی اَنَّ جَمِیْعَ مَا فِیْہِمَا مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوْعِ صَحِیْحٌ بِالْقَطْعِ وَاَنَّہُمَا مُتَوَاتِرَانِ اِلٰی مُصَنِّفِیْہِمَا وَاَنَّہٗ کُلُّ مَنْ یُّہَوِّنُ اَمْرَہُمَا فَہُوَ مُبْتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ شِئْتَ الْحَقَّ الصُّرَاحَ فَقِسْہُ بِکِتَابِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَکِتَابِ الطَّحَاوِیِّ وَمُسْنَدِ الْخَوَارِزْمِیِّ وَغَیْرِہَا تَجِدُ بَیْنَہَا وَبَیْنَہُمَا بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ صحیح بخاری اور مسلم جو ہین ان میں جو حدیث متصل مرفوع ہے سو صحیح ہے یقیناً ساتہ اتفاق محدثین کے اور سند متواتر سے مصنفون تک پہونچی ہے اور جو کوئی انکو خفیف اور ہلکا جانے وہ بالاتفاق چلنے

[۳۱] عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۴ مین ہے
[۳۲] عبارت قسطلانی چہاپہ ... کے جلد اول کے صفحہ ۲۵ مین ہے
[۳۳] عبارت حجۃ اللہ البالغہ چہاپہ بریلی کے صفحہ ۱۳۹ مین ہے

والا ہے وہ راہ جو مومنون کی نہین اگر تو حق صریح ڈہونڈہے تو ان کو کتاب ابن ابی شیبہ اور کتاب طحاوی اور سند خوارزمی سے مقابلہ کر کے دیکھہ تو تجہ کو ان مین... اون مین دو مشرقون کی دوری معلوم ہو اور کہا سید جمال الدین نے جو مصنف روضۃ الاحباب کی ہین اپنے رسالہ **اصول حدیث** مین اَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِي الصَّحِيحِ الْمُجَرَّدِ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ ثُمَّ مُسْلِمٌ وَكِتَابَاهُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ إِلَى أَنْ قَالَ وَأَعْلَى أَقْسَامِ الصَّحِيحِ مَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ ثُمَّ انْفَرَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ ثُمَّ انْفَرَدَ بِهِ مُسْلِمٌ إِلَى آخِرِ مَا قَالَ یعنے پہلے جس نے فقط صحیح (یعنے بے ملونی حسن و ضعیف کی تصنیف کی ہو امام بخاری ہے پہر امام مسلم اور انکی کتابین سب کتابون سے زیادہ صحیح ہین ماسوای قرآن کے یہانتک کہ کہا سید جمال الدین نے کہ بلند ترین اقسام صحیح وہ ہے جسپر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہو پہر وہ جو بخاری اکیلے کی روایت ہو پہر وہ جو اکیلے مسلم کی پنجم معترض صاحب نے حدیث پر چلنے والون پر الزام دینے کی نیت سے اگرچہ اپنی طرف سے بہت ہی سعی کی اور زور لگایا کہ بخاری مین سے کوی حدیث ایسی نکل آوے جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہو لیکن اس قسم کی ایک بہی مرفوع حدیث تمام کتاب بخاری سے نہ نکال سکے صرف بخوبی اپنے فہم کی ایک تو ابن عمر صحابی کا قول کہ جس کا جواب ادپر گذر چکا ہے اور دوسرا ابو الدرداء صحابی کا قول کہ جس کا جواب بیسوین مغلطے کی جواب مین قریب آتا ہے اور غرض انکی باتون کے لکہنے سے یہی ہے کہ کوی شخص حدیث پر نہ عمل کر بیٹہے کیونکہ انکے دل اور آنکہون پر تو تقلید کی پٹی لگ رہی ہے وہ اپنے امام کے قول و فعل کو چہوڑ کر پیغمبر کے قول و فعل پر کسی کے چلنے سے کب خوش ہوتے ہین بلکہ ان سے تو یہانتک ہو سکیگا وہ تو حدیث پر چلنے سے لوگون کو ہٹائین گے اور بہکائین گے لیکن افسوس ہے کہ جو لوگ انکے معتقد اور پیرو ہین وہ اتنا بہی نہین سمجہتے ہین کہ حدیث پر چلنیوالے تو توحید الٰہی اور سنت رسالت پناہی کیطرف لوگون کو بلاتے ہین اور جنکے ہم معتقد مین وہ امام کے

ف یہ عبارت رسالہ اصول حدیث مین جو کہ جامع ترمذی کے ساتھ ملحق ہے اسکے صفحہ ۲ مین منقول ہے

قول کیطرف اگرچہ وہ قول امام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کی خلاف ہی کیون
نہ ہو تو بھی اسی طرف ہی لے جاتے ہین حالانکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو چھوڑ کر غیرون کے
کہنے پر چلنا خدائتعالی اور اسکے رسول کا صاف صاف نافرمان بننا اور گمراہ ہونا ہے اس
لیے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان
کے جس وقت کہ مقرر کرے خدائتعالے اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے انکے اختیار
کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالی کی اور رسول اسکی کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر

پچیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد مولوی محمد لودہیانوی نے حدیث پر چلنیوالون کو دیا
ہے کہ بخاری مین ہے کہ اگر شراب مین مچھلی ڈالکر ذرا دہوپ مین رکھکر پیوے تو درست
ہے سو جواب اس کا دو طرح سے ہے اول یہ کہ یہ جو بخاری مین ہے قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ
فِي الْمُرِيِّ ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ یعنے کہا ابو الدرداء نے (شراب) مری
کے حق مین کہ ذبح کرنا (یعنے ماردینا شراب کے نشہ کا) مچھلیان (اس مین ڈالدینی) اور
دہوپ مین رکھنا ہے **ف** کہا عینی حنفی نے کہ ابو درداء یہی فتوے دیا کرتے
تھے کہ شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے اور شراب مین مچھلی ڈالنے سے اسکا ضرر اور تلخی
دور ہوجاتی ہے اور دہوپ مین رکھنے سے اسکا سرکہ بن جاتا ہے اور وہ شراب حلال
ہوجاتی ہے انتہے .... معترض صاحب کے نزدیک قول ابو درداء کا اگر عمل کے لائق
نہین ہے تو پھر حنفیہ تو سب کے سب ان کے نزدیک گمراہ ٹہیرے اسلیے کہ تمامی کتب
فقہ حنفیہ مین شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال لکھا ہے لیکن معترض

۲ پارہ بائیسوین سیپارہ کے دوسرے رکوع مین ہے "
۳ یہ عبارت انتصار الاسلام چھاپہ لودہانہ کے صفحہ ۹ مین ہے
۴ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۳۲ مین ہے "

صاحب کو جو صحیح بخاری وغیرہ حدیث کی کتابون سے صاف صاف دل مین بغض اور عداوت ہے اس لیے انہون نے اس مقام پر اپنے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھدیا ہے اور شراب کا سرکہ حلال ہونے سے بظاہر اپنے آپ کو قائل نہ ٹھیرایا ؎ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد ❊ دیکھو ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد دوسرے کے صفحہ ۴۸۲ مین اور ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد چوتھے کے صفحہ ۱۳۴ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **شرح وقایہ** عربی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۴۶ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **کنز الدقائق** کلان چھاپہ دہلی مطبوعہ مطبع احمدی کے صفحہ ۳۴۵ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **رد المحتار شرح در المختار** چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۲۹۰ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوے عالمگیری** چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۵۲ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوی قاضیخان** چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوے سراجیہ** جو کہ فتاوی قاضیخان کے حاشیہ پر چھپا ہوا ہے اسکی جلد چوتھی کے صفحہ ۳۰۷ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے **اور جامع رموز** چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۶۴۴ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے **دوم** بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت کی باعث سے اگرچہ معترض صاحب ابودرداؓ صحابی کے قول مذکور کے بظاہر قائل معلوم نہین ہوتے ہین لیکن جس امام کی تقلید آپ کے نزدیک واجب ہے انکے نزدیک تو صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑنی جائز ہے چنانچہ **نور الانوار** مین ہے وَقَدِ اتَّفَقَ عَمَلُ اَصْحَابِنَا بِالتَّقْلِيْدِ فِيْ مَا لَا يُفْعَلُ بِالْقِيَاسِ يَعْنِيْ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَ صَاحِبَيْهِ كُلُّهُمْ مُتَّفِقُوْنَ بِتَقْلِيْدِ الصَّحَابِيِّ یعنے اور تحقیق متفق ہوا ہے عمل اصحاب ہماری کا ساتھ تقلید کے بیچ اس مسئلہ کے جو کہ نہ سمجھا جاوے ساتھ قیاس کے یعنے تحقیق

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اور دونون صاحب اسکی یعنے امام محمد وابویوسف وغیرہ
تمام متفق ہین ساتھ تقلید صحابی کے اور حسامی مین لکھا ہو وَیَسْقُطُ الْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ
اِذَا ظَہَرَ مُخَالِفَتُہٗ قَوْلًا اَوْ عَمَلًا مِّنَ الرَّاوِیْ بَعْدَ الرِّوَایَۃِ اَوْمِنْ غَیْرِہٖ مِنْ اَئِمَّۃِ
الصَّحَابَۃِ یعنے جبکہ راوی کسی حدیث کی روایت کرنے کے بعد یا اور کوئی ائمہ صحابہ سے
خلاف حدیث کی کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہ ہوگا صحابی ہی
کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا پس تعجب ہے کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت
کے سبب سے معترض صاحب نے اپنے امام کے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور
اپنے اصول فقہ سے بھی منکر ہو بیٹھے آفرین باد برین تعصب وحق شناسی جس مذہب
کے تائید مین آپنے رسالہ انتصار الاسلام تصنیف فرمایا اور انگلی کاٹ شہیدون
مین داخل ہوئے اور کچہ بھی نہ ہوسکا مرغی کی جان بھی گئی کھانے والے کو مزا بھی نہ ملا
اسی کو بٹا لگا یا خیر اب ہم اس سے درگذر کرتے ہین اور آپ کو یہ بات بتلائے دیتے ہین کہ
شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا برخلاف مذہب حنفیہ کے حدیث پر چلنے والون کی نزدیک
حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم اور ترمذی مین روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ
لَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے پوچھے گئے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا (حلال) نہین اور کہا ترمذی نے یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور قول ابودردا صحابی کا شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب
مین جوکہ اوپر مذکور ہوا حدیث پر چلنے والے اسکو صحیح مانتے ہین لیکن حدیث صحیح مرفوع
کے سامنے صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل لائق حجت کے نہین جانتے ہین اور دلائل
اسکے اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذری پس
اگر کوئی متعصب حنفی اس بات کا یہ جواب دے کہ ہمارے مذہب مین بھی تو حدیث صحیح مرفوع

ف یہ عبارت حسامی کی چہاپہ دہلی مطبوعہ مطبع حنفی کے صفحہ ۷ مین ہے

ف یہ عبارت صحیح مسلم [illegible] کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۰۲ مین ہے ۱۲

کے ہوتے ہوئے صحابی کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز نہین ہے تو جواب یہ کہ اول تو آپ کے اصول فقہ کی کتاب حسامی سے کہ جسکی عبارت اوپر گذر چکی ہے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے خلاف اگر صحابی کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہین ہے، دوم کتب فقہ حنفیہ مین صدہا مسائل اس قسم کے موجود ہین کہ جنکی بنا حدیث صحیح مرفوع کے مخالف صحابی کے قول یا فعل پر ہی رکھی گئی ہے اور اس قسم کے کئی مسائل حنفیہ کے اس کتاب مین بہی موجود ہین جسکو دیکہنا منظور ہو وہ دیکہہ لیوے غرضکہ معترض صاحب تمام عمر سر ٹپک ٹپک کر تمام کتاب بخاری مین سے واسطے سچا کرنے اپنے دعوی کے ایک تو ابن عمر کا قول کہ جسکا جواب قریب گذر چکا ہے اور ایک ابو درداء کا قول کہ جسکا جواب یہی ہے لے تو آئے ہین لیکن انہون نے یہ نہ خیال کیا کہ ہماری مذہب کی فقہ کی کتابون کا تو کوئی باب ہی ایسا نہین ہے جو کہ پورا پورا لائق عمل کے ہو کیونکہ ہزارہا مسائل مین جو امام اعظم رضی اللہ عنہ اور انکے شاگردون ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر کا اور امام مالک کا اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کا آپس مین اختلاف ہے ان مین سے کس کو سچا جانا جاوے اور کس کو سچا نہ جانا جاوے اور کس کو خدا تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سمجھا جاوے اور کسکو نہ سمجھا جاوے فذا تبلا تو دیجیے حاصل یہ کہ اس قسم کے مسائل جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہ ہون بخاری مین ہرگز نہین ہین سوم معترض صاحب جس امام کے مقلد ہین انکے نزدیک تو شراب پینی بہی منع نہین ہے پس تعجب ہے کہ انہون نے بخاری مین سے ابو درداء صحابی کا قول شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب مین دیکھکر کس مونہہ سے بخاری پر اعتراض کیا شاید انہون نے اپنے مذہب کی فقہ کی بہی کوئی کتاب آجتک نہین دیکھی کیونکہ فقہ حنفیہ کی سب معتبر کتابون مین موجود ہین کہ شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور انکے نزدیک شراب نو پیالون تک تو نشہ نہین کریگی دسوان

پیالہ پینے کے بعد نشہ کر گئی لیکن حد اسوقت بہی نہین آنیکی اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین
مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد ونہم مین مفصل موجود ہے وہان سے دیکھہ لیجیے غرض
کہ معترض صاحب بلکہ تمام حنفیہ اورون کا عیب اگر تنکے برابر بہی دیکھہ لیتے ہین تو اسکو پہاڑ برابر
سمجہ لیتے ہین اور اپنا عیب اگر پہاڑ برابر بھی دیکھتے ہین تو اسکو تنکے برابر بہی خیال مین
نہین لاتے ہین حالانکہ ان کی فقہ کی کتابون مین جو جو مسائل حدیث کی خلاف اور
عمل کے لائق نہین ہین وہ تو ایک طرف رہی علاوہ انکے ایسے واہیات اور خرافات
باتین بہر رہی ہین کہ جنکے دیکہنے سے عقل حیران ہے دیکہو اپنی ما اور بہن اور بیٹی
وغیرہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرنے اور صحبت کرنے سے ان ہی حنفیہ ہی کے نزدیک حد
نہین آتی اور جہوٹے گواہ گذران کر پرائی عورت لے لینے اور اس سے صحبت کرنیوالے پر
حنفیہ ہی کے نزدیک گناہ نہین اور جزیہ دینے والا اگر ہمارے پیغمبرؐ کو گالی دے تو
اسکو قتل کرنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہین ہے اور عورت زانیہ کی خرچی حنفیہ ہی کے مذہب
مین حلال اور طیب ہے اور قوت حاصل کرنے کے لیے شراب پینی حنفیہ ہی کے مذہب
مین جائز ہے اور شراب کا بنانا اور اسکا کہانا پینا حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال ہے
اور کتے کی کہال پر نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور نجاست سے چوتہائی
کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کی ساتھ نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہی اور مشت
زنی کرنے سے روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین نہین ٹوٹتا اور جسکو خوف زنا کا ہو
اسکو مشت زنی کرنی حنفیہ ہی کے مذہب مین واجب ہی اور سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت
سے روزے کی حالت مین جماع کرنے سے مرد اور عورت دونون پر حنفیہ ہی کے مذہب
مین کفارہ لازم نہین آتا اور مردے یا چوپائے کے ساتہہ جماع کرنے والے کو جبتک
انزال نہ ہو تب تک اسکا روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین نہین ٹوٹتا اور اسپر غسل
واجب نہین ہوتا اور جسکی نکسیر پہوٹے اور خون نہ تہمے اوسکو اپنی پیشانی پر خون

یا پیشاب کے ساتھ قرآن لکھنا حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور دار الحرب میں مسلمانوں کو کافروں سے بیاج لینا حنفیہ ہی کے مذہب میں درست ہے اور سور کا چمڑا امام ابو یوسف و امام اعظم کے شاگرد کے نزدیک ہی دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور اسکی بیع بھی ان کے نزدیک جائز ہے اور ذکر پر سخت کپڑا لپیٹ کر روزے کی حالت میں عورت سے جماع کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب میں نہ روزے کی قضا ہے اور نہ غسل لازم آتا ہے اور خنثیٰ مشکل جسکو دونوں راہوں سے پیشاب نکلتا ہو اسکے فرج میں وطی کرنے سے حنفیہ ہی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور کسیکی لونڈی گرو رکھکر اس سے صحبت کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب میں حد نہیں آتی اور مسلمان اگر ذمی کو شراب یا سور بیچنے یا خرید کرنے کے لیے اپنا وکیل بناوے تو یہ توکیل اور بیع اور شرا حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور جو جانور کہ سور کے دودھ سے پالا گیا ہو اسکا گوشت حنفیہ ہی کے مذہب میں حلال ہے اور کسی کی نکسیر بند کرنے کے لیے پیشاب کے ساتھ یا خون کے ساتھ اسکی پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھنی حنفیہ ہی کے مذہب میں درست ہے اور جو شخص اپنی عورت سے برس بھر کی راہ کے فاصلہ پر دور رہتا ہو اور اسکی عورت حیہ مہینے میں بچہ جن لے تو یہ خیال کیا جاویگا کہ اس شخص نے کرامت کے ساتھ اپنی عورت سے وطی کی ہوگی یا جن اسکی تابع ہوگا اسکے ذریعہ سے وطی کی ہوگی بدین خیال وہ لڑکا اسی شخص کا سمجھنا حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور گونگا کسی عورت سے زنا کرنے کا خواہ اشارہ سے اقرار کرے خواہ اسکے زنا پر گواہ قائم ہوں بہر صورت گونگے پر حد مارنی حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز نہیں۔ کتب فقہ میں اس قسم کے مسائل بیشمار ہیں جسکو زیادہ شوق دیکھنے کا ہو وہ ان کتابوں کو ملاحظہ کرے اور بیان اسکا مشت نمونہ خروارے اپنے اپنے موقع پر اس کتاب میں پہلے گذر چکا ہے۔

تمت

خاتمۃ الطبع منقول از مطبوعہ بار سوم

واضح ہو کہ پہلے اس سے جو یہ کتاب مسمی الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین چھاپی گئی تہی تو اُس کے
بارہوین مغالطے کے بیسوین مسئلہ سے لیکر ننانوین مسئلہ تک بسبب طول ہونے کتاب کے ہر ایک مسئلے کی حدیث کا بھی
اور کتب فقہ حنفیہ کی عبارتون کا بہی صرف ترجمہ ہی لکھا گیا تہا اصل حدیث اور کتب فقہ حنفیہ کی اصل عبارت
عربی اسمین درج نہین کی گئی تھی لیکن خدا تعالی کے فضل و کرم سے پہر بھی لوگون نے اسکے دلائل قاطعہ اور براہین
ساطعہ کو دیکھہ دیکھہ کر ہاتہون ہاتہ خرید کر لیا یہانتک کہ ایک برس کے اندر اسکے چھپوانے کی پہر حاجت پڑی اور
جن جن مسائل مین حدیث اور کتب فقہ حنفیہ کی اصل عربی عبارتین درج نہین کی گئی تہین بار دوم
کے چہپنے کیوقت اُسمین درج کردی گئین علاوہ اسکے اکثر جگہون مین اور مضامین بھی اسمین بڑہائے گئے اور
بارہوین مغالطے کے تمام مسائل کو باترتیب دیا گیا اسی سبب سے شائقین نے اسکو بہت ہی پسند فرمایا
بلکہ جن لوگون کے پاس پہلی دفعہ کی چھپی ہوئی موجود تہی انمین سے بہی لوگون نے بار دوم کی چھپی ہوئی کو خرید فرما
لیا جب وہ بہی فروخت ہوچکی تو پہر اس کے چھاپنے کی حاجت پڑی سو الحمد للہ کہ ۱۳۰۵ھ مقدسہ
مین یہہ تیسری دفعہ مطابق بار دوم کے زیور سے آراستہ ہو کر مطبوع مطبع اہل اثنا عشری اہل اسلام و الایمان معنی
ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس احقر کی کم لیاقتی اور بے استعدادی پر خیال نہ فرماوین مطلب
کتاب سے غرض رکھین کیونکہ مین نے جو کچھہ کہ اس کتاب مین لکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حدیث کے موافق اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور علماء دین کے اقوال کے مطابق لکھا
ہے اپنی طرف سی کچھہ دخل نہین دیا ہے چنانچہ ناظرین کو اس کتاب کے مطالعہ کرنے سی یہہ
بات خود بخود معلوم ہوجاویگی اور نیز جس کتاب سی جو حدیث اور جو جو اقوال امام اعظم وغیرہ
لوگون کے مینے اسمین درج کئے ہین ان کتابون کا حوالہ معہ پتہ و نشان باب و فصل و صفحہ و نام
مطبع اس کتاب کے حاشیہ پر لکھدیا ہے جسکو اسکی کسی بات مین شبہ ہو وہ اصل کتاب کو
دیکھہ لے انشاء اللہ تعالی اس کے موافق و مطابق پاوے گا والسلام

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا

خاتمة الطبع کتاب النظفر المبین مطبوعہ سنہ ۱۳۱۷ھ

واضح ہو کہ یہہ کتاب ہماری والد شیخ محی الدین مرحوم کی تصنیف کرکے تین مرتبہ اپنی زندگی مین طبع فرمائی تہی پہلی مرتبہ کی طبع شدہ مین جو جو کمی تہی دوسری بار طبع کرنے کیوقت انہون نے اُس نقصان کا جبر کردیا تہا پہر تیسری دفعہ بہی دوسری بار کے مطابق طبع کی اور یہ اُسکی قبولیت اور عام پسندی کا ہی نتیجہ ہے کہ اب پہر چوتہی بار اس کے طبع کرنے کی ضرورت پڑی ورنہ ایسے بحث و مباحثہ کے مضامین ایک بار کے چہپے ہوئے بہی آخر کار ردی کے بہاؤ بکا کرتے ہین جب تک چرچہ تازہ تازہ ہوتا ہے تب تک تو اہل مذاق اُسکی چند کا بیان خریدتے ہین پہر تقویم پارینہ کی طرح کوئی اُسے نہین پوچہتا۔ برعکس اُس کے اس کتاب کی قدردانی اور طلب اسقدر ہے کہ قریبا بیس سال کا عرصہ ہوا کہ یہہ کتاب شائع ہوئی اب تک شائقین کے دلوں سے اس کتاب کی خریداری کی تمنا دور نہین ہوئی۔ پس شائقین کی اس تمنا کے پورا کرنے کے لئے خیرخواہ مسلمین شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین مرحوم نے اس کتاب کے طبع کرنے کا اہتمام اپنے ذمہ لیا اور ابکی اسکی چہپائی کی صفائی مین اتنی کوشش کی گئی کہ خود شائقین ملاحظہ کرکے بندہ کی محنت اور کوشش کی داد دینگے اور اس کتاب کا حق کاپی رائٹ وغیرہ اس عاجز کے مطبع صدیقی کے نام خاص ہے جن صاحبون کو اس کتاب کی یا حدیث وغیرہ دینیات کی اور کسی کتاب کی ضرورت ہو۔ عاجز سے طلب فرماوین انشاءاللہ تعالی کفایت و رعایت کو مد نظر رکہہ کر فرمایش کی تعمیل مین بالراس والعین کوشش کیجاوی گی

والسلام علی من تبع الہدی ✣

المشتہر

شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب لاہور محلہ سادہوان

فہرست بعض کتب دینیہ موجودہ مطبع صدیقی لاہور معہ قیمت بلا محصول ڈاک

نام کتاب	قیمت
کتب تفاسیر و فہرست قرآن مجید	
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان اول	عہ ۸/
ایضاً دوسری جلد سورہ آل عمران و نساء	〃
تیسری جلد سورہ مائدہ و انعام	〃
چوتھی جلد سورہ اعراف و انفال و توبہ	〃
پانچویں جلد سورہ یونس و ہود و یوسف	〃
چھٹی جلد سورہ رعد و ابراہیم و حجر و نحل	〃
ساتویں جلد سورہ بنی اسرائیل و کہف و مریم	〃
آٹھویں سورہ طٰہٰ و انبیاء و حج	〃
نویں سورہ مومنون سے فرقان تک	〃
دسویں سورہ عنکبوت تک	〃
جلد اخیر پارہ تبارک و عم	〃
تحفۃ الاسلام تفسیر سورہ فاتحہ	۲/
تفسیر عزیزی پارہ عم اردو	۱۴/
تفسیر سورہ فاتحہ و ہر چہار قل	۱۰/
اقتباس الانوار من کلام الغفار یعنی فہرست کلام مجید	عہ ۱۲/
کتب احادیث مترجم اردو	
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح البخاری	ے
ایضاً پارہ دوم	عا/
ایضاً پارہ سوم ہر دو جلد	للعہ
ایضاً پارہ چہارم	لعا ۱۲/
ایضاً پارہ پنجم	عہ ۸/
صحیح مسلم مترجم اردو چھ جلدوں میں قیمت ہر ایک جلد کی دو روپیہ آٹھ آنہ	عام ۸/
سنن ابوداؤد مترجم اردو کامل چار جلد	ے
جامع ترمذی مترجم کامل	ے
سنن نسائی مترجم کامل ہر دو جلد	ے
رفع العجاجہ ترجمہ اردو ابن ماجہ اول	عام ۸/

نام کتاب	قیمت
ایضاً جلد دوسری	لعا
ایضاً جلد تیسری	عہ ۱۲/
مشکوٰۃ شریف مترجم ربع اول	لعا
ایضاً ربع دوم	عام
ایضاً ربع سوم	عام
ایضاً ربع چہارم	عام
موطا امام مالک مترجم اردو	عام ۸/
مصفّٰی و مسوّٰی شرح موطا امام مالک فارسی	ے
ریاض الصالحین مترجم اردو	عام ۸/
غنیۃ الطالبین مترجم اردو و بحاشیہ	
فتوح الغیب مترجم اردو	ے ۸/
الظفر الجلیل شرح حصن حصین	عہ
البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین	عا
ایضاً جلد دوم	عا ۴/
فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ حصہ اول	۵/
ایضاً حصہ دوم	۴/
ایضاً حصہ سوم	۵/
ایضاً حصہ چہارم	۶/
ایضاً حصہ پنجم	۶/
فتح المغیث بفقہ الحدیث	۱۲/
تعلیم الزکوٰۃ و تعلیم الحج و تعلیم الصیام	ہ/
تعلیم الایمان	۱/
سعادۃ الدارین فی حقوق الوالدین	۱۰/
نجاۃ المومنین	۰/
موضوعات کبیر مترجم اردو	۱۲/
زجر العاصی عن قرب المعاصی	۱/
نور السنۃ مع قرۃ العینین	۱۰/
تحریم الخمر والزنا وغیرہ	۱/
تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان	

نام کتاب	قیمت
وبحاشیہ تہذیب الایمان ترجمہ	
اغاثۃ اللہفان	عہ ۴/
شمشیر خندان	۱۲/
راہ سنت	۲/
ستارہ محمدی و فوارہ احمدی	ہ/
لٹھ شریعت و درہ شریعت	ہ/
سنۃ ضروریہ	۱۲/
حارق الاشرار	۱/
مجموعہ فتاوی جلد اول	۳/
ایضاً جلد دوم	۲/
حزب الاعظم مترجم اردو	۴/
حزب المقبول مترجم اردو	۴/
ایضاً کاغذ دیسی	۵/
شرق القمرین لہدایۃ الزوجین	۱۲/
تحفۃ الہند	۸/
حجۃ الہند	۱۰/
بستان ابو اللیث	۱۲/
خلاصہ تاریخ مکہ معظمہ	۰۲/
صراط مستقیم	۶/
نافعہ خریداران	۱/
اقتصاد فی الضاد	۰۱/
الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین	صہ ۲/
بلوغ المرام مترجم	عہ ۸/
رسالہ قرات خلف الامام	۰۳/
رسالہ رفع الیدین	۰۱/
درّ البہیہ	۳/
تقریب التہذیب	عہ ۸/
تنویر العینین	۲/

التماس

شائقین سنت محمدیہ وطالبان طریقہ احمدیہ کو واضح ہو
کہ یہ کتاب مسمیٰ **الظفر المبین فی رد مغالطات**
المقلدین شہر لاہور محلہ سادھوان مطبع صدیقی مین
شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب دینیہ کے
پاس موجود ہے جن صاحبون کو اسکا شوق ہو قیمت اسکی بذریعہ
منی آرڈر (عہ) حسب تفصیل ذیل بھیجدیا کرین اور منگالیوین اور
سوا اسکے اور بھی ذخیرہ کتب دینیہ مترجم اردو بکثرت موجود ہے
آپ فہرست دکان منگاکر ملاحظہ کرسکتے ہین فقط

قیمت فی جلد ۱۲
محصول ڈاک .... (۱ر
رسید پولنڈہ ۱م